مناقب اہلِ بیت

تالیف:

طالب حسین کرپالوی

جلد چہارم

اسلامیہ دار التبلیغ، مکّہ کالونی ۔ گلبرگ ۔ لاہور

سیرت محصومین
ACC No. 7077 Date 21/10/59
Section .... Status ....
D.D. Class ....
NAJAFI BOOK LIBRARY

مناقب اہل بیت

تالیف:

طالب حسین کرپالوی

جلد چہارم

اسلامیہ دار التبلیغ، مکہ کالونی۔ گلبرگ۔ لاہور

اسم کتاب ________ مناقب اہل بیت

جلد ________ چہارم

ناشر ________ اسلامیہ دارالتبلیغ، لاہور

کتابت ________ حق برادرز کمپیوٹر سنٹر، لاہور

مطبع ________ معراج دین پرنٹرز، لاہور

بار ________ اوّل

تاریخ اشاعت ________ دسمبر ۱۹۹۴ء

ھدیہ ________ ایک سو روپے

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
درود کیا ہے	۵	تمام عبادات سے افضل	۵۶
تسلیما" کی شرح	۹	حیوانات و نباتات کا پڑھنا	۵۷
درود و سلام بیک وقت	۱۰	حضور سماعت فرماتے ہیں	۵۹
درود و سلام ایک چیز ہے؟	۱۱	درود سننے والے کا جواب	۶۱
حکم درود شریف	۱۴	ماثورہ و غیر ماثورہ	۶۱
درود کی تلقین	۱۷	حضور کو کیسے پہنچتا ہے	۶۳
درود و سلام اطاعت سرکار	۱۸	ترقی تعداد	۶۶
تاریخی پس منظر	۱۹	کشف اور علوم پر چند ارشادات	۶۸
مقام مصطفیٰ کا احساس دلایا گیا	۲۱	خواب میں زیارت نبی کریمؐ	۷۷
کس کس کی سنت	۲۱	درود شریف در احادیث	۸۲
محبت نبی اجاگر ہوتی ہے	۳۳	جو درود و سلام نہیں پڑھتا	۱۱۳
ضرورت کس کو	۳۴	مقرر، کاتب اور درود سلام	۱۲۳
رحمت میں غوطہ	۳۶	بد عقیدہ کا درود قبول نہیں ہوتا	۱۲۶
عدد کی اہمیت	۳۷	فضائل و فوائد	۱۳۴
درود پاک کے آداب	۳۹	فضیلت درود شریف	۱۷۶

دعائے معظم	۱۸۰
مشکلات میں دستگیری	۱۸۲
چہل حدیث	۲۱۳
صیغ السلام	۲۲۱
عجیب سے عجیب حقیقت	۲۲۷
فرشتہ درود بھیجتا ہے	۲۲۸
رنج دور ہو جاتا ہے	۲۲۸
چار سوچ	۲۲۸
صدقہ اور درود	۲۲۹
افلاس کا خاتمہ	۲۲۹
درود کا فلسفہ	۲۳۰
حضور کا بوسہ دینا	۲۳۰
خاص الخاص نعمت	۲۳۱
ستر ہزار نیکیاں	۲۳۲
حضور کا سجدہ	۲۳۳
خدا کا سلام	۲۳۴
درود عرش پر	۲۳۴
پانچ فرشتے	۲۳۵
دلائل الخیرات اور درود	۲۳۶
درود کے نتائج	۲۳۸
درود کے اثرات	۲۴۴
درود سے پہلے نیت	۲۴۷
حسن آخرت کا ذریعہ	۲۴۹
قبولیت دعا کا واحد وسیلہ	۲۴۹
درود خوانوں کے لئے تحفے	۲۵۱
دس رحمتوں کا نزول	۲۵۲
دس گناہوں کی معافی	۲۵۲
دس درجات کی بلندی	۲۵۲
قیامت میں قرب	۲۵۳
خواب میں زیارت	۲۵۴
بیداری میں زیارت	۲۵۶
درود کی قبولیت	۲۵۸
ہر بیماری کی شفا	۲۵۸

درود کیا ہے؟

درود شریف سنت الٰہی ہے یہ فرشتوں کی ہم زبانی کا شرف حاصل کرنا ہے درود شریف صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) اور اولیاء کرام (رحمہم اللہ تعالیٰ) کا شعار ہے' اس لئے یہ ان کی تقلید بھی ہے۔ آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں درود و سلام پیش کرنا اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل بھی ہے۔ یہ مومن کی بہت بڑی فضیلت ہے کہ اللہ نے اسے اس کام میں شریک کرلیا جو وہ خود بھی کرتا ہے اور فرشتے بھی کرتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنوں کے لئے رؤف و رحیم ہیں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی ولادت مبارک کے موقع پر بھی' معراج پاک کی عظیم ساعتوں میں بھی اور اللہ تعالیٰ سے مستقل وصال کے وقت بھی اپنی امت ہی کو یاد فرماتے رہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بے پایاں احسانات کا کم سے کم تقاضا یہ ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ درود و سلام پیش کرتے رہیں۔ اور پھر یہ بھی ہماری ہی بہتری کے لئے ہے۔ (معارف القرآن جلد ۷ ۲۲۱۵

ہم درود و سلام میں مشغول ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے کہ ہم اس کے فرمان کی تعمیل میں لگے ہوئے ہیں' اس کا حکم بجا لا رہے ہیں اور حضور رسول انام علیہ الصلوٰۃ والسلام خوش ہوتے ہیں کہ ہم سنت خداوندی اور سنت ملائکہ پر چل رہے ہیں۔

کچھ حضرات الصلوٰۃ کا معنی رحمت لکھتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا' حضور باعث ظہور کائنات علیہ السلام و السلوٰۃ پر رحمت بھیجنا کیا معنی؟ اللہ تعالیٰ نے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ پھر قرآن مجید میں صلوٰۃ اور رحمت الگ الگ بتائے گئے ہیں۔

اولئک علیھم صلوات من ربھم و رحمتہ (البقرۃ ۱۵۷) ابن قیم جوزی لکھتے/"بے شک صلوٰۃ و ثنا ہے' اللہ کی جانب سے بھی اور ملائکہ کی جانب سے بھی" اور ظاہر ہے کہ مومن کے لئے بھی اس کو فریضہ کی صورت دی گئی ہے۔ جلاء الافہام ص ۷۶

درود پاک حضور سید عرب و عجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثناء ہے اور اس کا بنیادی مقصد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی ہونا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے "ورفعنا

لک ذکرک" کہہ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کو آپ کی خوشنودی کی خاطر بلند کرنے کا اعلان فرمایا ہے اور درود پاک کی کثرت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر پاک کو بلند کرنا ہے اس لئے درود خوانی میں اہل ایمان کا مطلوب و مقصود اس کے سوا کچھ نہیں ہونا چاہئے کہ انہیں چاہئے کہ انہیں اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کرنا ہے۔

درود کا حقدار صرف وہ ہوتا ہے جس کو کوئی گلہ' شکوہ نہ ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے محبوب ہیں' اللہ کو ان سے کوئی شکوہ نہیں' اس لئے وہ درود بھیجتا ہے۔ فرشتوں کو سرکار علیہ الصلواۃ والسلام سے کوئی گلہ نہیں' اس لئے وہ بھی اس شغل میں مصروف ہیں اور مومن تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتنا ممنون احسان ہے اور قیامت تک رہے گا کہ اسے اللہ سے شکوہ پیدا ہو جائے تو ہو جائے' حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ شکوہ ہوا ہے' نہ ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ اس لئے اس پر بھی فرض فرما دیا گیا کہ درود پڑھے پڑھتا رہے۔ مشکواۃ حدیث ۸۶۴

پھر صلواۃ وسلام کی کثرت سے مومن کو حضور حبیب کبریاعلیہ التحیہ وتسلیما" کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ ہو گا جو مجھ پر زیادہ درود پڑھے گا۔ فضائل درود نسائی ۳۷

محترم فیاض حسین چشتی نظامی مولف "درود شریف کے فوائد" درود و سلام کے بارے میں لکھتے ہیں "یہ راستہ سراپا رحمت کا راستہ ہے یہ راستہ نظر کرم کا راستہ ہے' یہ بحر ظلمات سے نکل کر نور کے محل تک پہنچنے کا سیدھا راستہ ہے۔ یہ دوری سے تقرب کا راستہ ہے۔ یہ میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کا راستہ ہے۔ یہی راستہ غفور رحیم جل جلالہ جی کے دیدار کا راستہ ہے" جلد ا ص ۴۸

الغرض' اگر ہمیں آخرت چاہئے' وہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی اور قرب پسند ہو تو بھی' اور یہاں دنیا میں بھی ہر قسم کی پریشانی' مصیبت' دکھ' امتحان سے نجات درکار ہو تو بھی' درود و سلام کو وظیفہ حیات بنا لینا چاہئے دنیا و عقبیٰ کی تمام بہتریاں اس راہ سے مل جاتی ہیں اور تجربہ و مشاہدہ کہتا ہے کہ جلدی ملتی ہیں۔

یہ بات پیش نظر رہنی چاہئے کہ ہم عرف عام میں اگرچہ درود پاک' درود شریف یا درود

کے الفاظ ہی استعمال کرتے ہیں لیکن اس سے مراد "درود و سلام" ہی ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ مومنوں کو درود اور درود سے زیادہ تاکید کے ساتھ سلام پیش کرنے کا حکم دیتا ہے تو ظاہر ہے کہ ایمان کی سعادت سے بہرہ ور ہونے والے کوئی ایسا درود شریف نہیں بھیج سکتے جس میں سلام نہ ہو' یا جس کے ساتھ سلام کا زیادہ اہتمام نہ کرلیں۔ درود و سلام راجا رشید محمود ص ۱۷ سطر ۳

قرآن پاک نے حضور نبی کریم کے لئے اور پھر تمام مسلمانوں کیلئے بھی لفظ صلوٰۃ استعمال کیا ہے اس میں حضور اور عام لوگوں کے لئے صلوٰۃ میں کیا فرق ہے اس سلسلہ میں یاد رہے کہ عربی لغت میں صلوٰۃ کے کئی معانی بیان کئے گئے ہیں ہر معنی کا ایک موقع و محل ہوتا ہے جس وقت اللہ تعالیٰ اپنے محبوب پاک کی طرف صلوٰۃ کی نسبت کرتا ہے تو اس کا مطلب عظمت و رفعت بیان کرنا ہے جب یہ لفظ امت کی طرف منسوب ہو گا تو اس سے مراد مغفرت اور بخشش ہے اس بات پر اجماع امت ہے کہ حضور کی ذات پر درود پاک سے مراد عظمت و رفعت ہے مگر امت کے لئے ان کے گناہوں کی بخشش ہے منعم کا انعام منعم علیہ کی شان کے مطابق ہوتا ہے۔

عربی زبان میں صلوٰۃ کے لفظ کو مختلف معنوں میں استعمال میں لایا گیا ہے صل کے معنی عظیم کے ہیں جس سے مراد یہ ہے اے اللہ اپنے نبی کریم کی عظمت اور شان و شوکت کو دوبالا کر دے مقام محمود میں آپ کی عزت و عظمت کو بلند و بالا فرما۔ مگر یہی لفظ جب امت کے لئے استعمال ہو تو اس سے مطلب یہ ہوتا ہے کہ امت کو بخشش سے نوازا جائے۔ حضور کے لئے عظمت و راحت کی دعا ہے لیکن بندوں کے لئے مغفرت اور بخشش کا ذریعہ ہے اللھم صل کا معنی یہ ہے کہ اے اللہ! حضور کی شان کو بلند فرما۔ آپ کے شرف و منزلت کو بلند فرما۔ اللہ کے درود (صلوٰۃ) سے حضور نبی کریم کے مدارج بلند ہوتے ہیں اور آپ کی تعظیم و تکریم میں اضافہ ہوتا ہے۔

قرآن پاک میں وَتُعَظِّمُوْ وَتُوَقِّرُوْا اسی عظمت و توقیر کی سربلندی کی نشان دہی ہے۔ فرشتوں کا درود (صلوٰۃ) بھی یہی ہے کہ وہ بارگاہ رب العزت میں شان نبی پاک میں اضافہ کی تمنا کرتے ہیں اہل ایمان کی طرف سے درود (صلوٰۃ) سے مقصد یہ ہے کہ حضور کے طفیل امت پر بخشش اور رحمتیں نازل ہوتی رہیں گیارہویں پارے میں صلوٰۃ الرسول کا لفظ آیا ہے اس سے مراد دعا ہے عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّن رَّبِّهِمْ سے مراد بخشش و مغفرت خداوندی ہے صلیت علیھم الملئکۃ میں جب

فرشتے درود پڑھتے ہیں تو وہ مومنوں کے لئے دعا مغفرت مانگتے ہیں بعض مقامات پر صلواۃ کا معنی ذکر بھی بیان کیا گیا ہے۔

احادیث میں بعض مقامات پر صلواۃ کے لفظ کو نماز کے معنی سے استعمال کیا گیا ہے قرآن پاک میں صلواۃ کے معنی عبادت گاہ بھی آیا ہے سورۃ حج میں بیع و صلواۃ کے لفظ کو ہر بدنی طاعت کے معنی میں لیا گیا ہے ان معانی کی روشنی میں اگر لفظ صلواۃ کے ہر معنی کو حضور نبی کریم کے متعلق لئے جائیں تو سخت تناقص واقعہ ہو گا۔

حضور کے متعلق صلواۃ کا لفظ بخشش اور مغفرت کے معنوں میں نہیں آسکتا کیونکہ حضور کی ذات بخشش اور مغفرت کی محتاج نہیں ایسے ہی صلواۃ کا لفظ جہاں دعا کے معنوں میں استعمال ہوا ہے وہاں بھی نبی کریم سے منسوب نہیں ہو گا کیونکہ امتی کی دعا اور نبی پاک کی دعا میں کوئی موازنہ نہیں ہے ہم التجا دعاؤں کے محتاج ہیں حضور دعاؤں کا مرکز اور منبع ہیں حضور کی دعا غیروں کی دعا کی طرح نہیں حضور دعا فرمائیں تو قلم قضا کی لکھی چیزیں بدل جائیں حضور دعا فرمائیں تو حقیقت کے دروازے کھل جائیں حضور دعا فرمائیں تو آسمانوں کی بلائیں ٹل جائیں۔ مگر ہماری دعا قبول و ردِ کے درمیان ہے۔ ہماری دعا ہماری عاجزی بے کسی اور دردمندی کی علامت ہے ہم لوگ اللھم صل علی محمد کہہ کر اللہ تعالیٰ سے التجا کرتے ہیں کہ اے اللہ تو اپنے حبیب پر درود بھیج حالاں کہ حکم ہمیں دیا گیا ہے کہ ہم حضور پر نور پر درود و پاک بھیجیں اس شبہ کے ازالہ کے لئے مندرجہ ذیل نکتے ذہن نشین کرنا ضروری ہیں۔

ہم گذشتہ صفحات میں لکھ آئے ہیں کہ صلواۃ کے ایک معنی اُدعوا بھی ہے۔ دوسرے لفظوں میں صلواۃ میں صلوا کا معنی دعا ہے لَا اُحْصِی ثَنَاءً عَلَیکَ (تیری تعریف کا حق ادا نہیں کیا جا سکتا) اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اکرم پر فضل اللہ علیک عظیما۔ بہت بڑا فضل فرمایا ہے حضور اکرم پر اپنے فضل سے لوگوں کو غنی بنانے کی قابلیت دی اور قرآن نے بتایا کہ اَنْ اَغْنٰھُمُ اللّٰہُ وَرَسُولُہٗ مِن فَضْلِہٖ اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ہی غنا عطا فرماتے ہیں۔ مگر فضل اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی ذات میں محو فرما لیا ہے اللہ کا فعل نبی کا فعل بن جاتا ہے اور نبی کا فعل اللہ اپنا فعل بتاتا ہے۔ وَمَا رَمَیتَ اِذْ رَمَیتَ جب آپ نے پتھر مارے تھے آپ نے نہیں مارے تھے میں نے مارے تھے۔ یَدُاللّٰہِ فَوْقَ اَیدِیھِم اسی مطلب کی وضاحت

فرماتی ہیں۔

چوں کہ اللہ کی ذات بے عیب اور مطہر ہے اس نے نبی پاک کی ذات والا صفات کو بھی بے عیب اور مطہر بنا دیا اب بے عیب کو درود پہنچانے کے لئے ایک بے عیب ذات کی ضرورت ہے ہم گناہگار سیاہ کار لوگ حضور کی بارگاہ بے عیب میں درود پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ مطہر و بے عیب کا سہارا تلاش کرتے ہیں ہم اس کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں اے اللہ تو ہر نقص و عیب سے مبرا اور پاک ہے تو ہی اپنے حبیب کی ذات پر درود بھیج۔

ہم یہاں کے عام حالات کے پیش نظر ایک عقلی دلیل دینا چاہتے ہیں ہم اپنی روز مرہ زندگی میں محکمہ ڈاک کے ذریعہ اپنے عزیزوں کو خطوط پارسل اور بلٹیاں روانہ کرتے رہتے ہیں اگر بھیجنے والا مکتوب الیہ کا صحیح پتہ لکھے گا تو ڈاک صحیح طور پر اپنے مقام اور پتہ پر پہنچ جائے گی یہ دنیا کی عام چیزیں کسی پہنچانے والے کی مدد کے بغیر صحیح مقام پر نہیں پہنچ پاتیں تو اللہ تعالیٰ کی جناب کے یہ تحفے بھی کسی نظام اور قدرت کے محتاج ہیں انہیں مکتوب الیہ تک پہنچانے کا ایک طریق کار اور سلیقہ ہے۔

ہم ایصال ثواب کے لئے عام طور پر یہی الفاظ استعمال کرتے ہیں کہ اے اللہ اس کلام و طعام کا ثواب فلاں فلاں کو عطا فرما جب یہ عام چیز ہم اللہ کی معرفت کرتے ہیں تو درود پاک جیسی اعلیٰ اور خصوصی نعمت اللہ تعالیٰ کی امداد سے پیش کرنے میں کیا قباحت ہے۔ شفاء القلوب ص ۸۷ سطر ۱۷۔ درود اسلام ص ۱۷ سطر ۳)

تسلیما“ اور سَلِّمُوا کی تشریح

حضرت ابن عبدالسلام بیان فرماتے ہیں کہ وَسَلِّمُوْا کے بعد تسلیما“ کا لفظ صرف سلام پر زور دینے کے لئے ہے لیکن امام قسطلانی اور ابن الحاج زبیدی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ لفظ تعظیما“ بیان کیا گیا ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیما“ پڑھنے سے فضیلت مصطفیٰ کا اظہار ہے۔

مجلی الاسرار میں ایک لطیف نکتہ اٹھایا گیا ہے کہ سلام کے ساتھ تسلیما“ تو بیان کیا گیا ہے مگر صَلُّوا کے ساتھ صلواۃ کا تکرار نہیں آیا اس کی وجہ بیان کی گئی ہے کہ خداوند تعالیٰ کے حضور عام لوگوں کی طرح سلام پیش نہیں کرنا چاہئے اسی طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

بارگاہ میں سلام پیش کرنے کا مودب طرقہ اختیار کرنا چاہیئے حضور نبی کریم السلام علیک یا رسول اللہ کہہ کر سلام عرض کرنا چاہیئے اور لا تجعلو دعاء الرسول کی روشنی میں حضور کو عام لوگوں کی طرح سلام پیش نہیں کرنا چاہیئے۔

بعض حضرات سوال اٹھاتے ہیں کہ اِنَّ کا تحقیقی لفظ صلوٰۃ کے ساتھ تو آیا ہے مگر سلام کے ساتھ نہیں آیا اس کے جواب میں ہم گذارش کریں گے کہ بارگاہ رسول میں دو تحفے یعنی صلوٰۃ (درود) اور سلام پیش کرنا ہیں درود خصوصی تحفہ ہے اور سلام عمومی خصوصی کے ساتھ اِنَّ کا لفظ لگایا گیا ہے پھر درود کا تحفہ تو اللہ کا تحفہ ہے مگر سلام کا تحفہ صرف مخلوق خدا کی طرف سے ہے۔ (شفاء القلوب صفحہ ۸۷ سطر ۱۷)

کیا درود و سلام بیک وقت پیش کیا جائے

علماء کرام کے ایک طبقہ کی رائے ہے کہ سلام اور درود کو علیحُدہ علیحُدہ پیش کرنا مکروہ ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہی آیت کریمہ میں صلوٰۃ و سلام کا حکم دیا ہے اس لئے علیحُدہ علیحُدہ پیش کرنا مکروہ ہے مگر ایک طبقہ کہتا ہے کہ دونوں علیحُدہ علیحُدہ پیش کیئے جائیں تو ان کی دلیل یہ ہے کہ کسی نے حضور سے عرض کی یا رسول اللہ میں آپ کو درود کیسے بھیجوں آپ نے صرف درود پاک پڑھ کر تعلیم دی اس نے پھر دریافت کیا یا رسول اللہ سلام کیسے پیش کروں تو آپ نے فرمایا تم تشہد میں جو پڑھتے ہو اس دلیل کو امام غزالی اور ابن صباح تسلیم کرتے ہیں اور انہوں نے ایک اور شخص سے دلیل دی ہے کہ مجھے لاکھوں حدیثیں یاد ہیں جس میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اسم گرامی ہے مگر وہاں صرف درود ہی ہے سلام نہیں۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اکثر حضور کی خدمت میں درود ہی پیش کرتا تھا ایک رات خواب میں مجھے حضور نے دریافت کیا حمزہ تم مکمل درود نہیں بھیجتے حضرت حمزہ فرماتے ہیں اس دن کے بعد میں حضور کی جو حدیث بیان کرتا صلوٰۃ و سلام کے ساتھ بیان کرتا۔

ابن حجر ہیتمی رحمتہ اللہ علیہ اور دوسرے علماء امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ درود و سلام اکٹھا پیش کرنا چاہیئے مگر ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت ہیتمی کی دلیل پر بہت سے اعتراضات کئے ہیں ان کے ہاں قرآن و حدیث کی روشنی میں علیحُدہ علیحُدہ پیش کرنے میں

کوئی قباحت و کراہت نہیں لیکن مستحب طریقہ یہی ہے کہ حضور کی بارگاہ بے کس پناہ میں درود و سلام دونوں پیش کئے جاتے ہیں یعنی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پڑھے صرف صلی اللہ علیہ نہ پڑھے۔ ہ

تنبیہہ !

بعض حضرات حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ "ؐ یا صلعم کا مخفف لکھ دیتے ہیں یہ کوتاہی اور غفلت خلاف ادب ہے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جگہ صرف "ؐ لکھنا ایک بہت بڑی نیکی سے محروم رہنا ہے حضرت امام نووی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص حضور کے نام کے ساتھ سلام کا لفظ نہیں لگاتا تو وہ ایک بہت بڑی نیکی سے محروم رہتا ہے۔ (شفاء القلوب سطر ۲)

کیا درود و سلام ایک ہی چیز ہے !

بعض حضرات کا خیال ہے درود و سلام ایک ہی چیز ہے ہم ان کے خیالات کے خلاف یہ دلیل پیش کرتے ہیں السلام علیک ایھا النبی اور صلواۃ من ربھم ورحمتہ دونوں علیٰحدہ علیٰحدہ چیزیں ہیں اگر یہ ایک ہی چیز ہوتی تو علیٰحدہ علیٰحدہ ذکر نہ آتا۔ ان کے معانی بھی علیٰحدہ علیٰحدہ بیان کئے گئے ہیں حضور کے صحابہ سلام سے واقف تھے پھر آپ صلواۃ سے سوال نہ کرتے تشہد میں سلام کا اظہار علیٰحدہ علیحدہ ہونے کی دلیل ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے دعاء رحمت کا جواز

حضور نبی کریم کے لئے دعا رحمت کرنا ایک اخلاقی مسئلہ ہے حضرت ابن عبدالبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور کے لئے دعا رحمت جائز نہیں جس طرح محمد رحمتہ اللہ علیہ لکھنا جائز نہیں مانا گیا حضرت امام سیوطی رحمتہ اللہ علیہ اپنے نظریات کے حق میں دلیل دیتے ہیں کہ ہم جس طرح ایک دوسرے کو بلاتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ان الفاظ میں نہیں پکارنا چاہئے حضور نے اللھم اغفرلی رحمتی جو فرمایا ہے وہ امت کی تعلیم کے لئے ہے اور اس میں حضور کی تواضع پائی جاتی ہے حضرت امام نووی اور صیلانی رحمتہ اللہ علیہما نے بھی حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے رحمت بھیجنے سے منع فرمایا ہے۔

بعض حضرات السلام علیک ایھا النبی و رحمتہ اللہ کو دلیل بنا کر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر رحمت کا اطلاق جائز قرار دیتے ہیں امام قسطلانی (ابن حجر) امام مہدی سے قاضی عیاض بیان فرماتے ہیں رحمت کا اطلاق جائز قرار دیا ہے امام قرطبی نے مفہم میں اور امام فاسی نے شرح میں جمہور کا مذہب بیان کرتے ہوئے اسے جائز قرار دیا ہے۔ شفاء القلوب ص ۹۱ سطر ۴

حکم درود شریف

تقاضائے محبت ہے یہی کہ محبوب کی ہر دم تعریف کی جائے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں سید الانبیاء ہیں حبیب کبریا ہیں تاجدار عرب و عجم ہیں شفیع المذنبین ہیں رحمتہ اللعالمین ہیں سراج منیر ہیں ساقی کوثر ہیں اللہ تعالیٰ محب ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے محبت رکھنے والا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے جب اپنے محبوب پر درود بھیجنے لگا اور جب اللہ اپنے محبوب کی محبت میں انتہی پر پہنچا تو پھر اللہ نے اپنی مخلوق یعنی ملائکہ اور انسانوں کو بھی حکم دے دیا کہ تم بھی میرے محبوب کی تعریف کرو جس طرح میں کر رہا ہوں اس حکم کے تحت انسانوں کے لئے حضور پر درود پڑھنا ضروری ٹھہرا۔ اس کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات اقدس تمام نبی نوع انسان اور مخلوق کے لئے اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا انعام ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بدولت نسل انسانی کو ہدایت کا راستہ دیا جس میں انسان کی فلاح ہے انسان کو جو عظمت اور عزت ملی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وساطت ہی سے ملی ہے اس لئے نسل انسانی کی عظمت کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان ایک ایسی عظیم ہستی کو ظاہر کیا جو اپنی ذات اور صفات کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی بہترین تخلیق اور اشرف الانبیاء و سید المرسلین ہیں بے کسوں کا سہارا ہیں اس لئے ہر سچے مومن اور مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اس احسان کا زیادہ سے زیادہ شکریہ ادا کرے اور ایسے طریقے سے کرے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول اور پسندیدہ ہے اس لئے شکریہ ادا کرنے اور اللہ کو راضی کرنے کا بہترین طریقہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پاک کا تحفہ بھیجنا ہے اس لحاظ سے بھی حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجنا ضروری ہے۔

درود شریف ایک ایسا پاکیزہ اور نیک عمل ہے جو انسان کو آسانی سے عظمت اور رفعت عطا کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے ہر نبی اور پیغمبر کو اپنی کسی نہ کسی خصوصی شان اور عظمت سے نوازا ہے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو یہ عظمت اور عزت عطا فرمائی کہ فرشتوں کو ان کے سامنے جھکا دیا پھر حضرت ابراہیم کو اپنی دوستی سے نوازا اور ان کی جائے سکونت کو حج کا مرکز بنا دیا پھر ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبیح کے خطاب سے نوازا حضرت ادریس علیہ السلام کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے کہ وہ میرا سچا نبی تھا جن کا میں نے درجہ بلند کیا حضرت اسحاق علیہ السلام کو اصحاب بصیرت میں شمار کیا حضرت یوسف علیہ السلام کو بے مثل حسن سے نوازا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی باکمال معجزات سے تائید کی اور حضور موسیٰ علیہ السلام کو ہم کلامی کا شرف بخشا گویا کہ ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک خاص نعمت سے سرفراز کیا مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے اعلیٰ یہ اعزاز دیا کہ ان کے ذکر کو اپنا ذکر قرار دیا اور ان کے نام کو اپنے نام کے ساتھ شامل، ان پر خود درود پاک پڑھنا اپنا شعار بنا لیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا" ○ ترجمہ :۔ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اپنے نبی کریم پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی آپ پر درود بھیجا کرو اور اچھی طرح سلام بھیجو۔ (پارہ ۲۲ الاحزاب ۵۶)

یہ آیت کریمہ مدینہ منورہ میں شعبان ۲ ھ میں نازل ہوئی اور اس آیت پاک میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو حکم دیا کہ تم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجو جس طرح کہ میں اور میرے فرشتے ان پر درود و سلام بھیجتے ہیں یعنی حضور پر درود بھیجنے والے تین ۱:۔ اللہ تعالیٰ ۲:۔ فرشتے اور ۳:۔ اہل ایمان ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کا درود بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی تعریف کرتا ہے آپ کا نام بلند کرتا ہے آپ پر اپنی رحمتوں کی بارش فرماتا ہے اور آپ کے درجات میں اضافہ کرتا ہے فرشتوں کی طرف سے آپ پر صلوٰۃ کا مطلب یہ ہے کہ فرشتے آپ کے حق میں اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ آپ کو اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب عطا فرمائے آپؐ کے دین کو دنیا میں غلبہ عطا فرمائے آپ کی شریعت مطہرہ کو فروغ بخشے یعنی فرشتے ہر لحاظ سے آپ کی تعریف وتوصیف بیان کرتے رہتے ہیں اہل ایمانی طرف سے صلوٰۃ کا مطلب

بھی اللہ کی بارگاہ میں حضور کی شان بلند کرنے کی التجا ہے یعنی اہل ایمان پر یہ واضح کیا گیا ہے جب میں اپنے محبوب پر برکات کا نزول کرتا ہوں اور میرے فرشتے ان کی شان میں تعریف کرتے ہیں اور ان کی بلندی مقام کی دعا کرتے ہیں تو ایمان والو تم بھی میرے محبوب کی تعریف کرو۔

لفظ صلواۃ کے تین معنی ہیں پہلا یہ کہ محبت کی بنا پر رحمت کرنا یا مہربان رہنا دوسرا تعریف و توصیف کرنا تیسرا دعا کرنا لہٰذا جب یہ لفظ اللہ تعالیٰ کی طرف صلواۃ کے معنوں میں استعمال کیا جائے گا تو اس سے پہلا اور دوسرا مطلب مراد لئے جائیں گے لیکن جب صلواۃ کا لفظ فرشتوں اور انسانوں کی طرف سے بولا جائے گا تو اس میں اللہ کے حضور دعا کرنا لیا جائے گا۔

سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کا مطلب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں سلام پیش کرنا ہے اگرچہ مندرجہ بالا آیت میں ہمیں صلواۃ کا حکم دیا گیا ہے لیکن ہم اعتراف عجز کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ اللھم صل یعنی اے اللہ تو ہی اپنی محبوب کی شان اور قدر و منزلت کو صحیح طرح جانتا ہے اس لئے تو ہی ہماری طرف سے اپنے محبوب پر صلواۃ بھیج جو انکی شان شایاں ہو۔

اس آیت کریمہ سے یہ حکم اخذ ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام سن کر یا کہہ کر درود شریف پڑھنا واجب ہے ایسے تشہد میں درود شریف کا پڑھنا واجب ہے اس کے ترک کرنے سے نماز نہ ہوگی اگر کسی مجلس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی بار بار آئے تو ایک مرتبہ درود پڑھنے سے فریضہ ادا ہو جائے گا لیکن ہر بار نام لینے یا سننے پر درود شریف پڑھنا مستحب ہے جس طرح زبان سے ذکر مبارک وقت صلواۃ و سلام واجب ایسے ہی قلم سے لکھنے کے وقت بھی صلواۃ و سلام کا قلم سے لکھنا ضروری ہے۔ خزینہ درود شریف ص ۹ سطر ۴

درود و سلام کا حکم

جناب راجا رشید محمود صاحب درود و سلام کے ص ۷ سطر ۴ پر تحریر فرماتے ہیں علامہ قسطلانی اور علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی فرماتے ہیں کہ صلوٰۃ ماہ شعبان میں اتری تھی اسی وجہ سے اس مہینے کو ماہ صلواۃ کہا جاتا ہے۔ انوار محمدیہ ص ۵۱۸

اس آیت مبارکہ میں اہل ایمان کو حضور رحمت ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ھدیہ درود و سلام پیش کرنے کا حکم دیا گیا ہے لیکن پہلے اس کام کی اہمیت بیان فرمائی ہے

——— کہ مومنوں کو وہ کام کرنے کا حکم فرمان جاری کیا جا رہا ہے جو خالق و مالک خود اور اس کے مقرب فرشتے پہلے سے کرتے ہیں۔

اللہ کریم جل و علا نے ہمیں بہت سے حکم دیئے ہیں لیکن اس ایک کے علاوہ کوئی ایسا حکم نہیں دیا جس کے ساتھ' بلکہ اس سے پہلے یہ فرمایا کہ یہ میں بھی کرتا ہوں۔

قرآن مجید کے مطالعے سے یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ نے فقط دو مقامات پر یہ اسلوب اختیار کیا ہے کہ جس کام میں وہ خود مصروف ہے' اس میں بندوں کی مصروفیت کا ذکر کیا ہے ایک تو یہی درود پاک کا مشغلہ ہے کہ اس کے محبوب پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ محبت کی وجہ سے ہے اور دوسرا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ آیات بینات کو چھپانے والوں سے اظہار بیزاری اور ان پر لعنت کا معاملہ۔

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ○ البقرہ ۱۵۹

(بے شک وہ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں' بعد اس کے کہ لوگوں کے لئے ہم اسے کتاب میں واضح فرما چکے' ان پر اللہ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت)

زیر نظر آیہ درود میں ایک خاص نکتہ یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے اپنے اور فرشتوں کے' حضور سرور کائنات علیہ السلام و الصلوٰۃ پر درود بھیجنے کا ذکر کرتے ہوئے سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو رسول نہیں فرمایا' عبدہ بھی نہیں کہا' نبی فرمایا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب آقا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا تو رسالت کی صفت سامنے آئی اور جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم معراج کے لئے تشریف لے گئے تو عبدہ' کی صفت کا اعلان ہوا لیکن نبی تو میرے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت بھی تھے جب حضرت آدم علیہ السلام ابھی مٹی اور پانی کے درمیان تھے۔

كنت نبيا و آدم بين الماء والطين ○ مدارج النبوت جلد ۲ ص ۲

اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو درود و سلام کا حکم جاری فرمانے سے پہلے یہ بتانا ہی ضروری نہیں سمجھا کہ اللہ اور اس کے فرشتے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں بلکہ "نبی"

کے لفظ کے استعمال سے یہ حقیقت بھی واضح فرمادی ہے کہ وہ یہ کام اس وقت سے کر رہے ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی بنایا گیا یہاں ایک اور خاص بات یہ سامنے آتی ہے کہ اللہ کریم نے دوسرے پیغمبروں اور برگزیدہ بندوں پر سلام تو بھیجا ہے مثلاً" سلام علیٰ ابراہیم' سلام علیٰ نوح فی العالمین' سلام علیٰ موسیٰ و ھارون' سلام علیٰ آل یاسین اور سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ' لیکن درود کے لئے صرف اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ تسلیم کو چنا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خود سلام نہیں بھیجا' اس کے لئے اہل ایمان کو منتخب فرمایا ہے اور خاص بات یہ ہے کہ دوسرے انبیاء کرام اور برگزیدہ بندوں کو ایک بار سلام کہا ہے' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تواتر اور تسلسل کے ساتھ اس وقت سے درود بھیجنے کی بات کی ہے جب سے انہیں نبی بنایا ہے' اور مسلمانوں کو بھی زیادہ سلام بھیجنے کا حکم فرمایا ہے۔

دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کے حوالے سے دیکھیں تو اللہ کریم نے ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں سے سجدہ کروایا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان سے درود پڑھوایا۔ مگر اس میں ایک بات تو یہ ہے کہ حضرت آدمؑ کو سجدہ ایک بار کروایا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود مستقلاً" پڑھوا رہا ہے دوسرے ہمارے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اعزاز یہ ہے کہ ان پر درود کے فعل حسن میں اللہ تعالیٰ خود بھی شریک ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے زیر نظر آیہ مبارک میں اہل ایمان کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام یوں بھیجنے کا حکم دیا ہے جیسا سلام بھیجنے کا حق ہے یعنی اس پر زیادہ زور دیاہےاور واقعہ یہ ہے کہ اس آیہ مبارکہ کے نازل ہونے سے پہلے ہی صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) سلام عرض کرنا جانتے تھے اور پیش کرتے تھے۔ احادیث کی تو کتابوں میں پندرہ روایتیں ملتی ہیں جن میں یہ حقیقت بیان کی گئی ہے مفسرین اور محدثین لکھتے ہیں' صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سلام تو ہم جانتے ہیں السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ ○ صلوٰۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرمادیجئے (ویسے اب کچھ لوگوں نے اتنی "ترقی" کر لی ہے کہ اس سلام کو بھی بدل دیا ہے)

معلوم ہوا کہ جب سے حضور حبیب کبریا علیہ التحیہ والثناء نبی ہیں' اللہ اور اس کے فرشتے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں۔ اللہ نے قرآن پاک میں انبیاء کرام اور

دوسرے برگزیدہ بندوں کو سلام تو بھیجا ہے' درود کسی اور پر نہیں بھیجا۔ مومنوں کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود' اور زیادہ تاکید کے ساتھ سلام بھیجنے کا حکم جاری ہوا ہے۔ یعنی محض درود تو خالق و مالک حقیقی اور اس کی نوری مخلوق بھیجتی ہے' مومن بندہ درود بھیجے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ سلام کا اہتمام زیادہ کرے۔

درود پاک کی تلقین

حضرت مولانا محمد نبی بخش حلوائی شفاء القلوب کے ص ۸۴ سطر ۸ پر تحریر فرماتے ہیں یہ آیتہ کریمہ پارہ چہارم سورہ احزاب میں موجود ہے یہ آیتہ کریمہ ہجرت کے دو سال بعد شعبان کے مہینہ میں مدینہ پاک میں نازل ہوئی تھی جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان و شوکت میں اضافہ ہوا اس آیتہ کریمہ کے نازل ہونے پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے رخسار مبارک مسرت و انبساط سے سرخ ہو گئے حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو میں حضور کی بارگاہ میں موجود تھا میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ آپ پر درود پاک پڑھنے کا کیا طریقہ ہے آپ نے اللھم صلّ علی محمد وعلیٰ محمد کما صلیت علیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید ○ تک پڑھ کر سنایا ایک اور مقام پر آپ نے اللھم بارک کا اضافہ فرما کر نماز میں پڑھنے کا حکم فرمایا۔ بخاری شریف' مسلم شریف اور تفسیر خازن میں اس روایت کو مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے۔

صحابہ کرام نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اس آیتہ کریمہ کا مطلب اور تفصیل دریافت کی تو آپ نے فرمایا اس میں ہزاروں خزانے مخفی ہیں اس درود پاک کے پڑھنے سے اہل ایمان کے دل منور ہو جائیں گے دونوں جہانوں میں بے پناہ ثواب ملے گا۔ میری شفاعت واجب ہو جائے گی اگر کوئی شخص خلوص و محبت سے ایک بار درود پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار اپنی رحمت نازل فرمائے گا اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا اور اس کے گھر میں دس برکات نازل فرمائے گا اور اہل نور سے ہو گا اور جنت اس کے لئے چشم براہ ہو گی غرضیکہ یہ درود پڑھنے والے کو بے پناہ مخفی اسرار و رموز حاصل ہوں گے اور اس کو متواتر پڑھنے والا اپنے دل کو روشن کرتا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے یہ خاص حکم اپنی خاص کتاب قرآن شریف میں خاص بندوں کو دیا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ خاص حکم اپنی خاص کتاب قرآن شریف میں خاص بندوں کو دیا ہے خاص بندوں سے مراد حضور سرور کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو شامل کر کے فرمایا ہے کہ جب خدا اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو اے ایمان والو تم بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو۔

فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سب سے اچھا آدمی میرے نزدیک وہ ہے جو سب سے زیادہ درود بھیجتا ہے میرے اوپر۔

جس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زیادہ درود پڑھا اس نے گویا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت خرید لی اور وہ دین و دنیا کا سب سے بڑا سرمایہ دار آدمی بن گیا تحقیق اس کو سب کچھ مل گیا جو اس کے لئے ناممکن تھا۔

حق تعالیٰ فرماتے ہیں: ورفعنا لک ذکرک ○ (یعنی بلند کیا ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر) امام علامہ قاضی عیاض تفسیر فرماتے ہیں کہ حق تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے تمہیں اپنی یاد میں سے ایک یاد بنایا۔ جو تمہارا ذکر کرے اس نے میرا ذکر کیا اس کا صاف اور آسان مطلب یہ ہے کہ جس نے حضور پرنور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ یعنی درود پڑھا تو اس نے تحقیق اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا نہ فقط ذکر بلکہ عالی شان ذکر کیا۔

درود و سلام اور اطاعت سرکار

حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ درود کے ساتھ اللہ کریم نے ہدیہ سلام پیش کرنے کا بھی حکم دیا ہے اور اس کو یوں فرمایا ہے: وسلموا تسلیما" ○ اس کا معنی یہ بھی ہے کہ سلام کرو تسلیم کے ساتھ۔ آقا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت کو تسلیم کر کے، آپ کے مقام کو مان کر اور اپنے کردار اور عمل کے ذریعے آپ کے احکام و فرمودات کو مان کر۔ یعنی اگر ہم محض درود و سلام کو شعار کر لیں گے اور آقا حضور صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کے ارشادات و فرامین سے مکمل روگردانی اختیار کئے رکھیں گے تو یہ کردار محبت و عقیدت کا نہیں ہو گا۔ مجھے یقین ہے کہ جب آدمی درود و سلام پڑھنا شروع کر دیتا ہے تو محبت کی اس دلدل سے نکل نہیں سکتا' اس میں آگے اور آگے بڑھتا ہے محبت بڑھتی ہے تو جذبہ مستحکم ہوتا جاتا ہے اور اس کے نتائج سامنے آتے جاتے ہیں۔ لیکن ہمیں درود پاک کو اختیار کرتے ہوئے شعوری طور پر اطاعت سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہوں کو اختیار کرنا ہو گا۔

حکیم الامت علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں:

چوں بنام مصطفیٰ خوانم درود
از خجالت آب می گردد وجود
عشق می گوید کہ اے محکوم غیر!
سینہ تو از بتاں مانند دیر
تا نداری از محمدؐ رنگ و بو
از درود خود میالا نامِ او

جب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی پر درود پڑھتا ہوں تو میرا وجود ندامت کے باعث پانی پانی ہو جاتا ہے۔ عشق مجھے کہتا ہے کہ اے غیر کے محکوم! تیرا سینہ تو بت خانے کی طرح بتوں سے بھرا ہوا ہے۔ جب تک تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رنگ و بو کو اختیار نہیں کر لیتا' اپنے درود سے ان کے نام نامی کو آلودہ نہ کر۔ درود و سلام ص ۱۲۵ سطر ۴

حکم درود و سلام کا تاریخی پس منظر

جناب راجا رشید محمود صاحب تحریر فرماتے ہیں غزوہ احد میں ٹیلے پر متعین تیرانداز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی پوری طرح تعمیل نہ کرپائے اور اپنے مقام سے ہٹ گئے جس کی وجہ سے مسلمانوں کو بھاگنا پڑا۔ حضور سید عالم و عالمیاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے کچھ جانثار ساتھی ڈٹے رہے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بہت سے صحابہ زخمی ہوئے' بہت سے صحابہ شہید ہوئے لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واپس جانے والے لشکر کفار کا حمراء الاسد تک تعاقب کیا وہاں تین دن پڑاؤ کیا گیا جنگ احد میں ایک حد تک فتح حاصل کر لینے

کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت تدبر و شجاعت اور مسلمانوں کی دلیری کے پیش نظر قریش مڑ کر مقابلہ کرنے کی ہمت نہ کر سکے۔

جاتے جاتے ابوسفیان اگلے سال بدر کے مقام پر مقابلے کی دعوت دے گیا لیکن حضور علیہ التحیہ والثناء اپنے جانثار ساتھیوں کو لے کر وہاں پہنچے اور کئی دن انتظار کیا مگر ابوسفیان مقابلے سے ڈر گیا اور لشکر کو راستے ہی سے واپس لے گیا اصل میں کفار نے محسوس کر لیا تھا کہ کھل کر سامنے آنے میں خطرہ ہے' سازشوں اور بزدلانہ حرکتوں سے کام لینے ہی میں عافیت ہے چنانچہ بنو لحیان نے دس صحابہ کو دھوکے سے شہید کر دیا' اسی طرح ستر صحابہ کو ابوبراء عامری لے گیا اور انہیں شہید کر دیا۔ مدینہ میں یہود بنی نضیر نے منافقانہ سازشیں کیں اور دھوکے سے حضور علیہ الصلواۃ والسلام پر پتھر پھینک دینا چاہا اور اس کے نتیجے میں یہود کو مدینے سے بے یارو مددگار نکلنا پڑا۔ بنی غطفان کی سازشوں کے جواب میں ان پر حملہ کیا گیا تو وہ ذات الرقاع کے مقام پر بھاگ کھڑے ہوئے پھر بدر موعد میں ابوسفیان اسلامی لشکر کا سامنا نہ کر سکا جس کا ذکر پہلے کیا گیا ہے۔ دومتہ الجندل کے لوگ قافلوں کو لوٹ لیتے تھے' ان کی سرکوبی کے لئے حملہ کیا گیا تو وہ بھی بھاگ نکلے۔

اس صورت حال میں کفار کے مختلف قبیلوں نے یہ سوچ کر کہ اکا دکا رہ کر تو مسلمان سے مار ہی کھاتے رہیں گے جمع ہو کر حملہ کیا اور غزوہ احزاب کی صورت پیش آئی اس میں بارہ ہزار کفار نے اکٹھے ہو کر چاروں طرف سے مدینہ پر چڑھائی کر دی۔ اندر سے بنو قریظہ نے معاہدہ توڑ دیا اور حملہ آوروں سے مل گئے نعیم بن مسعود اشجعی نے جواباً" یہود بنو قریظہ' کفار قریش کے غطفان کے سرداروں میں پھوٹ ڈال دی۔ مدینہ کا یہ محاصرہ ۲۵ دن رہا اور آخر حضور علیہ الصلواۃ والسلام کی دعا سے ایک رات زور کی آندھی آئی اور سب حملہ آور صبح سے پہلے بھاگ گئے۔

درود پاک کی فرضیت والی آیت سورۃ احزاب کی ہے جو سن ۵ ہجری میں مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی اور اس میں جنگ احزاب (خندق) کے حالات' اس کی سیاسی اور تاریخی حیثیت کے تناظر میں احکام نازل کئے گئے۔ مطلب یہ ہے کہ اس پاک ہستی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجو جنہوں نے مسلمانون کو عزت دی' جنہوں نے انہیں امن سے رہنا سکھایا' جنہوں نے جنگی تربیت دی' جنہوں نے صبر کی تلقین کی اور تیاری کے ساتھ ظالموں اور اللہ کے دشمنوں کا

قلع قمع کرنے کی راہ بجھائی' جنہوں نے دھوکا بازوں کے ساتھ کوئی رعایت نہ کرنے کی تلقین کی اور جنہوں نے اکٹھے ہو کر حملہ کرنے اور دشمنوں سے نبٹنے کی تعلیم دی۔ اس ہستی پر درود و سلام بھیجو جس کا حکم ماننے سے عزت ملتی ہے اور حکم نہ ماننے سے شکست اور ذلت مقدر بن جاتی ہے۔

پہلے مقام مصطفی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا احساس دلایا گیا

ویسے تو قرآن مجید کی کسی سورۃ' کسی آیہ' کسی حکم کا تجزیہ کریں' اللہ کریم جل شانہ العظیم کے محبوب کریم علیہ الصلواۃ تسلیم کی تعریف ہی کی کوئی صورت ملے گی۔ لیکن فی الوقت آیہ درود پاک سے پہلے کی سورۃ الاحزاب کی آیات میں سے چند کا تذکرہ اس نقطہ نظر سے کیا جا رہا ہے کہ آیہ درود پاک کی اہمیت کا احساس ہو جائے۔

آیہ درود و سلام ۵۶ ویں آیت ہے اس سے پہلے کی آیات میں جنگ احزاب کا ذکر بھی ہے' منافقوں کی سازشوں کا تذکرہ بھی ہے' ڈرنے والے مسلمانوں کی بات بھی ہے' امہات المومنین کا ذکر خیر بھی ہے لیکن مختلف آیات میں مقام مصطفیٰ (علیہ الصلواۃ والثنا) کا احساس دلانے کی سعی بھی کی گئی ہے مثلاً" چھٹی آیہ میں ہے "یہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مسلمانوں کے ان کی جان سے زیادہ مالک ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بی بیاں مسلمانوں کی مائیں ہیں" پھر فرمایا "بے شک اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں تم لوگوں کے لئے بہترین نمونہ ہے" (آیہ ۲۱) مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے "کسی مومن مرد اور مومن عورت کو یہ حق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں تو پھر اسے اپنے اس معاملے میں خود فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل رہے" (آیہ ۳۶) لوگوں سے خطاب فرمایا "محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبین ہیں" (آیہ ۴۰)

حضور رسول انام علیہ الصلواۃ والسلام سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا۔ "اے نبی! ہم نے

تمہیں گواہ بنا کر بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر' اللہ کی اجازت سے اس کی طرف دعوت دینے والا اور چمکا دینے والا آفتاب بنا کر بھیجا ہے" (آیہ ۴۵) مومنوں سے فرمایا "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو' نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے گھروں میں بلا اجازت نہ چلے جایا کرو" (آیہ ۵۳) مقام مصطفیٰ (علیہ التحیۃ والثنا) کی یہ تمام عظمتیں بیان کرنے کے بعد یہ آخری بات بتائی گئی کہ اب اپنے علم و دانش کی ٹوپیاں تھام کر اس مقام کا احساس کرو جہاں خالق و مالک حقیقی جل شانہ' خود اور اس کے مقرب فرشتے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ چنانچہ ۵۶ ویں آیہ میں اعلان درود اور حکم درود کی باری آئی کہ "بے شک اللہ اور فرشتے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام"

سورۃ احزاب کے حوالے سے دیکھیں تو درود و سلام کا نذرانہ پیش کرنے کا حکم ان کے لئے دیا گیا ہے' یا یوں کہا جا سکتا ہے کہ درود و سلام کے عمل میں مشغول ہونے والے ہر مومن کے لئے ضروری ٹھہرتا ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اپنی جان سے زیادہ اپنا مالک مانتا ہو' آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بیویوں کو اپنی مائیں جانے اور ماؤں کے بارے میں بات کرتے وقت ہمہ تن ادب ہو جایا کرے۔ اپنے ذاتی معاملوں میں بھی کوئی فیصلہ کرتے وقت سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے احکام' ارشادات اور عمل و کردار کو پیش نظر رکھے اور اسی کے مطابق فیصلے کرے۔ حضور علیہ التحیۃ والثناء کے بعد کسی نبی کے نہ آنے کی حقیقت پر پختہ ایمان رکھے' انہیں اپنے اعمال کا گواہ مانے' ہر بشارت کو انہی کی طرف سے سمجھے اور ان کے احکام و فرمودات کے مطابق برائی کے تمام کاموں سے ڈرے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت پر' جو آپ نے اللہ کی اجازت سے دی' جی جان سے عمل کرے اور روشنیوں کی تلاش میں کہیں اور نہ بھٹکے' اسی سراج منیر سے اکتساب نور کرے ——— اور اگر آج کا مومن ہے تو اس حقیقت کا ادراک کرے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقام امت کے تمام صلحاء سے زیادہ بلند ہے اور انہیں بھی حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے گھروں میں بلا اجازت جانے کی اجازت نہیں تھی۔ اس سے مقام مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والثنا کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

اس کے بعد مقام کی تعیین کے لئے یہ فرما دیا گیا کہ خالق و مالک حقیقی خود اور اس کی نوری مخلوق (فرشتے) حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اس کے بعد فرمایا گیا کہ اے

اہل ایمان ! تم بھی انکی بارگاہ میں درود و سلام کے نذرانے پیش کرو۔ یعنی پہلے مقام مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا احساس کرو، پھر ادب و احترام اور تکریم و تعظیم کے شدید جذبات کے ساتھ درود و سلام کا نذرانہ پیش کرو۔ سلمو تسلیما" کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ مان کر سلام پیش کرو۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت کو مان کر، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام کو تسلیم کر کے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احکام کو دل و جان سے مان کر سلام پیش کرو۔ یہ سلام تسلیم و نیاز کا سلام ہو۔

اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اگر تمہارے دل عظمت سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے احساس کی دولت سے مالا مال نہ ہوئے تو اوپری دل سے درود و سلام پڑھنا تمہیں زیادہ فائدہ نہ دے گا۔ درود و سلام ص ۱۲ سطر ۴

درود شریف۔ کس کس کی سنت

جناب راجا رشید محمود صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

آپ اپنے کسی بزرگ اپنے کسی افسر کی عادات کو اپنا لیں اور جو کام وہ کرتے ہیں آپ بھی کرنے لگیں تو آپ یقیناً" ان کے محبوب بن جائیں گے اور جس قدر اختیارات انہیں حاصل ہوں گے وہ آپ کو الطاف و اکرام کا ہدف بنائیں گے اور انعامات عطا کریں گے چنانچہ دیکھنا چاہیے کہ آپ اپنے سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ میں نذرانہ درود و سلام پیش کر کے کس کس کی سنت پر عمل کرتے ہیں اور آپ کے اس عمل پر کون کون خوش ہوتے ہوں گے اور آپ پر کیا کیا عنایات نہ کرتے ہوں گے۔

ایک تو حضور رحمت ہر عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حضور ہدیہ درود و سلام پیش کرنا اللہ کے حکم پر عمل کرنا ہے لیکن چونکہ اسی آیت میں یہ اطلاع و اعلان بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ بھی حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اس لئے مومنین کی درود خوانی اللہ کریم اور ملائکہ مقربین کی سنت بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کا خالق و مالک ہے ہر چیز اسی کے اختیار میں ہے اس لئے اندازہ فرمائیں کہ ہم آپ کے اس حکم کی تعمیل میں اس سنت پر چلتے ہیں تو وہ کتنا خوش ہوتا ہوگا اور درود خواں کو کیا کچھ نہ عطا فرما دے گا پھر

درود پڑھنے والا اللہ کے ساتھ ساتھ فرشتوں کی سنت پر عمل پیرا ہے اس لئے اس پر فرشتوں کی طرف سے محبت و شفقت کا یہ تحفہ ہے ایک بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں اللہ تعالیٰ کے چاروں مقرب فرشتے حاضر ہوئے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اگر آپ پر کوئی دس بار درود پاک پڑھے گا تو میں اسے پل صراط سے بجلی کی تیزی سے گزار دوں گا حضرت میکائیل علیہ السلام نے آگے بڑھ کر عرض کی' میں ایسے شخص کو آب کوثر پر پہنچا کر سیراب کروں گا۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام کہنے لگے میں بارگاہ رب العزت میں اس وقت تک پڑا رہوں گا' جب تک وہ بخشا نہیں جاتا۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام نے عرض کی میں اس کی روح اتنی آسانی سے قبض کروں گا جس طرح انبیاء علیہ السلام کی روح قبض کی جاتی ہے۔ شفاء القلوب ص ۲۳۹۔

درود خوانی جہاں سنت خدا و ملائکہ ہے وہاں انبیاء کرام علیہ السلام کی بھی سنت ہے۔ معارج النبوت' شفاء القلوب' زاد السعید' آب کوثر' تبلیغی نصاب اور دوسری کتابوں میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام کے نکاح میں درود شریف کو حق مہر قرار دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درود پاک پڑھنے کے بارے میں بہت سی روایات ملتی ہیں یہ بھی ہے کہ انہوں نے اسی وظیفے کے بل پر دریائے نیل عبور کیا۔

درود خوانی کی سعادت حاصل کرنے والے اس کیفیت کے مزے کیوں نہ لوٹیں کہ وہ رب کریم اور فرشتوں کی سنت پر عمل کرتے ہیں تو انبیاء علیہ السلام کی سنت پر چلنے کی سعادت بھی انہیں اسی کام سے مل جاتی ہے۔ پھر دیگر انبیاء و رسل کے ساتھ ساتھ درود پڑھنا خود سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت بھی ہے۔ مدارج النبوت ص ۵۶۵

جس عمل کو اللہ تعالیٰ خود اختیار فرمائے اس کے فرشتے اور انبیاء و رسل اسے وظیفہ سمجھیں اور خود سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی اسے کرتے ہوں۔ نیز وہ اللہ کا حکم بھی ہو اور اہل ایمان پر اس کی بجا آوری فرض بھی ہو' اس سے آقا حضور علیہ السلام کے جانثار صحابہ کرام (علیہم الرضوان) کی زندگیوں کا کوئی لمحہ کیسے خالی ہو سکتا ہے چنانچہ کتابوں میں صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے درود پڑھنے کا خاص طور پر بھی ذکر ملتا ہے۔ جن زیادہ خوش قسمت صحابہ کرام کو بارگاہ مصطفوی (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) میں عموماً" حاضری نصیب ہوتی تھی' وہ تو حاضر ہو کر بھی

درود و سلام کا ہدیہ پیش کرتے رہتے تھے۔

ان کے بعد امت مسلمہ کے اولیاء اللہ بزرگان دین رحمتہ اللہ علیہم کا بھی یہی وتیرہ رہا۔ حضرت امام جعفر صادق، حضرت حسن بصری، حضرت امام شافعی، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی حضرت معروف کرخی، شیخ ابوالمواہب شاذلی، دلائل الخیرات کے مصنف حضرت شیخ جزولی، ابوالفضل قرسانی، حضرت صاوی خواجہ غلام حسن، حافظ شمس الدین سخاوی، امام شعرانی، حضرت فرید الدین گنج شکر، حضرت خواجہ باقی باللہ، حضرت میراں حسین زنجانی، حضرت مجدد الف ثانی، ابو سلیمان، علامہ شہاب الدین خفاجی، امام فخر الدین رازی، شاہ ولی اللہ دہلوی کے والد شاہ عبدالرحیم، عبدالحق محدث دہلوی، علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی، اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی، حضرت میاں شیر محمد شرقپوری، سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی، حضرت پیر جماعت علی شاہ علی پوری، بابا تاج الدین ناگپوری وغیرہم (رحمتہ اللہ تعالیٰ) کی درود خوانی کا ذکر تذکروں میں ملتا ہے۔ یوں درود شریف پڑھنا اللہ تعالیٰ ملائکہ، انبیاء و رسل، خود حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صحابہ کرام اور اولیاء اللہ سب کی سنت ہے اور ہم اس ایک کام سے ان سب کی سنت پر عمل کی عظمت بھی حاصل کرتے ہیں۔ درود و سلام ص ۳۲ سطر ۳

درود و سلام ص ۲۱ سطر ۳ پر تحریر ہے۔

قرآن کریم میں مومنوں کو حضور سرور کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کی بارگاہ اقدس میں درود و سلام پیش کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو اس کے وجوب میں تو کوئی شک نہیں، لیکن یہ وضاحت کلام الٰہی میں نہیں ہے کہ کب اور کن مواقع پر ایسا کرنا ہے۔ یہ رہنمائی ہمیں احادیث مبارکہ سے لینا پڑتی ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے اس حکم کے اجرا سے پہلے یہ اعلان کر کے کہ اللہ اور اس کے فرشتے یہ کام کرتے ہیں، ایک تو اپنے حکم کی اہمیت بتا دی کہ صرف تمہی کو یہ حکم نہیں دیا جا رہا۔ دوسرے، اس میں یہ اشارہ بھی ہے کہ جس طرح اللہ اور اس کے فرشتوں کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں ہے، اس اعلان میں ہمیشگی پائی جاتی ہے کہ اللہ کریم جل شانہ ازل سے، اور فرشتے جب سے پیدا کیے گئے ہیں، اس وقت سے اس اہم کام میں مشغول ہیں، اسی طرح اہل ایمان بھی درود و سلام پیش کرنے کا کوئی موقع نہ کھوئیں، اور اس سلسلے میں احادیث مقدسہ میں جس طرح رہنمائی ملے، اس پر عمل کریں۔

درود و سلام کی فرضیت اور وجوب کے بارے میں مختلف نظریات پیش کئے گئے ہیں۔ کچھ نے کہا درود و سلام عمر میں ایک بار بھی اگر پڑھ لیا تو فرض ادا ہو گیا۔ لیکن امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں کہ ہم ان فقہا کی رائے کو صحیح نہیں مانتے جو یہ کہتے ہیں کہ اگر عمر بھر میں ایک مرتبہ بھی کوئی درود پڑھ لے تو اس آیت کا حق ادا ہو جائے گا۔ (تدبر قران جلد ٦ ص ۲٦٧) مفتی محمد شفیع قرار دیتے ہیں کہ "اس پر جمہور فقہاء کا اتفاق ہے کہ جب کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر کرے یا سنے تو اس پر درود شریف واجب ہو جاتا ہے" (معارف قرآن جلد ۷ ص ۲۲۴) جسٹس پیر محمد کرم شاہ نے تفسیر میں اس مسئلے کو سرے سے چھیڑا ہی نہیں کہ درود و سلام کے وجوب کی حدیں کہاں تک ہیں اور استحباب کی کیا صورتیں ہیں۔ انہوں نے درود پاک کے بارے میں بہت سی حدیثیں بیان کر کے لکھا کہ ایسا کم فہم اور نادان کون ہوگا جو رحمتوں کے اس خزانے سے اپنی جھولی بھرنے کی کوشش نہ کرے (ضیاء القرآن جلد ۴ ص ۹۱)

علامہ ابن کثیر نے احادیث مبارکہ کی روشنی میں ان اوقات کا الگ الگ ذکر کیا ہے جن میں درود شریف پڑھنا ضروری ہے (تفسیر ابن کثیر جلد ۴ ص ۳۰۱) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی قریباً انہی مقامات کا ذکر کیا ہے جہاں حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجنا وارد ہے (مدارج النبوت جلد ۱ ص ۵٦۳)

مختلف علماء نے اپنی تالیف میں وہ مواقع بتائے ہیں جہاں درود و سلام پڑھنا ضروری ہے مثلاً" جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے مجاہد مفتی عنایت احمد کاکوروی مولف "تواریخ حبیب الہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے ایک موقع پر لکھا ہے کہ جب اسم مبارک زبان پر لائے یا سنے" مولانا اشرف علی تھانوی کہتے ہیں "جب حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اسم گرامی لیا جائے یا سنا جائے" (زاد السعید ص ۲۰) علامہ سخاوی کا بھی یہی کہنا ہے کہ "جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر مبارک ہو" (فضائل درود و سلام ص ۴٦) محمد سعید شبلی ایک موقع پر لکھتے ہیں "نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام، صفت، ضمیر کہنے اور لکھنے کے وقت" (فضائل درود و سلام ص ۲٦

ایک اور مسئلہ کسی مجلس میں آقا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پڑھنے کے متعلق ہے۔ اس سلسلے میں بعض علماء نے یہ قرار دیا ہے کہ ایک مجلس میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ

وسلم کا ذکر خواہ کتنی مرتبہ آئے' درود پڑھنا بس ایک دفعہ واجب ہے (بیان القرآن جلد ۹ ص ۶۳)

اس طرح چند باتیں سامنے آتی ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ عمر بھر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ایک بار درود پڑھنے سے فرض ادا ہو جاتا ہے۔ بعض لکھتے ہیں کہ جب سرکار علیہ الصلواۃ والسلام کا ذکر آئے' درود پڑھنا واجب ہے۔ کچھ حضرات نے لکھا ہے کہ مجلس میں خواہ کتنی مرتبہ ذکر مبارک آئے' ایک بار درود پڑھنا واجب ہے' پھر ہر بار مستحب ہے۔

مولانا سید محمد ہاشم صلوٰۃ وسلام کی فرضیت کے عنوان سے لکھتے ہیں۔ صلوا وسلموا امر کے صیغے ہیں اور ہمیشہ وجوب و فرضیت کے لیے بولا جاتا ہے۔ الا یہ کہ فرضیت کے خلاف کوئی جداگانہ دلیل یا کوئی قابل یقین قرینہ یا دلیل موجود ہو۔ اس آیت میں فرضیت و وجوب کے خلاف کوئی قرینہ یا دلیل موجود نہیں ہے۔ بلکہ جس اہتمام کے ساتھ صلوا وسلموا کا حکم دیا گیا ہے اور تسلیما سے اس حکم کو موکد و مستحکم کیا گیا ہے اور حکم سے پہلے بطور تمہید' اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی صلواۃ کا ذکر ہے۔

عقل و دین اور صورت و معنی کا تقاضا یہ ہے کہ یہاں امر وجوب و فرضیت ہی کے لیے متعین کیا جائے۔ لہٰذا درود و سلام کی مطلق فرضیت کی بحث فضول اور غیر ضروری ہے۔ صلواۃ و سلام کی نفس فرضیت میں کسی اختلاف کی گنجائش نہیں نکلتی" (فضائل درود و سلام ص ۹)

اس طرح درود و سلام واجب اور فرض تو لازماً" ٹھہرا۔ لیکن قرآن پاک میں جو احکام دئے گئے ہیں۔ عموماً" ان کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ حکم دے دیا جاتا ہے' یہ بات نہیں بتائی جاتی کہ وہ کس موقع کے لیے ہے۔ یہ بات حضور رسول کریم علیہ الصلواۃ والتسلیم کے ارشادات و فرامین اور آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اسوہ حسنہ سے واضح ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں صلواۃ (نماز) کے قیام کا بار بار حکم دیا گیا ہے لیکن اس کے اوقات کی ممکن تعیین و تفصیل اور اس کو ادا کرنے کا طریق کار یہاں بیان نہیں کیا گیا۔ زکواۃ ادا کرنے کی اہمیت اور زکواۃ ادا کرنے والوں کی تعریف قرآن میں موجود ہے لیکن ہمیں اس کی تفصیلات و جزئیات کے لیے آقائے کائنات علیہ التحیۃ والصلواۃ کے فرمودات سے راہنمائی حاصل کرنا ہوتی ہے۔ اسی طرح روزے فرض کر دیئے گئے' یہ بھی بتا دیا گیا کہ کن کن کو رعایت ہے لیکن بہت سی جزئیات ایسی ہیں جن کے متعلق ضروری ہدایت حضور رسول انام علیہ الصلواۃ والسلام نے جاری فرمائیں۔

چنانچہ صلوٰۃ والسلام کی فرضیت کے قرآنی حکم کی تشریح و توضیح کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے آقا و مولا علیہ السلام کے ارشادات کی طرف رجوع کریں یہ بات بھی ذہن میں رکھنا چاہیے کہ جس کام کو خدا اور رسول خدا (جل شانہ و صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے اچھا فرمایا ہے ہم آپ اسے نہیں کرتے تو کسی نہ کسی صورت میں نقصان ہی اٹھاتے ہیں لیکن جس کام کو فرضیت یا واجب فرمایا گیا ہے' وہ اگر نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ کو سخت ناراض کرتے ہیں۔ اور اگر کسی فعل کو واجب قرار دیتے ہوئے اس کی اہمیت پر بھی زور دیا گیا ہو اور تاکید بھی کی گئی ہو تو اللہ کی یہ ناراضی اور زیادہ شدید ہو جاتی ہے جب ہم اس پر عمل نہیں کرتے۔

اللہ کریم نے اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود و سلام کو مسلمانوں کے لیے واجب فرما دیا۔ اب ہم احادیث مقدسہ سے یہ پوچھ لیتے ہیں کہ درود و سلام ہم پر کس صورت میں واجب ہوتا ہے اور اگر ہم اس واجب کو ادا کرنے میں کوتاہی کر بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ ہم سے کتنا ناراض ہوگا' اور ہمیں اپنی اس غلطی کو کیسے بھگتنا ہوگا۔

مختلف احادیث مبارکہ میں ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے' وہ بخیل ہے' وہ جہنم رسید ہوا' وہ ذلیل و خوار ہو جائے' وہ بدبخت ہے' وہ قیامت میں میرے دیدار سے سرفراز نہ ہوگا' وہ ظالم ہے' اس نے مجھ پر جفا کی۔ یہ بھی فرمایا کہ ایسے شخص سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ اس کے ساتھ فرمایا' اے اللہ! جو میرے ساتھ ہوا تو اس کے ساتھ ہو اور جو مجھ سے کٹا' تو اس سے منقطع رہ۔

اس سے واضح ہو گیا کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر مبارک سن کر یا لے کر یا پڑھ کر یا لکھ کر کسی نے درود و سلام پیش نہ کیا تو اس کے لیے اتنی سخت وعیدوں کا اعلان صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ یہی وہ مواقع ہیں جہاں حضور آقا و مولا علیہ السلام پر درود و سلام فرض یا واجب ٹھہرتا ہے۔ اور ---------- جب ایسا ہے تو عمر بھر میں ایک بار درود و سلام پڑھ کر مطمئن ہو جانے کی بات کس طرح درست نہیں ہو سکتی۔ اس سے یہ بات بھی صاف ہو جاتی ہے کہ کسی ایک محفل میں بیٹھ کر اور میرے سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر مبارک کرتے ہوئے یا سنتے ہوئے صرف ایک بار درود شریف پڑھنے کو واجب اور باقی مستحب قرار دینے کا بھی کوئی جواز نہیں۔

اگر حضور حبیب خالق و مخلوق صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر مبارک کرتے یا سنتے ہوئے' اور حضور علیہ السلام کا اسم گرامی لکھتے یا پڑھتے وقت کوئی کلمہ گو درود و سلام کا اہتمام نہیں کرتا تو وہ بدبختی کو آواز دیتا ہے' جہنم کا سزاوار ہو جاتا ہے' ذلت و خواری اس کا مقدر بن جاتی ہے' حضرت جبریل امین (علیہ السلام) اور حضور "بالمومنین روف رحیم" صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس کو ہلاکت کی وعید دیتے ہیں' ایسا شخص قیامت کے دن دیدار سید ابرار علیہ السلام سے مشرف نہ ہوگا اور سب سے بڑھ کر یہ حدیث پاک کہ اگر ایسے مواقع پر کوئی مسلمان درود و سلام کا نذرانہ پیش کرنا بھول گیا تو اس کی بھول کی بھی اسے سزا ملے گی اور وہ جنت کا راستہ بھول جائے گا۔ یعنی اپنی باقی حسنات کی وجہ سے جنت کا حق دار بھی ہوگا تو وہاں پہنچنے نہ پائے گا۔۔۔۔۔۔۔ جب یہ سب میرے اور آپ کے مالک و سردار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فرمودات ہیں' آیہ کریمہ کی تشریح میں درود و سلام کی اہمیت اور اس کی فرضیت و وجوب کے مواقع کی نشاندہی پر مبنی احادیث مبارکہ ہیں'۔۔۔۔۔۔۔ تو ان وعیدوں کی موجودگی میں عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ درود پاک پڑھنے کو کافی گرداننا یا کسی ایک محفل میں صرف ایک بار فرض اور باقی مستحب سمجھا گیا ہے؟ جب کہ ہم سب جانتے ہیں کہ مستحب چھوٹ جانے سے کوئی مومن اتنی سخت سزاؤں کا مستحق کسی صورت نہیں ٹھہرتا۔

احادیث مقدسہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام نامی لینے یا سننے پر (اسی طرح لکھنے یا پڑھنے پر) درود و سلام واجب ہو جاتا ہے اور اس میں کسی کوتاہی کے مرتکب کے لیے بھاری وعیدیں موجود ہیں' اس لیے کسی مجلس میں جتنی بار کوئی مومن حضور علیہ السلام کا ذکر مبارک کرے گا یا سنے گا' اس پر اور سننے والوں پر واجب ہے کہ وہ ہر بار درود و سلام کا نذرانہ پیش کریں۔ پھر یہ بات کیسے رواج پا گئی کہ مومن کے لیے کسی مجلس میں صرف ایک بار درود شریف واجب ہے' باقی مستحب ہے؟ اس سوال کا جواب ایک حدیث مبارکہ سے مل جاتا ہے حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے ہیں اور اس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں' نہ حضور سید عالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پاک پڑھتے ہیں' انہیں قیامت کے دن نقصان ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے گا' چاہے تو بخش دے گا۔
(مدارج النبوت جلد' ص ۵۶۶)

اس حدیث پاک سے یہ سمجھنا کہ کسی مجلس میں چاہے سیکڑوں مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اسم گرامی لیا جائے' درود و سلام ایک ہی بار فرض ہے' درست نہیں۔ حضور علیہ السلام کا ذکر مبارک کر کے یا سن کے تو درود و سلام فرض ہو جاتا ہے' چاہے آپ جتنی بار سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام نامی لیں یا سنیں۔ محولہ بالا حدیث مبارکہ کا مقصد یہ ہے کہ آپ کسی ایسی مجلس میں بیٹھیں جہاں دین کی کوئی بات نہ ہونا ہو' یہ محفل کسی دنیوی مقصد کی خاطر برپا ہو' جہاں آقا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ایک بار بھی ذکر نہ آئے۔ تو بھی ہر مومن کے لیے فرض ہے کہ وہ کم از کم ایک بار وہاں بیٹھے ہوئے درود و سلام کا ہدیہ پیش کرے۔ ایک سے زیادہ مرتبہ پڑھے تو مستحب ہے۔ لیکن ایک مرتبہ بھی نہ پڑھے گا تو فرض چھوٹ جائے گا' اور فرض چھوٹنے سے وہ سخت گناہگار ہو گا۔

مستحب ہونے کی صورت بھی یہ ہے کہ جب آپ پڑھیں گے' ثواب آپ کو مستحب کا نہیں' فرض ہی کا ملے گا کیونکہ آیہ درود پاک میں جس تاکید کے ساتھ یہ حکم دیا گیا ہے' وہ فرض ہی پر دلالت کرتا ہے۔ فرض کا موقع حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرما دیا۔ یعنی اس موقع پر درود سلام نہ پڑھیں گے تو گناہگار ہوں گے' وعیدوں کا شکار ہوں گے۔ اس موقع کے علاوہ نہ پڑھیں گے تو گناہگار نہیں ہوں گے کہ مستحب ہے لیکن پڑھیں گے تو ثواب فرض ہی کا ملے گا (فضائل درود و سلام ص ۱۱)

اس ساری گفتگو سے یہ صاف ہو گئی کہ درود و سلام واجب کس صورت میں ہے ہمارے لائق صد احترام محدثین کرام نے کہیں اس فرض سے غفلت نہیں کی۔ اگرچہ کچھ گنجائش ہوتی تو وہ کتب احادیث کی ضخامت بہت کم کر سکتے تھے۔ لیکن جہاں آقا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اسم گرامی آیا ہے' انہوں نے "صلی اللہ علیہ و آلہ سلم" ضرور لکھا ہے۔ سعودی عرب کے موجودہ ارباب حل و عقد اور کئی معاملات میں تو کمزوری دکھا جاتے ہوں گے لیکن میں نے دیکھا ہے کہ حرمین شریفین کے خطیب "قال" کہہ کر بھی "صلی اللہ علیہ وسلم" کا اہتمام کرتے ہیں۔

میں نے عرض کیا تھا کہ درود و شریف واجب بھی ہے اور مستحب بھی۔ ہم میں سے کوئی شخص اکیلا' یا اپنے چند دوستوں عزیزوں میں مل بیٹھ کر درود و سلام پڑھنے لگا۔ تسبیح پر یا انگلیوں پر گن کر یا شمار کے بغیر تو وہ پڑھنے کے اعتبار سے مستحب درود و سلام ہے' فرض نہیں ہے۔ فرض

تو جب ہوگا جب ہم حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر مبارک کریں گے یا سنیں گے۔ اب تو آپ محض محبت نے اس وظیفہ خدا و ملا نکہ میں مشغول ہو گئے ہیں۔ مستحب کی ایک صورت یہ ہے کہ آپ چند دوست چائے پینے کے لیے اکٹھے بیٹھ گئے یا دوستوں میں صلح کے غرض سے اکٹھے ہوئے یا کسی دنیوی مقصد کی خاطر جمع ہو گئے اور اس مجلس میں ایک بار درود و سلام پڑھ کر اپنے فرض سے عہد بر آ ہو گئے۔ اب جتنی مرتبہ آپ درو پاک پڑھیں گے' وہ پڑھنے کے لحاظ سے مستحب ہوگا' صلے کے اعتبار سے فرض سمجھا جائے گا۔

ایک بات یاد رکھیں کہ جب آپ پر درود و سلام فرض ہو گیا اور آپ نے اسے ادا کرنے میں کوتاہی کی تو سخت وعیدیں آپ کی منتظر تھیں۔ آپ درود شریف پڑھنا بھول بھی گئے تو وعید ملی کہ جنت کا راستہ بھول جاؤ گے۔ جب فرض نہیں ہے' آپ مستحب درود و سلام پڑھ رہے ہیں تو محض وعدے آپ کا استقبال کر رہے ہیں' اور ثواب بھی فرض کا مل رہا ہے۔

احادیث و سیر کی کتابوں میں بے شمار انعامات کا ذکر ملتا ہے۔ جو درود خواں مومنوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملیں گے مثلاً" اللہ تعالیٰ درود پڑھنے والے کے دنیا و آخرت کے سارے کام اپنے ذمہ لے لیتا ہے فرشتے درود خواں کے لیے دعائیں کرتے ہیں اس کے لیے اللہ کے غضب سے امان نامہ لکھ دیا جاتا ہے' قیامت کے دن اسے عرش الٰہی کے سائے میں جگہ دی جائے گی وہ پل صراط سے نہایت آسانی اور تیزی سے گزر جائے گا' اسے دشمنوں پر فتح و نصرت نصیب ہوگی' لوگ اس سے محبت کرنے لگیں گے' جنت کے دروازے پر اس کا کندھا آقا حضور صلی اللہ علیہ ہو آلہ وسلم کے مبارک کندھے سے چھو جائے گا اسے جانکنی میں آسانی ہوگی' حضور علیہ السلام اس کی شفاعت فرمائیں گے۔ ایک بار درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ دس رحمتیں نازل کرے گا' اس کے دس گناہ معاف کرے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا۔ اور قیامت کے دن حضور علیہ السلام سے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر زیادہ درود و سلام بھیجتا رہا ہوگا!

اس صورت حال میں یہ حقیقت کتنی تکلیف دہ ہے کہ ہمارے بعض علماء اپنی تقریروں میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے محبت کا پیغام دیتے ہیں لیکن بار بار حضور پُرنور کا کا اسم گرامی لیتے ہیں تو ہر مرتبہ درود و سلام کا اہتمام نہیں کرتے۔

اور دنیوی مجلس میں جہاں حضور علیہ السلام کا اسم گرامی لینے کا کوئی موقع نہیں ہوتا، وہاں کم از کم ایک بار درود شریف پڑھنے کو فرض اور باقی کو مستحب قرار دینے کے نسخے کو اس محفل پر استعمال کر لیتے ہیں جہاں بار بار آقا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام نامی لیا جاتا ہے ایسے میں عامہ الناس کے دل و دماغ پر درود و سلام کی اہمیت کیسے واضح ہوگی۔ اس طرح تو لوگ اس فرض سے کوتاہی کے لیے احادیث مبارکہ میں دی گئی وعیدوں کا مصداق بنتے جا رہے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے اگر کوئی مولوی صاحب یہ غلطی کر رہے ہوں تو انہیں چٹ کے ذریعے یاد دلایا جائے کہ وہ ہر بار حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اسم گرامی لیتے ہوئے بلکہ کوئی ضمیر یا اسم صفت استعمال کرتے ہوئے درود و سلام ضرور پڑھیں۔ اگر وہ نہ پڑھنے پر اصرار کریں تو آئندہ کے لیے انہیں تقریر پر نہ بلایا جائے کہ شاید پیٹ پر زد پڑے تو انہیں غلطی کا احساس ہو جائے۔ کم سے کم یہ ضرور ہو سکتا ہے کہ اہل محبت عوام و خواص اس وقت اونچی آواز سے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہیں جب مولوی صاحب حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر کریں۔ اس طرح سامعین کو بھی تحریک ہوگی اور شاید غلطی کے مرتکب مولوی صاحب بھی اپنی اصلاح کر لیں۔

جناب مولانا محمد ذکریا فضائل درود شریف ص ۸۹ سطر ۱۸ پر تحریر فرماتے ہیں حکم کا وجوب ہے اس لئے جمہور علماء کے نزدیک درود شریف کا کم سے کم عمر میں ایک مرتبہ پڑھنا فرض ہے بعض علماء نے اس پر اجماع بھی نقل کیا ہے لیکن تیسری فصل میں جو وعیدیں اس مضمون کی گزری ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاک نام آنے پر درود نہ پڑھنے والا بخیل ہے ظالم ہے بدبخت ہے اس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اور حضرت جبریل علیہ السلام کی طرف سے ہلاکت کی بد دعائیں ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ان کی بنا پر بعض علماء کا مذہب یہ ہے کہ جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام نامی آئے اس وقت ہر مرتبہ درود پڑھنا واجب ہے۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اس میں دس مذہب نقل کیے ہیں اور اوجز المسالک میں زیادہ بحث تفصیلی اس پر کی گئی ہے اس میں لکھا ہے کہ بعض علماء نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ ہر مسلمان پر عمر بھر میں کم سے کم ایک مرتبہ پڑھنا فرض ہے اور اس کے بعد میں اختلاف ہے۔ خود حنفیہ کے ہاں بھی اس میں دو قول ہیں امام طحاوی وغیرہ کی رائے یہ ہے کہ جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام نامی آئے تو درود شریف پڑھنا واجب ہے ان روایات کی بنا پر

جو تیسری فصل میں گزریں' امام کرخی وغیرہ کی رائے یہ ہے کہ فرض کا درجہ ایک ہی مرتبہ ہے اور ہر مرتبہ استحباب کا درجہ ہے۔

جس درود سے محبت نبی اجاگر ہوتی ہے

درود کی برکات ص ۱۷ سطر ۳ پر ہے

درود شریف یعنی صلواۃ شریف حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر ہے جو ذکر الٰہی سے جدا نہیں بلکہ سو فیصدی ذکر الٰہی ہے۔

حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پڑھنا اللہ کا ذکر اور اللہ تعالیٰ کی یاد ہے نہ صرف اتنا بلکہ فعل الٰہی ہے۔ کیونکہ خدا خود حضور پر نور صلی اللہ علیہ و الہ وسلم پر درود پڑھ رہا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک ۲۲ ویں پارہ سورہ احزاب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ "جس کے دل میں محبت نہیں ہے ایمان نہیں ہے۔ محبت کو پیدا کرنے والا سب سے اکسیر نسخہ درود شریف ہے۔ سب سے بڑا فائدہ درود شریف کا یہ ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے اور یہ محبت اللہ تعالیٰ تک بجلی کی طرح پہنچا دیتا ہے۔

مشائخ کرام فرماتے ہیں اور اس ناچیز کا آزمایا ہوا نسخہ ہے' اگر مرید کو پیر کامل نہ مل سکے تو درود شریف کی کثرت کرے یہ خدا تک جلد از جلد پہنچانے کا ذریعہ ہے۔

فرمایا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اس پر اللہ کے فرشتے درود بھیجتے ہیں جس پر اللہ کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس پر خود اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے اس پر ساتوں زمینوں اور آسمان کی ہر چیز چرند و پرند شجر و حجر اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔ (نزہت المجالس)

فرمایا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے

کہ حضور صلی اللہ علیہ و الہ وسلم پر درود بھیجنا گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے ٹھنڈا پانی بھڑکتی ہوئی آگ کو۔ (اصفہانی شفا شریف)

در مختار میں اصفہانی روایت کرتے ہیں کہ حضور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ پر صرف ایک بار درود شریف بھیجتا ہے وہ قبول ہو جائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس آدمی کے اسی برس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

دلائل الخیرات جو درود شریف کی جامع کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کوئی کتاب لکھ کر مجھ پر درود بھیجا (یعنی درود کتاب میں لکھا) تو جب تک اس کتاب میں میرا نام رہے گا خدا کے فرشتے اس آدمی پر درود بھیجنے پر مشغول رہیں گے اور اس کی مغفرت و نجات کی دعا کرتے رہیں گے۔

ابو سلیمان کا فلسفہ

حضرت ابو سلیمان درانی فرماتے ہیں کہ جو کوئی چاہے کہ اس کی حاجتیں پوری ہوں تو دعا میں زیادہ سے زیادہ درود شریف حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر پڑھے۔ دعا یا حاجت مانگنے سے پہلے درود پڑھے آخر میں بھی درود پڑھے۔ اللہ تعالیٰ درود کو فوراً قبول کرتا ہے۔ اور جب اول و آخر میں درود ہے اس کو قبول فرمائے گا تو بیچ کا حصہ یعنی حاجت و دعا ضرور قبول فرمائے اور اس طرح کام ہو جائے گا۔

درود شریف کی ضرورت کس کو

درود شریف کی برکات کے ص ۷ سطر ۱۰ پر تحریر ہے۔

ہم لوگوں کو درود شریف کی ضرورت ہے ہمارے آقا کو اس کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ خود خدا تعالیٰ ان پر درود پڑھ رہا ہے اور واضح طور پر سورۃ احزاب پارہ ۲۲ قرآن پاک میں اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے۔

درحقیقت لا علاج کا سو فیصدی کامیاب علاج درود شریف ہے معلوم ہو کہ حق تعالیٰ نے دریاؤں اور سمندروں کی تہ میں بڑی بڑی نعمتیں پوشیدہ رکھی ہیں' غوطہ مارنے والے ان قیمتی چیزوں کو حاصل کر لیتے ہیں' چنانچہ سچے موتی کی سیپ کو دیکھیے کہ دریا میں غوطہ مارنے والے سچے موتیوں کا ڈھیر لگا دیتے ہیں۔ پھر جبکہ سیپ سے موتی برآمد ہوتے ہیں تو بادشاہوں کے تاج میں لگائے جاتے ہیں اور بادشاہ اس کو سر پر پہنتے ہیں یہ کتنا بڑا اعزاز ہے۔

اب درود خواں جب درود شریف پڑھتا ہے تو وہ تین قسم کے دریاؤں میں غوطہ لگاتا ہے۔ یعنی ایک نور توحید کا دریا' دوسرا نور نبوت کا دریا اور تیسرا نور ولایت کا دریا۔ جب اللھم بندے نے کہا تو رب تعالیٰ کے تمام اسمائے حسنیٰ کی فضیلت کو پالیا اور تمام فضائل کو حاصل کر لیا۔

صرف درود شریف کا پہلا لفظ اللھم جب کسی نے کہا تو اللہ تعالیٰ کے تمام اسمائے حسنیٰ کی تلاوت ہو گئی۔

سبحان اللہ کیا بابرکت لفظ ہے جس میں توحید کا نور اسم ذات کا نور اور اسم صفات کے انوار چمک رہے ہیں۔ یہ رحمت الٰہی کا ایسا بے کنار سمندر ہے کہ اس میں غوطہ مارنے والوں کو دونوں عالم میں نہال کر دیتا ہے۔ نہ فقط یہ بلکہ وہ مزا چکھاتا ہے جس کے بعد ان کے ہوش و حواس اس دنیا میں سرے سے بدل جاتے ہیں۔

دیکھی درود شریف پڑھنے والوں کی شان

پہلے انہوں نے اللھم پڑھتے ہوئے نور توحید کے دریا میں غوطہ لگا کر ذاکرین کا مرتبہ پایا کہ درود خواں رتبہ ذکر الٰہی اور مرتبہ تعمیل سنت حضرت سرور کونین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پہنچ گیا۔

جب درود خواں یہ الفاظ کہتا ہے صلّ علیٰ محمدٍ تو یاد رکھیے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نور رسالت اور فضیلت میں غوطہ کھایا ہے۔ یہ غوطہ لاجواب ترین اور سب سے زیادہ سلامتی والا ہے۔ اس غوطہ لگانے سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رحمت الٰہی اس آدمی کو ڈھانپ لیتی ہے'

قلب منور ہو جاتا ہے اور دل و دماغ عجیب خوشبو سے معطر ہو جاتا ہے۔

خداوند تعالیٰ نے صاف الفاظ میں فرمایا ہے کہ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ایک مرتبہ درود پڑھے تو اللہ کے فرشتے اس آدمی پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔ جب آدمی علی آلہ و بارک وسلم کہتا ہے تو فضل و کرم اور کرامت کے دریا میں غوطہ لگاتا ہے اور پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ سبحان اللہ اب درود خواں نے نیا لباس پہن لیا۔ جس کو نورانی لباس کہتے ہیں' جو آسانی سے میسر نہیں آتا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّم

دنیا کے تختہ پر درود شریف جیسی کوئی نعمت نہ پیدا ہوئی۔

رحمت میں غوطہ

حضرت شاہ مولانا عبدالحق صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ درود پڑھنے والو! یاد رکھو تم دریائے رحمت کے تیراک ہو۔

جب اَللّٰهُمَّ صَلِّ کہا تو کرم خداوندی کے دریاؤں میں غوطہ زن ہوئے۔

جب عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کے الفاظ زبان پر آئے تو تم دریائے رسالت کی موجوں میں آ گئے۔

جس وقت عَلٰی اٰلِہٖ کہا تو اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بخششوں میں لہریں لے رہے ہو۔

اے صحرائے معصیت میں پیاسے بھٹکنے والو! کس طرح یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ایسے ایسے نورانی دریاؤں سے جن سے تمناؤں کی کھیتیاں سرسبز و شاداب ہوتی ہیں' گلشن ایمان ہرا بھرا لہلاتا ہے' قلب و جگر' دل و دماغ کو سرور و فرحت حاصل ہوتی ہے' روح ایمان کو تروتازگی ملتی ہے۔ تم تشنہ کام اور نامراد پھرو۔ جلدی سے پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّم (درود شریف کی برکات ص ۱۶ سطر ۳)

درود خوانی میں عدد کی اہمیت

اسلامی تعلیمات میں عدد کی اپنی اہمیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک دن کو ہزار سال کے برابر فرمایا ہے۔ اور ایسے دن کا ذکر فرمایا ہے جو ہمارے پچاس ہزار سال کے برابر ہے۔ اللہ کریم نے ایک رات کو ہزار مہینے سے بہتر ارشاد فرمایا ہے۔ احادیث مبارکہ میں بھی عدد کی بڑی اہمیت ہے۔ مختلف احکام میں عدد کی کوئی نہ کوئی صورت نظر آتی ہے اور جہاں جو عدد فرمایا گیا ہے' اسی کی اہمیت ہے۔

درود پاک کے حوالے سے دیکھیں تو بھی عدد کی بڑی اہمیت نظر آتی ہے کہ ایک بار درود شریف پڑھنے سے کس تعداد میں کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ (اسی کے پیش نظر بزرگان دین نے کسی خاص تعداد میں درود شریف پڑھنے کے کے بعض فوائد نقل کیے ہیں)

نسائی شریف کی ایک حدیث مبارکہ کا ذکر پہلے بھی آ چکا ہے کہ جو شخص ایک بار درود و سلام پیش کرتا ہے' اس کے کھاتے میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں' اس کے دس گناہ معاف ہوتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند ہو جاتے ہیں (۴) اس میں ایک اور دس کے اعداد خاص اہمیت کے حامل ہیں۔ ایک روایت میں ہے' جو مومن جمعہ کے دن ایک بار درود پاک پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ہزار ہزار بار اس پر رحمت نازل فرمائیں گے' ایک ایک ہزار نیکی اس کے نامہ اعمال میں لکھی جائے گی اور اس کے ایک ایک ہزار گناہ معاف فرمائے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ اس شخص کے ہزار درجات بلند کئے جائیں۔ (۵)

ایک بار درود و سلام پڑھنے والے کا درود و سلام قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے اسی سال کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (۶)

امام طبرانی نے حضرت ابو دردا رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور نور مجسم رحمت ہر عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص صبح شام دس دس مرتبہ مجھ پر درود پڑھے گا' قیامت کے دن اس کو میری شفاعت نصیب ہو گی۔

طبرانی میں یہ مرفوع حدیث بیان کی گئی ہے کہ جو شخص محبت سے جزی اللہ عنا محمد و ما ھوا اھلہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم پکارے گا' اس کے لیے ستر

فرشتے ثواب لکھتے رہیں گے اور یہ عمل ایک ہزار صبح تک جاری رہے گا (۸)

اس نوجوان کا جو بد قسمتی سے نابینا ہو گیا تھا' پہلے بھی ذکر کیا جا چکا ہے جو حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۸۵۰ء) کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا حضرت! میں نابینا ہوں' میرے لیے دعا فرمایئے کہ اللہ کریم مجھے روشنی چشم عطا فرمائے۔ آپ نے فرمایا' میاں! درود شریف پڑھا کرو۔ اس نے عرض کیا درود شریف تو میں پڑھتا رہتا ہوں۔ فرمایا! درود شریف ایسی چیز نہیں ہے کہ تو پڑھے اور تیری آنکھیں روشن نہ ہوں۔ چنانچہ اس نوجوان نے کثرت سے درود شریف پڑھنا شروع کیا۔ جب نو لاکھ پورا کیا تو اللہ کریم نے اسے بینائی عطا فرما دی۔ (۹)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ درود خوانی میں بھی عدد کی بڑی اہمیت ہے اور کسی خاص تعداد میں کوئی درود شریف پڑھنے سے محیرا لعقول واقعات سامنے آتے ہیں۔ اس لئے گن کر درود سلام پڑھنے کی عادت نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہے۔

میں خود بھی پہلے گنے بغیر پڑھا کرتا تھا' بعض دوست اب تک گننے کو تردد خیال کرتے ہیں لیکن ہمارا مشاہدہ اور تجربہ ہے کہ گن کر درود و سلام پڑھنے کے فوائد بے شمار ہیں۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ گنے بغیر پڑھا جائے تو اتنا نہیں پڑھا جا سکتا جتنا گن کر پڑھا جا سکتا ہے۔ آپ نے پندرہ' بیس' پچاس مرتبہ پڑھا اور آپ کو کوئی ضروری کام آن پڑا۔ اگر آپ گن کر پڑھ رہے ہیں تو جو تسبیح آپ کے ہاتھ میں ہے' کم از کم اسے تو آپ ضروری مکمل کر ہی لیں گے۔ دوسری صورت میں ایسا نہیں ہوتا۔ پھر درود پاک پڑھنے کا صلہ بھی احادیث مبارکہ کی رو سے تعداد کے لحاظ سے ملتا ہے' اس لئے کوشش کرنا چاہیئے کہ گن کر زیادہ سے زیادہ درود و سلام پیش کیا جائے۔ درود و سلام ص ۴۷ سطر ۳

درود پاک کے آداب

علامہ سید عبدالرحمٰن بخاری نے اس ضمن میں لکھا ہے کہ جتنا زیادہ سے زیادہ وقت ممکن ہو اپنے آقا مولا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں درود و سلام پیش کرتے رہیں۔ جب بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام مبارک زبان سے لیں، کہیں پڑھیں یا کسی سے سنیں فوراً" درود شریف پڑھیں۔ مقدور بھر زیادہ سے زیادہ تعداد میں درود پاک پڑھنا اپنا روز مرہ کا معمول بنا لیں اور اس میں کبھی ناغہ نہ کریں۔ جب بھی کسی مجلس میں بیٹھیں تو اٹھنے سے پہلے درود پاک ضرور پڑھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت اقدس میں درود کا نذرانہ پیش کرتے وقت صلوٰۃ اور سلام دونوں کا اہتمام کریں۔ حضور سید عالم مولائے کل صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اسم مبارک سے پہلے ہمیشہ "سیدنا و مولانا" کے الفاظ بڑھائیں۔ درود پاک انتہائی ذوق و شوق، ادب و عقیدت اور محبت و اخلاص کے ساتھ پڑھیں درود پاک صرف خدا تعالیٰ کی رضا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا قرب حاصل کرنے کی نیت سے پڑھیں درود پاک بلا وضو بھی پڑھ سکتے ہیں لیکن بہتر یہی ہے کہ درود پڑھنے والا پاک بدن، صاف لباس اور باوضو ہو۔ درود پاک پڑھتے وقت آواز میں سوز و گداز، لہجے میں دلکشی و ملائمت، آہنگ میں عقیدت و محبت اور انداز میں ادب و احترام نمایاں، طور پر قائم رکھیں۔ ناپاک حالات، غلیظ جگہ اور بے ہودہ ماحول میں درود پاک پڑھنے سے احتراز کریں اور جب بھی کسی تحریر یا عبارت میں حضور انور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اسم مبارک لکھیں تو اس کے ساتھ درود و سلام یعنی "صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم" پورا تحریر کریں۔ اسلامی ادب ۹۳۵

میرے نزدیک سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ کو یہ احساس ہو کہ آپ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرنے چلے ہیں اور اپنے آقا و مولا حضور حبیب خداوند کریم علیہ التحیۃ والثناء کی بارگاہ میں اس درود سلام کی معرفت آپ کی حاضری ہو گی۔ حاضری اور حضور کی کیفیت میں ہدیہ درود و سلام پیش کرنا اصل بات ہے۔ آپ باوضو ہوں، پاک صاف کپڑے پہنے ہوں، خوشبو لگا لیں، مودب بیٹھ کر یہ وظیفہ خداوندی پڑھیں، یہ مثالی صورت حال ہے اور اس کا بڑا مقام ہے۔ لیکن اگر کسی وقت یہ اہتمام نہ کر سکیں تو درود شریف پڑھنے سے کسی صورت باز نہ رہیں۔ وضو نہیں ہے تو بے وضو پڑھیں، بیٹھ نہیں سکتے تو کھڑے ہو کر، چلتے پھرتے پڑھیں، بعض علماء کہتے

ہیں کہ محض وقت گزاری کے لئے درود پاک کا شغل اختیار نہ کریں مگر میرے نزدیک یہ ضروری ہے کہ آپ کے پاس کسی وقت بھی چند لمحے میسر آئیں تو وہ درود پاک پڑھنے میں صرف کر دیں آپ کسی کا انتظار کر رہیں' درود شریف پڑھیں۔ آپ سفر میں ہیں' درود شریف پڑھیں کہیں گانوں کی آوازیں آپ کے کانوں تک پہنچ رہی ہیں تو بھی درود و سلام کو یوں پڑھیں کہ گانوں کی آوازیں مدھم پڑتے پڑتے معدوم ہو جائیں۔

ہاں ——— یہ بات ذہن میں رہے کہ بغیر وضو' چلتے پھرتے' ہر حالت میں درود پاک پڑھتے ہوئے' اپنے کسی لمحہ کو اس کام سے محروم نہ رکھیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ قطعاً" نہیں ہے کہ اس طرح درود و سلام پڑھنے میں لگے رہنے کی وجہ سے حاضری اور حضوری پوری کیفیتوں کے ساتھ' درود و سلام پڑھنے کا اہتمام ہی نہ کریں اصل مراد وہی ہے۔ ہر وقت' ہر حالت میں درود پڑھنا آپ کے دماغ اور دل کو اور زبان کو نیک کام میں مصروف کر دے گا اور اہتمام کے ساتھ حضوری کے احساس کے ساتھ درود و سلام میں مشغول ہونا آپ کی روح کو انتہائی اہم مقامات پر پہنچا دے گا۔

درود شریف کے آداب میں سب سے اہم یہ ہے کہ اس کا مقصود محض خوشنودی سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہو۔ اللہ تعالیٰ نے "رفعنا لک ذکرک" کہہ کر ایسے تمام کاموں کی جو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے کرنے ہوں' وجہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر ان کی خوشنودی کی خاطر بلند کرتا ہے تو طے ہو گیا کہ ہم درود پاک بھی محض اس مقصد عظیم کے لئے پڑھ سکتے ہیں اس کے علاوہ کسی مقصد کے لئے نہیں۔

اس سلسلے میں میری سوچی سمجھی رائے یہ ہے کہ ندائیہ درود و سلام الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ و علیٰ آلک یا رسول اللہ حضوری کے مضبوط احساس کے ساتھ پڑھنا چاہئے یہ درود پاک کسی طرح بے توجہی سے نہیں پڑھنا چاہئے کیونکہ اس میں تو ہم اپنے آقا و مولا' اپنے سرکار' اپنے مالک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خطاب کر رہے ہوتے ہیں۔ آقا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو براہ راست توجہ فرمانے نظر کرم فرمانے کی گذارش کرتے ہوئے جو درود و سلام پیش کرنا ہے' اس میں بے توجہی کی کسی طرح گنجائش نہیں نکلتی۔ ذرا سوچیں ہم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہیں سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہماری

طرف توجہ فرمائیں اور ہم کچھ اور سوچ رہے ہوں' درود خوانی میں ہمارے تمام حواس پوری طرح مشغول نہ ہوں تو کتنی بری بات ہو گی۔ درود و سلام ص ۱۱۰ سطر ۳

آداب میں سے یہ ہے کہ اگر کسی تحریر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا پاک نام گذرے تو وہاں بھی درود شریف لکھنا چاہئے۔ محدثین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے یہاں اس مسئلہ میں انتہائی تشدد ہے کہ حدیث پاک لکھتے ہوئے کوئی ایسا لفظ نہ لکھا جائے جو استاد سے نہ سنا ہو حتیٰ کہ اگر کوئی لفظ استاد سے غلط سنا ہو تو اس کو بھی حضرات نقل میں بعینہ اسی طرح لکھنا ضروری سمجھتے ہیں جس طرح استاد سے سنا ہے۔ اس کو صحیح کر کے لکھنے کی اجازت نہیں سمجھتے اسی طرح اگر توضیح کے طور پر کسی لفظ کے اضافہ کی ضرورت سمجھتے ہیں تو اس کو استاد کے کلام سے ممتاز کر کے لکھنا ضروری سمجھتے ہیں تاکہ یہ شبہ نہ ہو کہ یہ لفظ بھی استاد نے کہا تھا۔ اس سب کے باوجود جملہ حضرات محدثین اس کی تصریح فرماتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام نامی آئے تو درود شریف لکھنا چاہئے اگر استاد کی کتاب میں نہ ہو جیسا کہ امام نوویؒ نے شرح مسلم شریف کے مقدمہ میں اس کی تصریح کی ہے۔ اسی طرح امام نوویؒ تقریب میں اور علامہ سیوطیؒ اس کی شرح میں لکھتے ہیں ضروری ہے یہ بات کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت زبان کو اور انگلیوں کو درود شریف کے ساتھ جمع کرے یعنی زبان سے درود شریف پڑھے اور انگلیوں سے لکھے بھی اور اس میں اصل کتاب کا اتباع نہ کرے اگرچہ بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ اصل کا اتباع کرے بہت سی روایات حدیث بھی اس سلسلہ میں وارد ہوئی ہیں اگرچہ وہ متکلم فیہ بلکہ بعض کے اوپر موضوع ہونے کا بھی حکم لگایا گیا ہے لیکن کئی روایات اس قسم کے مضمون کی وارد ہونے پر اور جملہ علماء کا اس پر اتفاق اور اس پر عمل اس بات کی دلیل ہے کہ ان احادیث کی کچھ اصل ضروری ہے علامہ سخاویؒ قول بدیع میں لکھتے ہیں کہ جیسا کہ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام نامی لیتے ہوئے زبان سے درود پڑھتا ہے اسی طرح نام مبارک لکھتے ہوئے اپنی انگلیوں سے بھی درود شریف لکھا کر تیرے لئے اس میں بہت بڑا ثواب ہے اور یہ ایک ایسی فضیلت ہے جس کے ساتھ علم حدیث لکھنے والے کامیاب ہوتے ہیں۔ علماء نے اس بات کو مستحب بتایا ہے کہ اگر تحریر میں بار بار نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا پاک نام آئے تو بار بار درود شریف لکھے اور پورا درود لکھے اور کاہلوں اور جاہلوں کی طرح سے

عم وغیرہ الفاظ کے ساتھ اشارہ پر قناعت نہ کرے۔ اس کے بعد علامہ سخاویؒ نے اس سلسلہ میں چند حدیثیں بھی نقل کی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص کسی کتاب میں میرا نام لکھے فرشتے اس وقت تک لکھنے والے پر درود بھیجتے رہتے ہیں جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے جو شخص مجھ سے کوئی علمی چیز لکھے اور اس کے ساتھ درود شریف بھی لکھے اس کا ثواب اس وقت تک ملتا رہے گا جب تک وہ کتاب پڑھی جائے۔ حضرت ابن عباسؓ سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مجھ پر کسی کتاب میں درود لکھے اس وقت تک اس کو ثواب ملتا رہے گا جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے۔ علامہ سخاویؒ نے متعدد روایات سے یہ مضمون بھی نقل کیا ہے کہ قیامت کے دن علماء حدیث حاضر ہوں گے اور ان کے ہاتھوں میں روایتیں ہوں گی (جن سے وہ حدیث لکھتے تھے) اللہ جل شانہ حضرت جبریلؑ سے فرمائیں گے کہ ان سے پوچھو یہ کون ہیں اور کیا چاہتے ہیں؟ وہ عرض کریں گے کہ ہم حدیث پڑھنے لکھنے والے ہیں وہاں سے ارشاد ہوگا جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ تم میرے نبیؐ پر کثرت سے درود بھیجتے تھے۔ علامہ نوویؒ تقریب میں اور علامہ سیوطیؒ اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ یہ ضروری ہے کہ درود شریف کی کتابت کا بھی اہتمام کیا جائے' جب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک نام گزرے اور اس کے بار بار لکھنے سے اکتاوے نہیں۔ اس واسطے کہ اس میں بہت ہی زیادہ فوائد ہیں اور جس نے اس میں تساہل کیا بہت بڑی خیر سے محروم رہ گیا علماء کہتے ہیں کہ حدیث پاک اِنَّ اَولَی النَّاسِ بِی یَومَ القِیٰمَہ ○ فصل اول میں گزری ہے اس کے مصداق محدثین ہی ہیں کہ وہ بہت کثرت سے درود شریف پڑھنے والے ہیں اور علماء نے اس سلسلہ میں اس حدیث کو بھی ذکر کیا ہے جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد وارد ہوا ہے جو شخص میرے اوپر کسی کتاب میں درود بھیجے ملائکہ اس کے لئے اس وقت تک استغفار کرتے رہتے ہیں جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے۔

صاحب اتحافؒ نے شرح احیاء میں بھی اس کے طرق پر کلام کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ حافظ سخاویؒ نے کہا کہ یہ حدیث جعفر صادق علیہ السلام کے کلام سے موقوفاً نقل کی گئی ہے ابن قیمؒ

کہتے ہیں کہ یہ زیادہ اقرب ہے۔ صاحب اتحاف" کہتے ہیں کہ طلبۂ حدیث کو عجلت اور جلد بازی کی وجہ سے درود کو چھوڑنا نہ چاہئے ہم نے اس میں بہت مبارک خواب دیکھے ہیں۔ اس کے بعد پھر انہوں نے کئی خواب اس کے بارے میں نقل کئے ہیں حضرت سفیان بن عینیہ" سے نقل کیا ہے کہ میرا ایک دوست تھا وہ مرگیا تو میں نے اس کو خواب میں دیکھا میں نے پوچھا کہ کیا معاملہ گزرا۔ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی میں نے کہا کہ کس عمل پر اس نے کہا کہ میں حدیث پاک لکھا کرتا تھا اور جب حضور اقدس ؐ کا نام آتا تو اس پر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لکھا کرتا تھا۔ اسی پر میری مغفرت ہو گئی۔ ابو الحسن میمونیؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد ابو علی کو خواب میں دیکھا ان کی انگلیوں کے اوپر کوئی چیز سونے یا زعفران کے رنگ سے لکھی ہوئی تھی میں نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ میں حدیث پاک کے اوپر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لکھا کرتا تھا حسن بن محمدؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا انہوں نے فرمایا کہ کاش تو یہ دیکھتا کہ ہمارا نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر کتابوں میں درود لکھنا کیسا ہمارے سامنے روشن اور منور ہو رہا ہے (بدیع) اور بھی متعدد مقامات اس قسم کے ذکر کئے ہیں۔ فصل حکایات میں اس قسم کی چیزیں کثرت سے آئیں گی۔

حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے زادالسعید میں ایک مستقل فصل آداب متفرقہ میں لکھی ہے اگرچہ اس کے متفرق مضامین پہلے گزر چکے ہیں اہمیت کی وجہ سے ان کو یکجا ذکر کیا جاتا ہے۔ وہ ارشاد فرماتے ہیں (۱)۔ جب اسم مبارک لکھے صلواۃ و سلام بھی لکھے یعنی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پورا لکھے اس میں کوتاہی نہ کرے صرف "یا صلعم پر اکتفا نہ کرے (۲)۔ ایک شخص حدیث شریف لکھتا تھا اور بسبب بخل نام مبارک کے ساتھ درود شریف نہ لکھتا تھا اس کے سیدھے ہاتھ کو مرض اکلہ عارض ہوا یعنی اس کا ہاتھ گل گیا۔ ۳۔ شیخ ابن حجر مکیؒ نے نقل کیا ہے کہ ایک شخص صرف صلی اللہ علیہ پر اکتفا کرتا تھا وسلم نہ لکھتا تھا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس کو خواب میں ارشاد فرمایا تو اپنے کو چالیس نیکیوں سے کیوں محروم رکھتا ہے۔ یعنی وسلم میں چار حرف ہیں ہر حرف پر ایک نیکی اور ہر نیکی پر دس گنا نیکیوں کا ثواب' لہٰذا وسلم میں چالیس نیکیاں ہوئیں مفصل حکایات میں ۲۹ پر بھی اس نوع کا قصہ آ رہا ہے۔ ۴۔ درود شریف پڑھنے والے کو مناسب ہے کہ بدن و کپڑے پاک و صاف رکھے۔ ۵۔ آپؐ کا نام مبارک سے پہلے لفظ سیدنا بڑھا

دینا مستحب اور افضل ہے اس اکلہ والے قصہ کو اور چالیس نیکیوں والے قصہ کو علامہ سخاویؒ نے بھی قول بدیع میں ذکر کیا ہے۔ اسی طرح حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے درود شریف کے متعلق ایک مستقل فصل مسائل کے بارے میں تحریر فرمائی ہے اس کا اضافہ بھی اس جگہ مناسب ہے حضرت تحریر فرماتے ہیں:۔

مسئلہ:

۱۔ عمر بھر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے بوجہ حکم صَلُّوا کے جو شعبان ۲ ھ میں نازل ہوا۔ ۲۔ اگر ایک مجلس میں کئی بار آپؐ کا نام پاک ذکر کیا جائے تو طحاوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ بار بار ذکر کرنے والے اور سننے والے پر درود پڑھنا واجب ہے مگر مفتیٰ بہ یہ ہے کہ ایک بار پڑھنا واجب ہے پھر مستحب ہے۔ جب خطبہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام مبارک آوے یا خطیب یہ آیت پڑھے یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا○ اپنے دل میں بلا جنبش زبان کے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہہ لے۔ در مختار میں ہے کہ اسباب تجارت کھولنے کے وقت یا ایسے ہی کسی موقع پر یعنی جہاں درود پڑھنا مقصود نہ ہو بلکہ کسی دینوی غرض کا اس کو ذریعہ بنایا جائے درود شریف پڑھنا ممنوع ہے۔

جناب علامہ عالم فقری جناب خزینہ درود شریف کے ص ۲۱ سطر ۳ پر تحریر فرماتے ہیں۔

عظیم المرتبت ہستی کا نام لینے کے لئے آداب کو ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے اس لئے درود شریف پڑھتے ہوئے ظاہری اور باطنی آداب کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے کیوں کہ تقاضہ محبت یہی ہے۔ آداب سے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں درود شریف پیش کیا جائے لہٰذا درود پڑھتے ہوئے مندرجہ ذیل آداب کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔

۱۔ درود پاک پورے ذوق و شوق اور لگن سے پڑھنا چاہیے دل و دماغ کو پوری طرح حاضر رکھنا ضروری ہے اور دل سے ہر طرح کے خیالات نکال کر اپنی پوری توجہ درود شریف پر رکھنی چاہئے اور اپنے ذہن میں یوں خیال کریں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مجلس میں حاضری ہے اس لئے انکی عظمت اور رفعت کا نقشہ اپنی آنکھوں کے سامنے قائم کریں۔

۲۔ درود پاک پڑھتے وقت اپنے چہرے کا رخ اس طرف کرنا چاہئے جس طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا روضہ اقدس ہے پھر آنکھیں بند کر کے مراقبہ کی صورت درود پڑھنا شروع

کرے اور کوشش کرے کہ جتنا عرصہ درود پاک پڑھا جائے مراقب رہے۔

۳۔ درود پڑھتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور کرنا چاہئے۔ اگر خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہو گئی ہے تو وہ صورت دل نشین کر کے اس پر اپنا تصور جمانا چاہئے۔ اگر زیارت نہ ہو تو زیارت کا طلب گار رہنا چاہئے۔ جب درود پاک پڑھتے پڑھتے تعداد کی کثرت ہو جائے گی تو پھر درود پڑھنے والے کی روح کا مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آنا جانا ہو جائے گا وہ روح کی آنکھ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد میں گم ہو جائے گا اور جوں جوں ان کی محبت میں زیادہ محو ہو گا اسی نسبت اس کی روح پر انوار الٰہیہ کا نزول ہو گا اور دن بدن اس پر رحمت خداوندی بڑھتی جائے گی۔ حتیٰ کہ ایک ایسا وقت آجائے گا کہ وہ اپنے گرد نور کا بحر بیکراں محسوس کرے گا اور اس بحر بیکراں میں درود پڑھنے والے کی روح غوطہ زن ہو کر روحانیت سے مالا مال ہو جائے گی۔

۴۔ درود شریف کو حکم الٰہی کی اتباع تصور کرنا چاہئے اور درود شریف پڑھنے کا مقصد رضائے الٰہی رکھنا چاہئے بلکہ یہ نیت پیش نظر رہنی چاہئے کہ درود شریف پڑھنا اللہ کا حکم ہے اس لئے اس حکم کی اتباع کر رہا ہو اگر اس نیت کے علاوہ کوئی اور نیت ذہن میں رکھے گا تو درود شریف کا اجر کم ہو جائے گا۔

۵۔ درود پاک پڑھنے والے کا جسم اور لباس پاک صاف ہونا چاہئے کیوں کہ ہر عبادت کے لئے پاکیزگی اور طہارت ضروری ہے اس لئے درود پاک کے لئے بھی پاکیزہ ہونا ضروری ہے لہٰذا درود شریف باوضو پڑھے تو زیادہ بہتر ہے مسواک سے اپنے منہ کو صاف رکھنا چاہئے خوشبو لگانا بھی بہت بہتر ہے۔ پھر ذہن کو بھی ہر طرح کے خیالات سے پاک کر کے درود شریف پڑھنا چاہئے۔

۶۔ درود شریف جس مقام پر پڑھا جائے اس کا پاک صاف ہونا بھی ضروری ہے اس لئے ناپاک اور گندی جگہ پر درود شریف نہیں پڑھنا چاہئے لہٰذا ایسی جگہ جہاں پر غلاظت کا احتمال ہو یا کوئی حکمی یا حقیقی غلاظت لگی ہو تو وہاں پر درود شریف نہیں پڑھنا چاہئے نہ ہی ایسی جگہ جہاں پر حقہ نوشی ہوتی ہو درود شریف نہیں پڑھنا چاہئے ایسی جگہ جہاں افیون' بھنگ' چرس اور شراب وغیرہ کا نشہ کیا جاتا ہو وہاں بھی درود شریف نہیں پڑھنا چاہئے ایسے ہی وہ جگہ جہاں عیش و عشرت کی محفل گرم ہو ناچ گانا اور لہو و لعب کی مجلس ہو یا جھوٹ بولا جا رہا ہو یا غیبت یا جھوٹے لطیفے بازی ہو

رہی ہو یا تمسخر ہوتا ہو یا غیر شرع گفتگو ہوتی ہو یا ایسی باتیں ہوتی ہوں جن سے نفرت آتی ہو تو ان مقامات پر درود شریف نہیں پڑھنا چاہئے۔

۷۔ درود پڑھتے ہوئے شہرت اور ریاکاری سے بچنا چاہئے دنیاوی جاہ و جلال حاصل کرنے کی نیت نہیں رکھنی چاہئے اگر کسی کے مدعو کرنے پر محفل درود میں شرکت کرے تو دعوت دینے والے یا کسی اور پر احسان نہیں رکھنا چاہئے بلکہ درود شریف کے پڑھنے میں رضائے الٰہی کا مقصد ہی پیش نظر رکھنا چاہئے۔

۸۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام سنے یا لکھے تو اس پر درود ضرور پڑھے یعنی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ضروری پڑھے چونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حکم دیا ہے اس لئے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہنا یا لکھنا ضروری ہے حضرت ابو عباسؓ مشہور محدث تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نام نامی کو لکھتے وقت صرف صلی اللہ لکھا کرتے تھے یعنی وسلم کا لفظ ترک کردیا کرتے تھے ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تم چالیس نیکیوں کو کیوں ضائع کر لیتے ہو مجھ پر وسلم کے چار حروف کو نظر انداز کر کے ان نیکیوں سے کیوں محروم رہتے ہو کیونکہ ایک ایک حرف کے بدلے میں دس نیکیاں ملتی ہیں تو اس روز سے حضرت ابو عباسؓ نے درود شریف کے پورے الفاظ لکھنے شروع کردیئے۔

۹۔ درود پاک دونوں طرح یعنی بلند آواز یا پست آواز سے پڑھ سکتا ہے اگر اونچی پڑھے تو بھی معتدل آواز سے پڑھنا چاہئے درود پڑھتے وقت آواز کو دلکش انداز میں نکالنا چاہئے درود پست آواز سے پڑھنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس سے دلجمعی پیدا ہوتی ہے اور روحانی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

۱۰۔ درود شریف میں جہاں اسم محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آئے اور وہاں سیدنا کا لفظ نہ لکھا ہو تو وہاں سیدنا کا لفظ ادباً" اور عقیدتاً" خود پڑھ لینا چاہئے کیونکہ سیدنا کا لفظ ادب و تعظیم کا ہے اس لئے آپ کے ذاتی نام کے ساتھ اس لفظ کا اضافہ کرنا بہتر ہے۔

۱۱۔ درود پاک اگرچہ ہر مسلمان کو کثرت سے پڑھنا چاہئے اگر اس کے پڑھنے میں شیخ کامل کی اجازت سے تائید حاصل کرلی جائے تو زیادہ بہتر ہے کیوں کہ شیخ کامل کی اجازت سے اس کی دعا شامل حال ہو جاتی ہے جو زیادہ روحانی فوائد کا باعث بنتی ہے اگر کسی نے بیعت نہ کی ہو تو اسے درود شریف پڑھنے سے گریز نہیں کرنا چاہئے۔

۱۲۔ حضرت ابوالمواہب شاذلی قدس فرماتے ہیں ایک دن میں نے درود پاک جلدی جلدی پڑھنا شروع کر دیا تاکہ میراورد جو ایک ہزار بار روزانہ کا تھا جلدی پورا ہو جائے تو شاہ کونین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا "اے شاذلی تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔ پھر فرمایا یوں پڑھ اللھم صلّ علٰی سیدنا محمد و علٰی سیدنا محمد آہستہ آہستہ اور ترتیب کے ساتھ پڑھ ہاں اگر وقت تھوڑا ہو تو پھر جلدی جلدی پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے نیز فرمایا کہ یہ جو میں نے تجھے کہا ہے کہ جلدی جلدی نہ پڑھو! یہ افضلیت کے طور پر ہے ورنہ جیسے بھی درود پاک پڑھو وہ درود ہی ہے اور بہتر یہ ہے کہ جب تو درود پاک پڑھنا شروع کرے تو اول اور آخر درود تامہ پڑھ لیا کرے۔

ہر درود میں سیدنا و مولانا کا اضافہ

ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ایک قول ہے انہوں نے فرمایا کہ تم حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجا کرو تو اسے سنوار لیا کرو۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ ویسے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

ہم اپنے کسی بزرگ کا ذکر کریں تو کبھی ان کے نام سے نہیں کرتے ــــ "بھائی جان نے یہ کہا" اور "قبلہ والد صاحب فرمایا کرتے تھے" کہتے ہیں پھر یہ کیسی مناسب ہے کہ دو جہاں کے مالک و مختار و مطاع صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نام نامی کے ساتھ احترام و تکریم کے الفاظ استعمال نہ کئے جائیں۔

ترمذی شریف میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی اور بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے' حضور سید الکونین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا' میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور اس پر فخر نہیں کرتا۔ ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ نے سید کے معنی میں لکھا ہے کہ سید وہ ہے جس کی بارگاہ میں لوگ اپنی حاجتیں پیش کریں۔ ا۔ علامہ خفاجی علیہ الرحمتہ لکھتے ہیں کہ حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیادت دنیا و آخرت میں تمام لوگوں کے لئے ہے بلکہ ساری مخلوقات کے لئے ہے۔ نسیم الریاض جلد ۵۴ اسی طرح بقول پروفیسر ابوبکر غزنوی مرحوم' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو "مولانا" کہنا عین حسن ادب

ہے۔ (۳)

چنانچہ درود و سلام کی اہمیت سمجھ لینے والے خوش بخت حضرات سے گزارش ہے کہ درود و سلام کا جو صیغہ بھی پڑھیں، اس میں اللہ تعالیٰ کے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام نامی سے پہلے "سیدنا و مولانا" کہیں۔ یقیناً" یہ کام خدا و رسول خدا جل شانہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی کا باعث ہوگا اور آپ اس کے فیوض و برکات کو دیکھتی آنکھوں دیکھیں گے۔ درود و سلام ص ۹۲ سطر ۳

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام نامی کے ساتھ شروع میں سیدنا کا لفظ بڑھا دینا مستحب ہے درمختار میں لکھا ہے کہ سیدنا کا بڑھا دینا مستحب ہے اس لئے کہ ایسی چیز کی زیادتی جو واقعہ میں ہو عین ادب ہے جیسا کہ رملی" شافعی" وغیرہ نے کہا ہے یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سید ہونا ایک امر واقعی ہے لہٰذا اس کے بڑھانے میں کوئی اشکال کی بات نہیں بلکہ ادب یہی ہے۔ لیکن بعض لوگ اس سے منع کرتے ہیں غالباً" ان کو ابوداؤد کی ایک حدیث سے اشتباہ ہو رہا ہے ابوداؤد شریف میں ایک صحابی ابومطرفؓ سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ میں ایک وفد کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر ہوا ہم نے حضور سے عرض کیا انت سیدنا آپ ہمارے۔ سردار ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا السید اللّٰہ کہ حقیقی سید تو اللہ ہی ہے اور یہ ارشاد عالی بالکل صحیح ہے۔ یقیناً" حقیقی سیادت اور کمال سیادت اللہ ہی کے لئے ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر سیدنا کا بڑھانا ناجائز ہے بالخصوص جب کہ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک ارشاد جیسا کہ مشکوٰۃ میں برِوایتِ شیخین (بخاری و مسلم) حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ انا سید الناس یوم القیٰمہ کہ میں لوگوں کا سردار ہوں گا قیامت کے دن۔ اور دوسری حدیث میں مسلم کی روایت سے نقل کیا ہے انا سید ولد آدم یوم القیٰمہ کہ میں قیا ت کے دن او لاد آدم کا سردار ہوں گا نیز بروایۃ ترمذی حضرت ابو سعید خدریؓ کی حدیث سے بھی حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ انا سید ولد آدم یوم القیٰمہ ولا فخر کہ میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور کوئی فخر کی بات نہیں۔ حضور کے اس پاک ارشاد کا مطلب جو ابوداؤد شریف کی روایت میں گزرا وہ کمال سیادت مراد ہے جیسا کہ بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہؓ سے حضورؐ کا یہ ارشاد

نقل کیا گیا ہے کہ مسکین وہ نہیں جس کو ایک ایک دو دو لقمے در بدر پھراتے ہوں بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس نہ وسعت ہو نہ وہ لوگوں سے سوال کرے۔ اسی طرح مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ تم پچھاڑنے والا کس کو سمجھتے ہو (یعنی وہ پہلوان جو دوسرے کو زیر کردے) صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کو سمجھتے ہیں جس کو کوئی دوسرا پچھاڑ نہ سکے۔ حضورؐ نے فرمایا یہ پہلوان نہیں بلکہ پچھاڑنے والا (یعنی پہلوان) وہ ہے جو غصہ کے وقت میں اپنے نفس پر قابو پائے۔ اسی حدیث پاک میں حضور کا یہ سوال بھی نقل کیا گیا کہ تم رقوب (یعنی لاولد) کس کو کہتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ جس کی اولاد نہ ہو۔ حضورؐ نے فرمایا یہ لاولد نہیں بلکہ لاولد وہ ہے جس نے کسی چھوٹی اولاد کو ذخیرہ آخرت نہ بنایا ہو (یعنی اس کو کسی معصوم بچہ کی موت نہ ہوئی ہو) اب ظاہر ہے کہ جو مسکین بھیک مانگتا ہے اس کو مسکین کہنا کون ناجائز کہہ دے گا اسی طرح جو پہلوان لوگوں کو پچھاڑ دیتا ہو لیکن اپنے غصہ پر اس کو قابو نہ ہو تو بہرحال پہلوان ہی کہلائے گا اسی طرح سے ابوداؤد شریف میں ایک صحابیؓ کا قصہ نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر مہر نبوت دیکھ کر یہ درخواست کی تھی کہ آپؐ کی پشت مبارک پر یہ (جو ابھرا ہوا گوشت ہے) مجھے دکھلایئے کہ میں اس کا علاج کروں کیونکہ میں طبیب ہوں حضورؐ نے فرمایا طبیب تو اللہ تعالیٰ کی شان ہے جس نے اس کو پیدا کیا الیٰ آخر القصہ اب ظاہر ہے کہ اس حدیث پاک سے معالجوں کو طبیب لکھنا کون حرام کہہ دے گا بلکہ صاحب مجمع نے تو یہ کہا ہے کہ اللہ کے ناموں سے طبیب نہیں ہے اور اسی طرح سے احادیث میں بہت کثرت سے یہ مضمون ملے گا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے مواقع میں کمال کے اعتبار سے نفی فرمائی ہے حقیقت کی نفی نہیں۔

علامہ سخاویؒ فرماتے ہیں کہ علامہ مجدالدینؒ (صاحب قاموس) نے لکھا ہے کہ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ اللھم صلّ علیٰ سیدنا محمد کہتے ہیں اور اس میں بحث ہے وہ یوں کہتے ہیں کہ نماز میں تو ظاہر ہے کہ نہ کہنا چاہئے نماز کے علاوہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص پر انکار کیا تھا جس نے آپؐ کو سیدنا سے خطاب کیا تھا۔ جیسا کہ حدیث مشہور میں ہے لیکن حضورؐ کا انکار احتمال رکھتا ہے کہ تواضع ہو نا منہ پر تعریف کرنے کو پسند نہ کیا ہو یا اس وجہ سے کہ یہ زمانہ جاہلیت کا دستور تھا یا اس وجہ سے کہ انہوں نے مبالغہ بہت کیا چنانچہ

انہوں نے کہا تھا کہ آپ ہمارے سردار ہیں' آپ ہمارے باپ ہیں' آپ ہم سے فضیلت میں بہت زیادہ بڑھے ہوئے ہیں آپ ہم پر بخشش کرنے میں سب سے بڑھے ہوئے ہیں اور آپ جفتہ الغراء ہیں۔ یہ بھی زمانہ جاہلیت کا ایک مشہور مقولہ ہے کہ وہ اپنے اس سردار کو جو بڑا کھلانے والا ہو اور بڑے بڑے پالوں میں لوگوں کو دنبوں کی چکتی اور گھی سے لبریز پیالوں میں کھلاتا ہو اور آپ ایسے ہیں اور آپ ایسے ہیں تو ان سب باتوں کے مجموعہ حضورؐ نے انکار فرمایا تھا' اور فرمایا تھا کہ شیطان تم کو مبالغہ میں نہ ڈالدے حالانکہ صحیح حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ ارشاد ثابت ہے انا سید ولد آدم کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں۔ نیز حضورؐ کا قول ثابت ہے اپنے نواسہ حسنؓ کے لئے ابنی ھذا سید میرا یہ بیٹا سردار ہے اسی طرح سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا حضرت سعدؓ کے بارے میں ان کی قوم کو یہ کہنا قوموا الیٰ سید کم کہ کھڑے ہو جاؤ اپنے سردار کے لئے' اور امام نسائی کی کتاب "عمل الیوم واللیلۃ" میں حضرت سہل بن حنیفؓ کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یا سیدی کے ساتھ خطاب کرنا وارد ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے دور میں اللھم صل علیٰ سید المرسلین کا لفظ وارد ہے۔ ان سب امور میں دلالت واضح ہےاور روشن دلائل ہیں اس لفظ کے جواز میں اور جو اس کا انکار کرے وہ محتاج ہے اس بات کا کہ کوئی دلیل قائم کرے علاوہ اس حدیث کے جو اوپر گزری اس لئے کہ اس میں احتمالات مذکورہ ہونے کی وجہ سے اس کو دلیل نہیں بنایا جا سکتا الی آخر ماذکرہ یہ تو ظاہر ہے جیسا کہ اوپر بھی ذکر کیا گیا کہ کمال سیادت اللہ ہی کے لئے ہے لیکن کوئی دلیل ایسی نہیں جس کی وجہ سے اس کا اطلاق غیر اللہ پر جائز معلوم ہوتا ہو۔ قرآن پاک میں حضرت یحییٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں سید او حصورا" کا لفظ وارد ہے۔ علامہ عینیؒ" شرح بخاری میں لکھتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انصار کو حضرت سعدؓ کے بارے میں قوموا الیٰ سید کم یعنی اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ' کہا تو اس سے استدلال کیا جاتا ہے اس بات پر کہ اگر کوئی شخص سیدی اور مولائی کہے تو اس کو نہیں روکا جائے گا اس لئے کہ سیادت کا مرجع اور اپنے ماتحتوں پر بڑائی ہے اور ان کے لئے حسن تدابیر' اسی لئے خاوند کو سید کہا جاتا ہے۔ جب قرآن پاک میں والفیا سیدھا فرمایا حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا تھا کہ کیا کوئی شخص مدینہ منورہ میں اس

کو مکروہ سمجھتا ہے کہ اپنے سردار کو یا سیدی کہے؟ انہوں نے فرمایا کوئی نہیں الخ امام بخاریؒ نے اس کے جواز پر حضورؐ کے ارشاد من سید کم سے بھی استدلال کیا ہے جو ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو خود امام بخاریؒ نے ادب المفرد میں ذکر کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنو سلمہ سے پوچھا من سید کم کہ تمہارا سردار کون ہے؟ انہوں نے عرض کیا جد بن قیس حضورؐ نے فرمایا بل سید کم عمر وبن جموح بلکہ تمہارا سردار عمرو بن جموح ہے۔ نیز اذا انصح العبد سیدہ مشہور حدیث ہے جو متعدد صحابہ کرامؓ سے حدیث کی اکثر کتابوں بخاری شریف وغیرہ میں مذکور ہے نیز حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث سے بخاری شریف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ کوئی شخص اطعم ربک وضی ربک نہ کہے یعنی اپنے آقا کو رب کے لفظ سے تعبیر نہ کرے ولیقل سیدی و مولای بلکہ یوں کہے کہ میرا سید اور میرا مولیٰ' یہ تو سید اور مولیٰ کہنے کا حکم صاف ہے۔

شفاء القلوب کے ص ۸۵ سطر ۶ پر مولانا محمد نبی بخش حلوائی تحریر فرماتے ہیں اگرچہ نماز کی عام کتابوں میں محض اللھم صلّ محمد ہی لکھا ہوتا ہے لیکن تشہد میں اللھم صلّ علیٰ سیدنا محمد پڑھنا چاہئے' اگر منکران درود دلیل طلب کریں تو انہیں سورۃ آل عمران کی یہ آیت سنایئے فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًاۢ بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ○

ترجمہ : ایک فرشتے نے حضرت زکریا کو ندا دی حالاں کہ آپ اس وقت محراب میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش کی خوشخبری دیتا ہے وہ کلمہ کو سچا کرے گا وہ سید ہے گوشہ نشین ہے نبی ہے اور صالح ہے۔

اس آیت کریمہ کی روشنی میں بجا طور پر درود پاک کے ساتھ سیدنا کا لفظ بڑھانے کی دلیل ہے اس دلیل کے باوجود بھی منکرین کہہ سکتے ہیں یہ بات تو صرف حضرت یحییٰ علیہ السلام کے ساتھ مخصوص تھی مگر ان لوگوں کا لفظ یٰسین جو محض حضور کے لئے ہی مخصوص ہے سامنے رکھنا چاہئے اپنی تفاسیر سے ہٹ کر ہم وہابیوں کی تفسیر محمدی کا حوالہ دیتے ہیں جہاں یٰسین کا معنی سید بیان کیا گیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحیح حدیث میں فرمایا کہ میں سید اولاد آدم ہوں۔ لہٰذا حضور کی تکریم و تعظیم کے لئے سید کا لفظ کا اضافہ کیا جانا موزوں اور مقبول ہے۔

صاحب شامی نے لفظ سید کے اضافہ کو جائز قرار دیا ہے بعض حضرات نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ اکثر کتابوں میں لفظ سید موجود نہیں ہے ان کے جواب میں ہم یوں کہیں گے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے جو الفاظ کہے وہ لکھنے والے لکھتے رہے مگر پڑھتے وقت سیدنا کا اضافہ از راہ تکریم و تعظیم ضروری ہے دلائل الخیرات میں بعض اوقات سیدنا کے لفظ کو ترک کیا گیا ہے مگر یہ حضور کے الفاظ کی تکرار ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے اسم گرامی کے ساتھ اپنی زبان مبارکہ سے لفظ سید کا اضافہ اس لئے نہیں کیا۔ مبادا یہ بات فخر تکبر میں شمار ہو مگر ذات محمدی میں امت کے افراد کا سید کے لفظ کے ساتھ درود پاک پڑھنا فخریا تکبر کی علامت نہیں ہو گا بلکہ خلوص و محبت میں شمار ہو گا حضور علیہ السلام فخریہ گفتگو اپنی زبان سے کبھی نہیں نکالتے تھے مگر امت کے وہ افراد جو حضور کے ذکر کو فخر و مباہات سے بیان کرتے تھے حضور ان کی قدر فرماتے تھے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حکم سے ایک اور مقام پر فرمایا۔ انا سید العالمین میں سارے جہانوں کا سید سردار ہوں۔

حاکم نے مستدرک میں اس بات پر زور دیا ہے کہ حضور اکرم کا ذکر عامیانہ الفاظ سے نہ کرنا چاہئے اور نہ ہی آپ کو عام لفظوں میں پکارنا چاہئے آپ نے قرآن پاک کی آیتہ کریمہ لَاتَجعَلوُ دُعَا الرَّسُولَ بَینَکُم کَدُعَا ءِبَعضِکُم بَعضاً" حضور اکرم کو ایسے الفاظ سے نہ پکارا کرو جس طرح تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو' شیخ عیاشی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز میں حضور کے نام نامی کے ساتھ سیدنا کے لفظ کا اضافہ کرنا رحمت خداوندی کو اپنی طرف متوجہ کرنا ہے جو لوگ سیدنا کے لفظ سے چڑتے ہیں یا عام الفاظ میں ذکر حبیب کرتے ہیں ان کے عقیدے میں خامی ہے بعض حضرات نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ اس آیت کریمہ میں درود پاک کا اکٹھا پڑھنا تو مناسب ہے مگر سلام پڑھنے کے متعلق کوئی حکم نہیں۔ ہم ان کی توجہ لفظ السلام علیک ایہا النبی کی طرف دلاتے ہیں نماز کے دوران حضور کے ذکر کے وقت حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو حاضر تصور کرنا چاہئے یا غائب ہم اس کے جواب میں گزارش کریں گے کہ اس آیت کریمہ میں لفظ کَ اور پھر ایہا النبی پڑھتے ہیں یہ الفاظ حاضر کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

محدثین نے ان الفاظ سے مراد حاضر ہی لی ہے یہاں تک کہ منکرین حاضر و ناظر کے نواب

صدیق حسن خان آف بھوپال "مسک الختام شرح بلوغ المرام" میں وضاحت کرتے ہیں کہ نماز کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمازیوں کی ذات میں حاضر ہیں شیخ عبدالحق، شیخ نور الحق، شیخ الاسلام امام غزالی رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کا عقیدہ بھی یہی ہے منکرین حاضر و ناظر عام طور پر ایک بڑی مضحکہ خیز دلیل پیش کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے شب معراج کو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو السلام علیک ایھا النبی کہہ کر خطاب فرمایا تھا اس لئے اگر ہم لوگ بھی انہیں الفاظ میں مخاطب کریں گے تو شرک ہو جائے گا یہ عجیب بات ہے نماز میں سورۃ فاتحہ بھی تو خدا کا خطاب ہے اس کو نمازی لوگ ادا کرتے ہیں انہیں مشرک کیوں نہیں کہا جاتا دراصل منکران درود شرک و بدعت کے سارے تقاضے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معاملے میں پورے کرتے ہیں۔

مولانا

اسی طرح سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک نام پر مولانا کا لفظ بھی بعض لوگ پسند نہیں کرتے۔ ممانعت کی کوئی دلیل باوجود تلاش کے اس ناکارہ کو اب تک نہیں ملی البتہ غزوہ احد کے قصہ میں ابو سفیان کو جواب دیتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد اَللّٰہُ مَولاَنَا وَلاَ مَولٰی لَکُم وارد ہے اور قرآن پاک میں سورہ محمد میں ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ مَولَی الَّذِینَ اٰمَنُوا وَاَنَّ الکَافِرِینَ لاَ مَولٰی لَھُم ہوا ہے لیکن اس سے غیر اللہ پر لفظ مولا کے اطلاق کی ممانعت معلوم نہیں ہوتی۔ یہاں بھی کمال ولایت مراد ہے کہ حقیقی مولا وہی پاک ذات ہے جیسا کہ اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا مَا لَکُم مِن دُونِ اللّٰہِ مِن وَّلِیٍّ وَّلاَ نَصِیرٍ کہ تمہارے لیے اللہ کے سوا نہ کوئی ولی ہے۔ نہ کوئی مددگار۔ اور دوسری جگہ ارشاد ہے وَاللّٰہُ وَلِیُّ المُومِنِینَ اور بخاری شریف میں حضور کا ارشاد ہے مَن تَرَکَ کَلاًّ اَوضِیَاعاً فَاَنَا وَلِیُّہٗ یہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آپ کو ولی بتایا ہے۔ ابھی بخاری شریف کی حدیث سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک ارشاد وَلیَقُل سَیِّدِی وَمَولاَیَ گزر ہی چکا ہے کہ اپنے آقا کو سیدی و مولائی کہا کرے۔

حضور کا پاک ارشاد مَولَی القَومِ مِن اَنفُسِھِم مشہور ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے وَلِکُلٍّ جَعَلنَا مَوَالِیَ مِمَّا تَرَکَ الوَالِدٰنِ الایۃ اور حدیث و فقہ کی کتاب النکاح تو کتاب اولاولیاء سے پر ہے اور مشکوٰۃ شریف میں بروایت شیخین حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد حضرت زید بن حارثہ کے متعلق انت اخونا و مولانا وارد ہے۔ نیز بروایت مسند احمد و ترمذی حضرت زید بن ارقم سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے من کنت مولاہ فعلی مولا یعنی جس کا میں مولا ہوں علی اس کے مولا ہیں۔ یہ حدیث مشہور ہے متعدد صحابہ کرام سے نقل کی گئی ہے ملا علی قاری اس حدیث کی شرح میں نہایہ سے لکھتے ہیں کہ مولی کا اطلاق بہت سے معنی پر آتا ہے جیسے رب مالک سید اور منعم یعنی احسان کرنے والا معتق یعنی غلام آزاد کرنے والا ناصر (مددگار) محب' تابع پڑوسی چچا زاد بھائی اور حلیف وغیرہ وغیرہ بہت سے معنی گنوائے ہیں اس لیے ہر ایک کے مناسب معنی مراد ہوں گے جہاں اللہ مولانا ولا مولا لکم وارد ہوا ہے وہاں رب کے معنی میں ہے اور حضور کے نام مبارک پر آیا ہے جیسا کہ من کنت مولاہ فعلی مولا وہاں ناصر اور مددگار کے معنی میں ہے۔ علامہ سخاوی نے قول بدیع میں اور علامہ قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اسماء مبارکہ میں بھی لفظ مولیٰ کا شمار کرایا ہے۔ علامہ زرقانی لکھتے ہیں کہ مولیٰ یعنی سید منعم مدد محب اور یہ اللہ تعالیٰ شانہ کے ناموں میں سے ہے اور عنقریب مصنف یعنی علامہ قسطلانی کا استدلال اس نام پر اَنَا اَولیٰ بِکُلِّ مُومِنٍ سے آ رہا ہے۔ اس کے بعد علامہ زرقانی علامہ قسطلانی کے کلام کی شرح کرتے ہوئے حضور کے ناموں کی شرح میں کہتے ہیں کہ ولی اور مولیٰ یہ دونوں اللہ کے ناموں میں سے ہیں اور ان دونوں کے معنی مددگار کے ہیں۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے' جیسا کہ بخاری نے حضرت ابوہریرہ سے نقل کیا ہے اَنَا اَولیٰ کُلِّ مُومِنٍ اور بخاری ہی میں حضور کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ کوئی مومن ایسا نہیں کہ میں اس کے ساتھ دنیا و آخرت میں اولیٰ نہ ہوں پس جس نے مال چھوڑا ہو وہ اس کے ورثہ کو دیا جائے اور جس نے قرضہ یا ضائع ہونے والی چیزیں چھوڑی ہوں وہ میرے پاس آئے میں اس کا مولیٰ ہوں۔ نیز حضور نے فرمایا کہ جس کا میں مولا ہوں علی اس کا مولیٰ ہے۔ امام ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے اور اس کو حسن بتایا ہے۔

علامہ رازی سورہ محمد کی آیت شریفہ وَاِنَّ الکٰفِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَھُمْ کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر یہ اشکال کیا جائے کہ آیت بالا اور دوسری آیت شریفہ ثم ردوا الی اللہ مولھم الحق میں کس طرح جمع کیا جائے تو یہ کہا جائے گا کہ مولی کے کئی معنی آتے ہیں۔ سردار کے رب کے' مددگار کے پس جس جگہ یہ کہا گیا ہے کہ کوئی مولا نہیں ہے۔ وہاں یہ مراد ہے کہ کوئی مددگار نہیں اور جس جگہ مولھم الحق کہا گیا ہے وہاں ان کا رب اور مالک مراد ہے۔

صاحب جلالین نے سورہ انعام کی آیت مَوْلٰھُمُ الْحَقّ کی تفسیر مالک کے ساتھ کی ہے اس پر صاحب جمل لکھتے ہیں کہ مالک کے ساتھ تفسیر اس واسطے کی گئی ہے کہ آیت شریفہ مومن اور کافر دونوں کے بارے میں وارد ہوئی ہے اور دوسری آیت یعنی سورہ محمد میں اِنَّ الکٰفِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَھُمْ وارد ہوا ہے۔ ان دونوں میں جمع اس طرح پر ہے کہ مولیٰ سے مراد پہلی آیت میں مالک' خالق اور معبود ہے اور دوسری آیت میں مددگار' لہٰذا کوئی تعارض نہیں رہا۔ اس کے علاوہ بہت سی وجوہ اس بات پر دال ہیں کہ مولانا جب کہ رب اور مالک کے معنی میں استعمال ہو تو وہ مخصوص ہے اللہ جل شانہ کے ساتھ لیکن جب سردار اور اس جیسے دوسرے معنی میں مستعمل ہو تو اس کا نہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر بلکہ ہر بڑے پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس سے پہلے نمبر میں حضور کا ارشاد غلاموں کے بارے میں گزر چکا ہے کہ وہ اپنے آقا کو سیدی و مولائی کے لفظ سے پکارا کریں۔ ملا علی قاری نے بروایت احمد حضرت رباح سے نقل کیا ہے کہ ایک جماعت حضرت علی کے پاس کوفہ میں آئی انہوں نے آکر عرض کیا۔ السلام علیک یا مولانا! حضرت علی نے فرمایا میں تمہارا مولیٰ کیسے ہوں تم عرب ہو۔ انہوں نے عرض کیا ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا ہے من کنت مولاہ فعلی مولاہ میں جس کا مولیٰ ہوں علی اس کے مولیٰ ہیں جب وہ جماعت جانے لگی تو میں ان کے پیچھے لگا اور میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں' تو مجھے بتایا گیا کہ یہ انصار کی جماعت ہے جس میں حضرت ابو ایوب انصاری بھی ہیں۔ حافظ ابن حجر فتح الباری میں اس سلسلہ میں بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مولیٰ کا اطلاق سید کے بہ نسبت اقرب الی عدم الکراہتہ ہے اس لیے کہ سید کا لفظ تو اعلیٰ ہی پر بولا جاتا ہے لیکن لفظ مولیٰ تو اعلیٰ اور اسفل دونوں پر بولا جاتا ہے۔

درود و سلام تمام عبادات سے افضل ہے

جناب مولانا محمد نبی بخش حلوائی شفاءالقلوب کے ص ۱۱۴ سطرے پر تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ تستری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پڑھنا تمام تر عبادتوں سے افضل ہے انہوں نے دلیل یہ دی ہے کہ تمام عبادات کا حکم اللہ تعالیٰ نے خود دیا ہے مگر ان عبادات میں اپنے بندوں کے ساتھ وہ خود شریک نہیں ہوا۔ درود پاک ایک ایسا فعل ہے جس میں اللہ تعالیٰ بذات خود اس میں شریک ہے اور فرشتوں اور انسانوں سے مل کر یہ درود پڑھتا ہے اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ میں یُصَلُّوْنَ مضارع کا صیغہ ہے جس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ درود شریف پڑھنے کا عمل دائمی ہے اور وہ اپنے حبیب کا ذکر ہمیشہ کرتا ہے جس کا ذکر اللہ کی ذات خود کرے اس کے مرتبہ اور شان سے کون مل سکتا ہے۔ جو شخص درود پاک پڑھتا ہے اسے فرشتوں کا ہم زبان بنایا گیا ہے۔ پھر ایک جگہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا من تشبہ بقوم فھو منھم جس سے تشبیہ دی جائے وہ اس میں سے ہوتا ہے یہاں تو فرشتوں کے ساتھ اشتراک عمل ہے اندریں حالات جو لوگ درود و سلام پڑھتے ہیں وہ اللہ کی بارگاہ کے مقبول ہوتے ہیں۔ ایسے حضرات میں ملائکہ کے فضائل پیدا ہونے شروع ہوتے ہیں پھر جسموں اور روحوں پر اثر انداز ہونا شروع ہوتے ہیں یہی لوگ ہیں جنہیں میدان حشر میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی نوری فرشتوں نے ہاروت و ماروت کی عبرتناک سزا کو دیکھا تو کانپنے لگے شیطان کی تباہی پر نظر ڈالی تو عالم جبروت میں تھلکہ مچ گیا اس دن سے فرشتوں نے حضور پر درود کے وظیفہ کو اپنے لیے لازم کرلیا تاکہ اس کی برکت سے جلال خداوندی کی نگاہوں سے بچ سکیں۔

اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب پر درود بھیجنا اس بات کی بھی دلیل ہے کہ آپ تمام انبیاء سے افضل و برتر ہیں۔ من احب شیاء اکثر ذکرہ (جسے کسی چیز سے محبت ہوتی ہے اس کا ذکر زیادہ کرتا ہے) حضور کی حدیث ہے اگر کوئی شخص اللہ کے حبیب کو یاد کرتا ہے تو اللہ کی ذات اس بندے پر بہت خوش ہوتی ہے درود پاک سے دو تعلق قائم ہوتے ہیں۔ ایک تعلق تو درود والے سے

ایک تعلق حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے۔ درود سے حضور کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ اور پڑھنے والے پر اللہ کی خوشنودی نازل ہوتی ہے۔ درود کے علاوہ دوسرے وظیفوں کی قبولیت کی کئی شرطیں ہیں۔ جب تک یہ شرطیں پوری نہ کرلی جائیں وظیفہ قبول نہیں ہوتا صرف درود پاک ایسی چیز ہے جو ہر صورت میں بارگاہ الہٰی میں قبول ہوتی ہے۔

حیوانات و نباتات اور درود و سلام

انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اور انسانوں میں سے جن کو حضور رسول انام علیہ الصلوٰۃ و السلام کا امتی ہونے کا شرف ملا ہے' ان کی خوش بختی کا کوئی جواب نہیں۔ لیکن حضور محبوب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام تو عالمین کے لیے رحمت ہیں۔ وہ عالم جو ہمارے علم میں ہیں اور وہ عالم جو انسان کے علم میں ابھی نہیں آئے' سب کے لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ ہر جہاں اور اس میں پیدا کی گئی ہر مخلوق جب حضور علیہ السلام کی رحمت سے مستفید ہوتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رحمت کے گن کیوں نہ گاتی ہوگی۔ یہ بات ہمارے علم میں آئے یا ہمارا ناقص علم اس کا احاطہ نہ کر سکے حضور محسن اعظم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے احسانات پر ہدیہ تشکر تو ہر جہان پیش کرتا ہوگا اور ہر جہان کی ہر مخلوق اس کام میں مصروف ہوگی۔

حیوانات کی بعض مثالیں لوگوں کے سامنے آئیں مثلاً" ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ میں ایک اعرابی مچھلی لایا جسے وہ تین دن تک پکاتا رہا تھا مگر اس پر آگ کا اثر نہیں ہوا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے استفسار پر مچھلی نے فصیح زبان میں حقیقت واقعہ بیان کی کہ شکاری مجھے جال میں رکھ کر اپنے گھر لے جا رہا تھا کہ میں نے آپ پر درود پڑھنا شروع کر دیا۔ اس درود پاک کی برکت سے میرے بدن پر آگ کا اثر نہیں ہوا۔

وہ خاص اونٹ جس پر آقا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سواری فرماتے تھے' غضباء تھا۔ یہ اونٹ جب بارگاہ آقا و مولا علیہ التحیۃ والثناء میں حاضر ہوا تو فصیح عربی زبان میں سلام عرض کیا۔ پھر بتایا کہ جنگل کے جانور رات کے وقت میرے ارد گرد جمع ہو جاتے اور کہتے تھے۔ "اے نہ

چھیڑنا' یہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سواری ہے" اسنے اللہ کے اس احسان پر شکر ادا کیا کہ وہ منزل مقصود پر پہنچ گیا ہے۔ پھر اس نے درخواست کی کہ مجھے جنت میں آپ کی سواری بنایا جائے اور میری پشت پر کوئی دوسرا کبھی سواری نہ کر سکے۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس کی درخواست کو شرف قبولیت بخشا اور پھر وہ آپ کی سواری میں رہا اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پردہ فرمانے کے چند دن بعد اس نے جان دے دی۔ معارج النبوت جلد ۳ ص ۶۰۱

محمد بن اسماعیل انطاکی نے اپنی کتاب "مطلع الانوار فی الصلواۃ علی النبی المختار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم" میں نقل کیا ہے کہ عبداللہ الروزبادی کہتے ہیں' میں جنگل میں تھا۔ میرا اونٹ پھسلا تو میرے منہ سے لفظ "اللہ" نکلا۔ اس پر اونٹ نے کہا "اللہ و صلی اللہ علی محمد" (سعادت الدارین ص ۱۰۵)

کتابوں میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک جنگی سفر پر تھے' راستے میں قیام فرمایا تو شہد کی ایک مکھی حاضر ہوئی اور گذارش کی کہ ہمارے پاس بہت سا شہد ہے لیکن ہم اٹھا کر لا نہیں سکتیں۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو بھیجا وہ شہد لے آئے۔ مکھی پھر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قریب آئی۔ صحابہ نے عرض کیا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اب کیا کہتی ہے۔ فرمایا میں نے اس سے دریافت کیا ہے شہد کس طرح اکٹھا کرتی ہو؟ اس نے بتایا ہے کہ ہم میں ایک سردار مکھی ہوتی ہے۔ اس کے حکم سے ہم پھلوں پھولوں سے رس چوس چوس کر چھتے میں لاتی ہیں اور وہ اس پر درود پاک پڑھتی ہے۔ اس درود پاک کی برکت سے تمام پھلوں اور پھولوں کی تاثیر بدل کر شہد کی مٹھاس میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ آب کوثر ص ۱۷۸۔

"شفاء القلوب" ہی میں ہے کہ جب حضور فخر موجودات سرور کائنات علیہ السلام نے ایک ہرنی کو صحرا میں بندھا ہوا پایا اور اس ہرنی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم! مجھے کھول دیں' میں اپنے بچوں کو دودھ پلا کر آ جاؤں گی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کیا تو واقعی ایسا کرے گی؟ تو ہرنی نے کہا اگر میں لوٹ کر نہ آؤں تو مجھے قیامت کے دن ان لوگوں میں سے اٹھایا جائے جو آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام سن کر درود نہیں پڑھتے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ حضور علیہ السلام کا اسم گرامی سن کر درود و سلام پیش نہیں

کرتے' ان کا حشر تو حیوانات کو بھی قبول نہیں۔

جہاں تک نباتات کا تعلق ہے' اس نوع کے سینکڑوں واقعات' حیوانات ہی کی طرح نباتات کے بھی ملتے ہیں کہ اس عالم کو بھی حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حیثیت اور آپ کے مقام کی خبر تھی' اس لیے زندہ درخت بھی حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اشارے پر چل کر اکٹھے ہو جاتے ہیں اور پھر جدا ہو جاتے تھے اور پیڑ بچپن ہی سے سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھ کر سجدے کرنے لگتے تھے۔ اور استن حنانہ کی صورت میں خشک لکڑی' آپ کے فراق میں رونے لگتی تھی۔ جہاں تک درود خوانی کا تعلق ہے نباتات و جمادات کے حوالے سے حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ مکہ کے اطراف میں گیا۔ راستے میں کوئی پہاڑ اور کوئی درخت ایسا سامنے نظر نہ آیا جس نے "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" نہ کہا ہو۔

ان مثالوں سے واضح ہوتا ہے کہ جو جو عالم حضور علیہ السلام کی رحمت سے مستفید ہوتا ہے' اس کے باسی آپ کی بارگاہ میں ہدیہ درود و سلام پیش کرتے ہیں۔ پھر عالم انسانیت تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رحمت کا زیادہ سزاوار رہا اور اب تک ہے اور انسانوں میں سے چنے گئے لوگوں (اہل ایمان) پر تو درود و سلام فرض ہی کر دیا گیا۔ چنانچہ مسلمانوں کا اس راہ پر ثابت قدمی سے متواتر چلنا تو ان کی زندگی کا ساتھی ہونا چاہیے۔ درود و سلام ص ۷۴ سطر ۵

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم درود و سلام سماعت فرماتے ہیں

حضور محبوب خالق کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام تسلیم کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ علامہ احمد سعید کاظمی رحمتہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے چار باتیں لازم بتائی ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ رحمت کرنے والا زندہ ہو' دوسری یہ ہے کہ جس پر رحمت مطلوب ہے' اس کے حال سے باخبر ہو' تیسری بات یہ ہے کہ اس تک اپنی رحمت پہنچانے کی قدرت اور اختیار بھی رکھتا ہو اور چوتھی بات یہ ہے کہ اس کے قریب بھی ہو۔ جب حضور سرور عالم و عالمیان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں تو ضروری ہے کہ

وہ ہر عالم کی ہر شئے سے قریب بھی ہیں' اس کی ضرورتوں سے بھی واقف ہیں' اسے رحمت پہنچانے کی قدرت بھی رکھتے ہیں اور زندہ بھی ہیں۔ (مقالات کاظمی جلد ا ص ۱۰۰)

پھر میرے آقا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مومنوں کے لیے روف و رحیم بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ خود بھی رؤف و رحیم ہے لیکن وہ سب کے لیے ہے۔ حضور علیہ السلام رؤوف و رحیم ہیں مسلمانوں کے لیے۔ یعنی اگر اودھے سنگھ یا گنیش داس یا رابرٹ جان ہو تو وہ رافت اور رحیمی اللہ سے مانگے گا لیکن اگر مومن ہے تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے در پر جھولی پھیلائے گا۔ پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مجھے رافت اور رحم کی ضرورت ہو اور سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میرے حال سے آگاہ نہ ہوں۔ یا میں ان سے رافت اور رحم طلب کروں اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میری گزارش ہی سماعت نہ فرماتے ہوں۔

اللہ کریم جل شانہ نے میرے آقا و مولا علیہ السلام کو گواہ بھی بنا کر بھیجا ہے ہم جو جو کچھ کرتے ہیں' وہ خالق و مالک حقیقی جل جلالہ کی نگاہ میں بھی ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بھی سامنے ہے۔ گواہ تو چشم دید ہی ہوتا ہے اس لیے جب ہم درود و سلام پڑھتے ہیں' ہمارے سرکار علیہ السلام ہمیں ملاحظہ بھی فرما رہے ہوتے ہیں' اور ہمارے ہدیہ درود و سلام کو سماعت بھی فرما رہے ہوتے ہیں۔ ہاں' ہمارے درود و سلام کو ان کی بارگاہ میں پہنچانے کا اہتمام فرشتوں کے ذریعے بھی کیا جاتا ہے۔ جس طرح خالق و مالک حقیقی جل جلالہ خود اپنی ساری مخلوق کو دیکھ رہا ہے اور اس کی نیکیاں' برائیاں' کچھ اس سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ مگر اس نے فرشتوں کو بھی حساب کتاب پر مامور کر رکھا ہے۔ کراماً" کاتبین کا ہمارے اعمال پر نظر رکھنا اس بات کی دلیل نہیں ہو سکتا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں نہیں دیکھ رہا ہے ---------- اسی طرح فرشتوں کا درود پاک پہنچانے پر مامور ہونا اس امر پر دلالت نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمارے حال کے گواہ نہیں ہیں' ہم پر رؤف و رحیم نہیں ہیں یا ہمارا نذرانہ درود و سلام سماعت نہیں فرماتے۔ البتہ فرشتے اس ڈیوٹی پر ضرور متعین ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' حضور فخر موجودات علیہ السلام نے فرمایا کہ ملائکہ خطہ زمین پر گھومتے رہتے ہیں تاکہ میرے امتیوں کے پیش کردہ سلام مجھے پہنچائیں۔ حضرت عمار بن یاسرؓ اور حضرت انس بن مالکؓ سے اس مفہوم کی ایک حدیث

پاک مروی ہے' سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی طاقت عطا فرمائی گئی ہے۔ جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا' وہ فرشتہ مجھ سے کہے گا کہ فلاں کے بیٹے نے آپ کی بارگاہ میں اتنی مرتبہ درود بھیجا ہے۔ جب میرے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے در پر متعین فرشتہ ساری مخلوق کی باتیں سننے کی طاقت و صلاحیت سے بہرہ ور کیا گیا ہے تو ہمارے احوال کی گواہ اور ہمارے لیے روف و رحیم ہستی کیسے ہمارا ہدیہ درود و سلام خود سماعت نہ فرماتی ہوگی۔

جلاء الافہام (ابن قیم جوزی) القول البدیع' نسیم الریاض' سعادت الدارین' جواہر البحار' دلائل الخیرات' نزہتہ المجالس اور درۃ الناصحین میں اس مفہوم کی بہت سی احادیث مرقوم ہیں کہ اپنے امتیوں کا ہدیہ درود و سلام حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بنفس نفیس سماعت فرماتے ہیں اور جواب عنایت فرماتے ہیں۔ درود و سلام ص ۴۴ سطر ۳

درود سننے والے کا جواب

شفاء القلوب کے ص ۱۰۵ سطر ۳ پر مولانا محمد نبی بخش حلوائی تحریر فرماتے ہیں۔ بعض ایسے مقامات ہیں جہاں سامع درود پاک کا جواب نہیں دے سکتا ان حالات اور مقامات پر درود شریف پڑھنا منع ہے۔ جہاں قرآن پڑھا جائے۔ خطبہ پڑھا جائے۔ اذان کہی جائے اقامت کہی جائے۔ جماع کے وقت' بول و برز کے وقت۔ اگر کسی غلطی یا بھول سے ایسے مقامات پر درود شریف پڑھ لیا جائے تو پڑھنے والے کو چاہیے اتنی بار پاک صاف ہو کر درود پڑھے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام امام یا مقتدی سے سنے تو صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہنے میں کوئی باک نہیں۔ ہر مجلس میں حضور کا اسم گرامی لینا اور پھر اس پر درود شریف کا اضافہ باعث رحمت و ثواب ہے۔

درود شریف ماثورہ و غیر ماثورہ

وہ درود جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بیان

کیے تھے۔ یا تابعین اور تبع تابعین کے ذریعہ ہمارے پاس پہنچے ہیں وہ تو بلا اختلاف پڑھنے ضروری ہیں۔ البتہ وہ درود پاک جو بعد میں عاشقان رسول نے اپنے ذوق و خلوص سے ترتیب دیئے ہیں۔ اس پر بعض حضرات گفتگو کرتے ہیں۔ ہمارے خیال میں ایسے درود کا پڑھنا بھی بے حد مفید ہے۔

اللہ تعالیٰ نے صلوا علیہ فرما کر درود مطلق ہر قسم کے درود کو اپنے محبوب کی ذات کے لیے روا رکھا۔ اور کسی قسم کے درود سے ممانعت فرمائی ہے آج تک منکرین درود ایسی ایک آیت یا حدیث پیش نہیں کر سکے۔ عاشقان رسول کے ترتیب دیئے ہوئے درود بارگاہ خداوندی میں مقبول ہوئے ہیں۔ صلوا علیہ میں عام درود پڑھنے کی اجازت ہے۔ کسی دلیل کے بغیر بعض درودوں پر پابندی لگانا بخل کی علامت ہے۔ در اصل ایسا درود پاک جس میں ندا یا یاً موجود ہو نجدی اور وہابی نظریات رکھنے والوں کو ناگوار گزرتا ہے یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر آپ لوگ حدیث سے ایسے درود کا جواز نکال دیں پھر دیکھا جائے گا علم حدیث کی چھ کتابیں (صحاح ستہ) بلا اختلاف موجود ہیں ان کے علاوہ احادیث کے سینکڑوں مجموعے آج تک چھپ چکے ہیں۔ مگر سب میں حضور پر صلی اللہ علیک یا رسول اللہ درود موجود ہے اور اس سے بڑھ کر حدیث سے کیا دلیل لائی جا سکتی ہے۔

حاضر کا خطاب تشہد میں جاری کردہ درود میں پایا جاتا ہے۔ السلام علیک ایھا النبی میں صیغہ حاضر ہی پایا جاتا ہے صحیح احادیث سے اسے پڑھنا ثابت ہوتا ہے ضریر کی حدیث میں یا محمد کا لفظ بھی موجود ہے۔ یا عباداللہ اعینونی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مصائب کے وقت سکھایا ہے کہ اللہ کے بندوں سے یوں مدد مانگا کرو اور انہیں اس طرح پکارا کرو۔ صاحب حصن حصین اور دوسرے محدثین نے ایسے درود پاک کو بار بار نقل فرمایا ہے۔

بعض حضرات سوال کرتے ہیں کہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ کے ساتھ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا درود احادیث کی کتابوں میں کہیں نہیں لکھا جاتا۔ دوسرے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے درود ابراہیمی خود پڑھا ہے تو حضور کے عمل کو چھوڑ کر محدثین کو کیوں اہمیت دی جائے۔ ہم اس سلسلہ میں گذارش کریں گے چونکہ سارے محدثین ایسے درود پاک پڑھنے پر متفق تھے اور ان کا آج تک اسی بات پر اجماع ہے تو اجماعی مسئلہ قابل قبول ہے اس اجماع کے خلاف جو جواب معاندین کا ہوگا۔ وہی ہمارا ہوگا۔ صلی اللہ علیک سے منع کرنے والے احادیث کو بیان کرنے والوں کے عمل کو کس طرح جھٹلا سکتے ہیں۔

بعض نجدی اور وہابی علماء بھی حرف ندا سے کہا گیا درود شریف پڑھنا ثواب خیال کرتے ہیں۔ نواب صدیق حسن خان۔ حافظ محمد لکھنوی اور نور محمد سب کے سب ندا والا درود پاک ادا کرتے رہے ہیں۔ وحید الزماں جو نجدیوں کے عصر حاضر کے مورث مانے جاتے ہیں وہ بھی اقرار کرتے ہیں کہ ایسا درود پڑھنا چاہیے ان کے شاگردوں کو خدا معلوم ندائی درود شریف سے کیوں چڑ ہے۔

حضور کو درود پاک کیسے پہنچتا ہے؟

بعض درودوں میں عاشقان رسول نے بارش کے قطروں، صحرا کے ذروں کی تعداد یا ہر ذرے اور قطرے کے بدلے ایک ایک لاکھ بار درود پیش کرنے کو معمول بنایا ہے بعض نے روئے زمین پر ریت کے ذروں یا آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر درود بھیجنے کی التجا کی ہے ہر ہر حرف کے بدلے لاکھ لاکھ بار درود کا ثواب بھیجنے کا کہا ہے اس تعداد میں درود بعد و کل ذرۃ مائتہ الف الف مرۃ پڑھنا درست ہے اس قسم کا درود یا اس سے دس لاکھ بار بھی درود شریف حضور کی بارگاہ میں پہنچایا جاتا ہے حصن حصین میں اس مسئلہ پر پوری پوری روشنی ڈالی گئی ہے کہ جتنے اعداد میں درود پاک پیش کیا جائے گا وہ حضور کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔

حضرت جویریہ کے نزدیک سے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز فجر کے وقت گذرے حضرت جویریہ اس وقت مسجد میں تسبیح پڑھ رہی تھیں حضور نے دیکھا کہ چاشت کے وقت تک اس وظیفہ کو ادا کر رہی ہیں آپ نے پوچھا۔ تم اس وقت سے اب تک پڑھ رہی ہو انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا اگر تم یہ تین جملے اپنے وظیفے کے ساتھ ادا کر لیا کرو تو ان کا ثواب تین بار پڑھنے پر اتنا ہو گا جتنا دوسرے وظیفہ کو لگاتار پڑھنے سے ہے۔

یہ حدیث حصن حصین میں موجود ہے کہ جتنے تعداد درود میں ہوں اتنا ثواب ضرور ملتا ہے یہ حدیث مسلم شریف نسائی اور ابی شیبہ نے بھی بیان کی ہے ایک بار حضور نے ایک ایسی عورت کو دیکھا جو چار ہزار کنکریاں سامنے رکھے ہوئے درود پڑھ رہی تھی۔ حضور نے دیکھ کر فرمایا اگر تم چاہو تو اس سے بہت آسان اور افضل طریقہ بتا دوں اس نے کہا بڑی خوشی ہوگی آپ نے سبحان

اللہ عدو خلق سے لے کر ذالک تک پڑھنا بتایا۔ اور یہ مسئلہ صحیح سے ثابت ہوا ہے۔

ایک دن حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت صفیہ کے پاس گئے آپ کو دیکھا کہ کھجور کی چار ہزار گٹھلیاں سامنے رکھے کچھ پڑھ رہی تھیں حضور نے فرمایا میں نے کھڑے کھڑے تمہاری اتنی تعداد سے زیادہ تعداد کے کلمات پڑھ لیے ہیں حضرت صفیہ نے عرض کی یا رسول اللہ ایسے الفاظ مجھے بھی سکھا دیجیے۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ عدد خلق پڑھا کرو۔ یہ چار ہزار بار تسبیح سے کئی گنا زیادہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن حصین اور طبرانی میں موجود ہے۔ اسی طرح حضرت امام کو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اور ابن حبان، حاکم، طبرانی میں یہ احادیث موجود ہیں۔

ترقی تعداد کے لیے ایک اور لطیف نکتہ

موجودہ زمانے میں دس روپے کا نوٹ ایک حقیر کاغذ کا پرزہ ہے مگر ایک پرزہ دس روپے کا حامل ہے اور دینے والے کو دس روپے دلواتا ہے ایسے ہی پانچ سو والا نوٹ ایک کاغذ پر موجود ہے مگر نوٹ والے کو پانچ سو روپے دلاتا ہے اگر کاغذ کا وزن کیا جائے تو اتنی تعداد جو اس پر لکھی گئی ہے پوری نہیں ہو سکے گی۔ الفاظ سے ایک سو ایک ہزار لکھنے سے ایک سو اور ایک ہزار روپے مل جاتے ہیں اگر کاغذ کی تعداد کے برعکس اس تعداد کی تحریر کے برابر روپے مل جاتے ہیں۔ تو درود شریف کے بارے میں شک و شبہ پیدا کرنا محض غیر عقلی رویہ ہے۔

اللھم صل علی سیدنا محمد پڑھا جائے تو صرف ایک بار درود ہوگا۔ مگر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عدد خلقہ سے مراد اللہ کی تمام مخلوق کی تعداد کے برابر ہوگا جس طرح الفاظ تو چار ہوتے ہیں مگر چار ہزار کی تعداد کا اظہار کر لیتے ہیں اسی طرح درود پاک کی تعداد بڑھ جاتی ہے حنفی فقہ میں ایک ہی لفظ تین طلاق کہہ دیا جائے تو تین عدد طلاق واقعہ ہو جاتی ہے جس شخص نے اپنی ساری عمر ضائع کر دی ساری راتیں قیام سے خالی گذار دیں ساری عمر روزے نہ رکھ سکا وہ بھی اگر درود پاک عدد خلقہ پڑھ لے تو اس کا بے حد و حساب ثواب ملے گا۔

یاد رہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ایک بار درود بھیجنا زندگی بھر کی تمام

نیکیوں سے زائد ثواب کا حامل ہے ہمیں اپنی ہمت اور استعداد کے مطابق درود پڑھنا چاہیے اللہ اپنی مرضی اور وسعت بخشش کے پیش نظر اس کا ثواب عطا کرے گا۔ ہم لوگ انسان ہیں ہماری وسعت عددی محدود ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی وسعت عدد لا محدود اور بے حساب ہے۔ اس طرح اس کی طرف سے ثواب اور بخشش بھی لا تعداد اور بے حساب ہوگا۔ بعدد کل ذرۃ بھی ایک تعدادی حد ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے علم میں لا تعداد ہے جس کا علم اس کی ذات کو ہے وہ اپنے محبوب کو اس تعداد کے مطابق ہی درود پہنچائے گا انسان ہی اپنی محدود قوتوں سے اتنی طلب نہیں کر سکتا ورنہ اللہ سبحانہ کے خزانے لا تعدا نعمتوں اور رحمتوں سے بھرے پڑے ہیں۔

کیا حضور اعمال کے اجر پاتے ہیں۔

حضرت ابن کعب ایک دن حضور کی بارگاہ میں عرض پرواز ہوئے۔ یا رسول اللہ میں آپ پر کتنا درود پڑھا کروں حضور نے فرمایا جتنی تمہاری مرضی ہو پڑھا کرو۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ عرض کی یا رسول اللہ رات کا چوتھا حصہ پڑھ لیا کرو۔ آپ نے فرمایا جتنا تیری مرضی ہو پڑھ لیا کرو لیکن اگر زیادہ پڑھ لیا کرو تو بہتر ہے۔

حضرت کعب نے کہا یا رسول اللہ۔ میں نصف رات درود پاک میں گذار لیا کروں۔ اور نصف رات دعاؤں میں گذار لوں۔ حضور نے فرمایا یہ بات ٹھیک ہے لیکن درود اور پڑھ لیا کرو تو زیادہ بہتر ہے۔ حضرت کعب کہنے لگے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میری مرضی تو یہ ہے کہ ہر وقت آپ کی ذات پر درود پڑھتا رہا کروں آپ نے فرمایا۔ اب تم دنیا کے غموں سے آزاد ہو گئے ایک طرف تمہیں کوئی غم نہیں ستائے گا۔ دوسری طرف تمام گناہوں سے نجات پا جاؤ گے۔ اس حدیث میں اس عاشق رسول صحابی نے حضور کو درود پیش کرنے کی تعداد یا مقدار کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے تعداد میں اضافہ کرنے کی کھلی اجازت دی۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بارگاہ رسالت میں درود پاک کی مقدار اور تعداد بڑھ چڑھ کر پیش کرنی چاہیے۔

حضرت شاذلی کا خواب۔

حضرت شاذلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے ایک رات حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ آپ پر کس قدر درود پڑھا کروں فلم اجعل صلواتی (میں آپ پر کتنا درود پاک بھیجوں) آپ نے فرمایا مجھے بڑھ چڑھ کر ہدیہ پیش کیا کرو۔ اچھے اعمال کا مجھے ہدیہ پہنچتا ہے اور صوفیا کے مذہب کے اندر درود پاک سے بڑھ کر کوئی اچھا عمل نہیں ہے لہٰذا بارگاہ نبوت میں درود پاک پیش کرنا بہترین ہدیہ ہے۔

ابوالمواہب تیونسی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک رات حضور پاک کی زیارت ہوئی آپ نے مجھ سے دریافت کیا تم ایک لاکھ انسانوں کو بخشانا چاہتے ہو میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ کیسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا تم نے ایک لاکھ بار درود پڑھا ہے اس کے اجر میں ایک لاکھ انسانوں کی بخشش کرا سکتے ہو۔

حضرت ابن موفق نے حج کر کے اس کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ کیا حضور نے خواب میں فرمایا۔ تمہاری یہ نیکی قابل قبول ہے حج کا ثواب تمہاری ساری زندگی کی نیکیوں کے لیے کافی ہے۔ میں قیامت کے دن تمہارا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کروں گا۔

کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہیں حضور خود داخل جنت فرمائیں۔ بعض لوگ نیک اعمال کا ثواب پہنچانا بے ادبی خیال کرتے ہیں ان کا یہ خیال غلط ہے اگرچہ ہمارے ناقص اعمال کی حضور کی بارگاہ میں ضرورت نہیں ہے۔ لیکن حضور کی عادت کریم ہے کہ جو بھی ہدیہ پیش کیا جائے خواہ قیمتی ہو یا حقیر۔ آپ قبول فرمالیا کرتے ہیں دنیا میں لوگ بادشاہوں کی خدمت میں تحفے لے جاتے ہیں اگرچہ ان بادشاہوں کو ان تحفوں کی ضرورت نہیں ہوتی مگر اسے رد نہیں کرتے یہ تحفے خلوص و محبت کی علامت ہوتے ہیں بادشاہ انہیں قبول کرلیا کرتے ہیں۔ ہمارے ناقص اعمال جب بارگاہ رسالت میں پہنچتے ہیں تو وہ بلند و کامل ہو جاتے ہیں۔ ہدیہ بھیجنے والے کی حیثیت نہیں دیکھی جاتی اور نہ اس کے تحفے کی قدر و قیمت کو جانا جاتا ہے ہدیہ دینے والے کے خلوص و محبت کی قدر ہوتی ہے خواہ ایسا تحفہ ناقص ہی کیوں ہو مگر ہدیہ قبول کرنے والے کی نگاہ اسے بلند رتبہ دے دیتی ہے ایک ناقص تحفہ پر جب سید الابرار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نگاہ التفات پڑ گئی تو وہ پاک اور لطیف ہو جاتا ہے۔

ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ احسان کی جزا تو احسان قبول کرنے والے کے منصب کے مطابق ہوتی ہے ایسے درود پاک کا تحفہ جب بارگاہ نبوت میں پیش ہوتا ہے تو اس کا ثواب و اجر آپ ہی عطا فرماتے ہیں اس لئے ہمیں ہر قسم کی عبادت کا ثواب بارگاہ نبوت میں پیش کرنا چاہیے۔

ایسی عبادات حضور کی نگاہ میں پہنچ کر نورانی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ اگرچہ تحفہ بھیجنے والا یہ محسوس کرے کہ میرا تحفہ ناقص ناچیز اور حقیر ہے یہ حضور کی جانب کے لائق نہیں ہے۔ اگر وہ یہ محسوس کرے کہ یہ تحفہ بہت اچھا ہے اور اعلیٰ ہے اس احساس کو اہل حقیقت نے خالی از خطرہ قرار نہیں دیا۔ تحفہ بھیجتے وقت انکسار' عاجزی اور خلوص کی ضرورت ہے اگر حضور کی نظر کرم نے قبول فرمالیا تو اپنا ستارہ چمک اٹھا۔

یاد رہے ہمارے تحفوں سے حضور کی قدر و قیمت میں اضافہ نہیں ہوتا اور نہ ہی حضور کو ہمارے ان تحائف کی ضرورت ہے یہ تو قبولیت ہمارے بے پناہ فائدے کا ذریعہ ہے اس خلوص و محبت کی بدولت اللہ کا قرب ملتا ہے حضور کی شفقت حاصل ہوتی ہے اگرچہ درود کے اضافہ سے حضور کو راحت پہنچتی ہے۔ روحانی نفع ہوتا ہے۔ مگر ہمیں یہ خیال کرنا کہ یہ ہماری کوششوں سے حاصل ہوا ہے بے ادبی ہے حضور کو ایسے نفع کی محتاجی نہیں اللہ تعالیٰ نے حضور کی اطاعت کو آپ کی عظمت اور محبت کی علامت قرار دیا ہے۔

حضور علیہ السلام نے جب رَبِّ زِدنِی عِلماً کی دعا فرمائی۔ اھدنا الصراط المستقیم کی دعا فرمائی اور دوسری وہ دعائیں جو قرآن و حدیث نے بیان فرمائی ہیں' اس سے حضور کی محتاجی ظاہر نہیں ہوتی بلکہ یہ حضور کی امت کے لیے تعلیم و تفہیم کا ذریعہ ہے۔

حضور کے کشف اور علوم پر چند اشارات

شفاء القلوب کے ص ۱۴۳ سطر ۴ پر ہے حضورؐ فرماتے ہیں میں آسمانوں پر خوف خدا سے روتے ہوئے فرشتوں کی آوازیں سنتا ہوں ملائکہ کے ہجوم سے جب آسمانوں پر شور برپا ہوتا ہے اسے سنتا ہوں میں آسمانوں کی وسعتوں پر نگاہ ڈالتا ہوں تو مجھے بے پناہ فرشتے سجدہ ریز نظر آتے ہیں ان آسمانوں کی وسعتوں میں مجھے چار انگل جگہ خالی نظر نہیں آتی۔ حضور نے فرمایا مجھے جو علوم اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے ہیں وہ تمہارے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتے۔

ابو نعیم نے حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک دن آپ صحابہ کرام کے ایک مجمع میں بیان فرما رہے تھے اور فرمایا جن اسرار الٰہیہ کا اظہار کرنا چاہتا ہوں انہیں سنو! میں آسمانوں کے کانپنے کی چیخیں سن رہا ہوں میں ملائکہ کو سجدہ ریز دیکھ رہا ہون علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ انموذج میں فرماتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام سدرہ کی ٹہنی سے اڑتے تھے تو حضور انکے پروں کے پھڑپھڑانے کی آواز سن لیتے تھے۔ ابن عساکر بیہقی اور خطیب حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن حضور کی بارگاہ میں حاضر تھا میں نے حضور سے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے آپ کی نبوت کی ایک نشانی یہ پائی ہے کہ آپ پنگوڑے میں لیٹے آسمان پر چاند سے باتیں فرمایا کرتے تھے حضور نے فرمایا میں اس وقت چاند سے محو گفتگو ہوا کرتا تھا میں تھک جاتا رونے کو جی چاہتا تو چاند مجھے تسلی دیا کرتا۔

حضور فرماتے ہیں جب چاند عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے تو مجھے سجدے کی آواز سنائی دیتی ہے۔ طبرانی نے یہ روایت بیان کرتے ہوئے اسناد بیان کی ہیں کہ ایک دن حضور کے ساتھ حضرت جبرئیل کوہ صفا پر جا رہے تھے کہ اچانک آسمانوں سے ایک وہشتناک دھماکہ ہوا حضور نے فرمایا جبرئیل کیا یہ قیامت کا دھماکہ ہے؟ حضرت جبرئیل نے بتایا یہ اسرافیل کی آواز ہے جو عرش سے اڑ کر زمین کی طرف آ رہے ہیں آج یہ اپنی زندگی میں پہلی بار زمین پر آپ کی خدمت میں پیغام لا رہے ہیں حالانکہ اس سے پہلے وہ کسی نبی کی طرف پیغام نہیں لائے چند لمحوں بعد اسرافیل حضور کے سامنے آ کھڑے ہوئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ میرے ہاتھ میں زمین کے تمام خزانوں لعل و جواہرات کی ذخیرہ کی کنجیاں ہیں آپ حکم فرمائیں تو آپ کے حوالے کر دوں اگر

آپ چاہیں تو یہ پہاڑ آپ کے اشارے سے چلنے لگیں۔ لعل و زمرد، سونا، چاندی اور دوسری معدنی دولتیں آپ کے حوالے کرنا چاہتا ہوں یہ ساری چیزیں آپ کے قبضہ میں دینا چاہتا ہوں۔

حضور نے فرمایا مجھے فقر ہی پسند ہے اور تواضع و انکساری ہی میری دولت ہے الفقر فخری (میں اپنے فقر پر فخر کرتا ہوں) میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونے کو ان تمام چیزوں سے زیادہ پسند کرتا ہوں۔ حضرت ابوہریرہؓ سے طبرانی نے روایت بیان کی ہے کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی بھاری چیز کے گرنے کی آواز سنی حضرت جبرئیل آئے اور بتایا یا رسول اللہ آج دوزخ کے ایک کنارے کے گرنے کی آواز آئی ہے وہ گرا اور ستر سال کے عرصہ کے اسفل السافلین تک پہنچا ہے یہ اس کی آواز ہے آپ متفکر نہ ہوں۔

ان احادیث کو سامنے رکھتے ہوئے حضور کے علوم پر شک و شبہ کرنے والوں سے سوال کیا جاتا ہے کہ نبی کریم ایسی چیزوں کی آوازوں کو سنتے تھے تو کیا اپنے درد مندوں کی فریاد سننے سے قاصر ہیں آپ اپنی حیاتی اور بعد از حیات بھی سننے کی ویسے ہی قوت رکھتے ہیں۔ عرش سے تحت الثریٰ تک آپ ہر ایک کی بات آج بھی سنتے ہیں بلکہ وللآخرۃ خیر لک من الاولیٰ کہ آپ کی برزخی زندگی تو ظاہری زندگی سے بھی اعلیٰ ہو گی۔ آپ ظاہری زندگی سے آج زیادہ سنتے ہیں زیادہ فریاد رسی کرتے ہیں زیادہ فیضان پھیلاتے ہیں۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رب زدنی علما کی اکثر دعا فرمایا کرتے تھے پھر درود پاک آپ کے مراتب بلند کرنے کا ایک ذریعہ ہیں ان دعاؤں سے حضور کی شان اور عظمت بڑھتی ہے پہلے آپ ہر ایک کی فریاد سنتے تھے مگر اب اس سے بڑھ کر سنتے ہیں قبر میں آپ کا علم بھی زیادہ ہے اور آپ کی قوت سماعت اور فریاد رسی بھی پہلی سے زیادہ ہے اگر دنیا کی عورت کی بات آسمانی حور سننے کی قوت رکھتی ہے تو نبی کریم اپنے امتی کی بات سننے سے کیسے قاصر ہیں۔ جنت میں جنتی آسمانوں پر ملائکہ دوزخ میں دوزخی باتیں کریں تو حضور سن لیتے ہیں تو آپ کے امتی فریاد کریں تو آپ کیوں کر نہ سنیں۔ یہ بات نجدی نظریات کی سمجھ میں کیوں نہیں آئی۔

افیضو اعلینا الماء اگر دوزخی کہیں کہ ہمارے لئے پانی پھینکو تو جنتی سن سکتے ہیں اور پھر جنتیوں کے جواب جہنم کی گہرائیوں میں جلنے والے سن سکتے ہیں تو حضور کا باتیں سننا کیسے ناممکن

ہے وہابیوں کے امام نواب صدیق حسن خان اپنے مرے ہوئے عالم کو ندا کر کے پکار سکتا ہے اپنے مرے ہوئے قاضی شوکانی سے مدد مانگ سکتا ہے تو وہابی ذہن اسے شرک قرار نہ دے اسی فرقے کا ایک اور مجتہد محدث وحید الزمان سماع موتیٰ کے جواز میں حدیثیں بیان کر سکتا ہے تو اسے مشرک نہیں کہا جاتا۔ اگر اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ سارے جہاں کی خبریں سن سکتا ہے پھر نبی کریم کا تمام حالات عالم پر خبردار ہونا کیوں شاق گذرتا ہے؟ ایک فرشتہ اللہ کے اوصاف میں شریک ہو جائے تو وہابی نظریات میں شرک نہیں کہلاتا مگر نبی کریم اللہ کے اوصاف کے ساتھ متصف قرار دیئے جائیں تو وہابی نظریات شرک کا فتویٰ دیتے ہیں ملک الموت کے سامنے ساری کائنات ایک تھال کی طرح سامنے رکھی ہوئی ہے وہ تمام دنیا پر ایک نگاہ ڈال کر دیکھ سکتا ہے شیطان ساری زمین پر ایک نظر دیکھ سکتا ہے ہر شخص کے پاس بیک وقت وہ حاضر ہو سکتا ہے اور اپنی ساری شیطانیوں کے اثرات بیک وقت مرتب کرنے پر قادر ہے مگر یہ قدر یہ طاقت یہ وسعت علمی اگر نبی کریم کے بارے میں تسلیم کی جائے تو وہابی نظریات تڑپ اٹھتے ہیں۔

حدیث رد علیٰ روحی پر ایک نظریہ

حضور فرماتے ہیں میری روح سے مراد میری وہ نگاہ ہے جو عالم استغراق کے باوجود احوال امت کی خبر گیری کرتی رہتی ہے نبی مکرم ایک طرف سے دیدار خداوندی میں مستغرق ہیں تو دوسری طرف معاملات امت کی خبر گیری کرتے ہیں رد علیٰ روحی سے مراد یہ ہے جب مجھے استغراق سے فراغت ملتی ہے تو امت کا سلام سنتا ہوں اور اپنے مشتاقان دیدار کی خبر گیری کرتا ہوں۔

ایک اور نکتہ

روح موڑنے سے ایک مطلب یہ بھی لیا جاتا ہے کہ حبیب الٰہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی بارگاہ میں مشغول بہ مجلس خاص ہوتے ہیں عشق مجازی مین تو ایسی مجالس میں پچھلے حالات یاد نہیں رہتے لیکن حضور کی عادت کریمہ کا یہ عالم ہے کہ ایسے استغراق و محویت میں بھی امت کی سلاموں کو سنتے اور اس کا جواب دیتے ہیں حضور فرماتے ہیں اگر وصال خداوندی کے عالم میں میرا روح نہایت مسرور اور مطمئن رہتا ہے پھر بھی امت کے سلام کو سن کر مسرور ہوتا ہوں۔

میری امت کے احوال میرے سامنے ہوتے ہیں پھر حضور روح زمین پر سیر فرماتے ہیں اور چار دانگ عالم میں اپنے نام لینے والوں پر کرم فرماتے ہیں ترمذی شریف میں آیا ہے کہ جس طرح امام حسین علیہ السلام کے جنازے پر حضور بہ نفس نفیس تشریف لائے تھے ویسے ہی صالحین امت اور عاشقان رسول کے جنازے پر حضور تشریف لاتے ہیں نظر شفقت فرماتے ہیں آپ اپنے نیاز مندوں کے سلام کا جواب عطا فرماتے ہیں۔

بعض علماء کرام نے روح سے مراد مسرت اور خوشحالی لی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اپنے امیتوں کے سلام سے خوشی ہوتی ہے اور آپ بھی اس کے جواب میں مسرت کا اظہار فرماتے ہیں اور یہ مفہوم رد علیٰ روحی کو پورا کرتا ہے۔

لغوی معانی کی روشنی میں

ابن اثیر جریزی رحمتہ اللہ علیہ اپنی تالیف لطیف نہایہ میں لکھتے ہیں لغوی طور پر روح کے ہزاروں معانی بیان کئے گئے ہیں روح کا معنی راحت بھی ہے یعنی جب حضور کی بارگاہ میں سلام پیش کیا جاتا ہے تو آپ کو اس سے راحت ہوتی ہے حضور سلام کا جواب شفاعت کی شکل میں بھی عطا فرماتے ہیں۔

روح سے مراد وہ راحت ہے جو حضور کے قلب انور میں ہروقت موجود ہوتی ہے جونہی کوئی شخص آپ کی امت میں داخل ہوتا ہے تو آپ کو قلبی راحت ہوتی ہے آپ مومنین کیلئے رؤف الرحیم ہیں لیکن جب کوئی گنہگار حضور کی بارگاہ میں سلام پیش کرتا ہے تو آپ کو راحت کی بجائے اس پر رحم اور ترس آتا ہے اسی لئے حضور نے فرمایا کوئی ایسا شخص نہیں جو مجھے سلام کہے اور مجھے اس پر رحم نہ آئے۔ روح سے مراد وہ کلام ہے جو حضور شفقت کے اظہار کے طور پر فرماتے ہیں حضور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں جب کوئی شخص سلام کہتا ہے تو حضور کو کلام کی قوت دی جاتی ہے یاد رہے کہ حضور کا کلام تو وحی الٰہی ہے۔ اور آپ وحی الٰہی کی زبان سے ہی دردمندان امت سے ہم کلام ہوتے ہیں۔

امام قسطلانی رحمتہ اللہ علیہ نے اس ضمن میں ایک اور نکتہ پیش کیا ہے آپ مواہب لدنیہ میں لکھتے ہیں کہ روح سے مراد توجہ ہے یعنی جونہی کوئی شخص حضور کو سلام پیش کرتا ہے تو آپ

التفات روحانی فرماتے ہیں آپ کو یہ خصوصی مراعات حاصل ہیں کہ ہزاروں سلام ہر لمحہ پہنچیں۔ تو آپ اس کا جواب دیں۔ کروڑوں مخلوق آپ کی خدمت میں سلام پیش کرتی ہے آپ ہر ایک کو اپنی توجہ خاص سے نوازتے ہیں۔

ایک خوش بخت آدمی نے کیا اچھا جواب دیا جب لوگوں نے اس سے پوچھا کہ آپ کی مشکلات کس طرح حل ہوتی ہیں مشرق و مغرب کے ہزاروں لوگ حضور کو سلام عرض کرتے آپ اپنی توجہ خصوصی سے ان کی مشکلات کا حل فرماتے ہیں جس طرح سورج کا ایک ہی نوارانی وجود ہے جو کروڑوں زندگیوں کو بیک وقت قوت بخشتا رہتا ہے وہ مشرق و مغرب میں اپنی شعاعوں سے معاملات ارضی کی اصلاح کرتا رہتا ہے اگر کسی شخص میں معمولی سی بھی عقل ہے تو وہ حضور اکرم کے سلام کے جواب دینے کی قوت کو سورج کی قوت کی روشنی میں سمجھ پائے گا عزرائیل ایک ہی لمحہ میں مشرق و مغرب میں لاکھوں لوگوں کی جان لیتا رہتا ہے بااین ہمہ وہ اپنے اللہ کے حضور رکوع و سجود کرتے کرتے عبادت سے غافل نہیں ہوتا اگر اسے عبادت سے فارغ ہو کر روحوں کو قبض کرنا پڑھے تو عبادت سے ہمیشہ کے لئے خدا داد قوت سے تمام کام بیک وقت سر انجام دیتا جاتا ہے اسی طرح حضور بارگاہ خداوندی میں عبادت میں بھی مشغول ہیں محویت و استغراق میں بھی فرق نہیں آتا اور سلام کے جواب میں بھی کوتاہی نہیں ہوتی۔

روح موڑنے سے مراد ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کی ظاہری حیات کے بعد آپ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے روح لوٹا دیا ہے اب آپ ابدی زندگی کے مالک ہیں آپ دن رات سلام کا جواب دیتے ہیں اس حدیث کی روشنی میں بھی آپ حیات النبی ہیں زندہ لوگوں پر سلام کا جواب فرض ہے اور ہر زندہ انسان سلام کا جواب دینے کو فرض جانتا ہے اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم زندہ ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں حضرت تاج الدین فاکہانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے حضور کا حیات النبی ہونا ماننا پڑتا ہے۔

بحرالعلوم میں اس موضوع پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے شرح شفا میں ملا علی قاری نے اس موضوع پر روشنی ڈالی ہے مواہب لدنیہ میں بھی اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حضور ہر لمحہ ہر ایک سلام کا جواب دیتے ہیں حضرت امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے طبقات میں یہ بات صراحت سے لکھی ہے کہ میں نے اس مسئلہ کو عینی شرح بخاری میں دیکھا ہے آپ نے مزید

لکھا ہے اس زمانے میں حضرت امام شاذلی رحمتہ اللہ علیہ سے زیادہ محقق میں نے کسی کو نہیں دیکھا وہ فرمایا کرتے تھے جو شخص بھی حضور کی خدمت میں سلام پیش کرتا ہے آپ اس کا جواب عنائت فرماتے ہیں خواہ درود و سلام پہنچانے والا دوران نماز سلام پیش کرتا ہے یا نماز سے باہر ہر حالت میں سلام کا جواب دیا جاتا ہے اگر کوئی شخص حضور کے جواب کو سننے کی صلاحیت نہیں رکھتا تو یہ اس کی کوتاہی ہے ورنہ اہل اللہ تو حضور کا جواب بھی سنتے ہیں سلام کا جواب کوئی مخصوص لوگوں کے لئے ہی نہیں بلکہ ہر عام سے عام انسان بھی حضور سے سلام کا جواب پاتا ہے۔

سعید ابن مسیب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں (آپ ایک مشہور تابعی بزرگ ہیں) کہ حضور کی امت کے تمام افراد حضور کی بارگاہ میں صبح و شام پیش کئے جاتے ہیں آپ ہر چہرے پر نگاہ ڈالتے ہیں آپ چہرہ دیکھ کر امتی کا اخلاص اور نفاق معلوم کر لیتے ہیں ویکون الرسول علیکم شھیدا (تاکہ تمہارا رسول تمہاری شہادت دے سکے) حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اپنی تفسیر عزیزی میں بیان فرماتے ہیں کہ حضور اپنی امت کے تمام افراد کے حالات سے باخبر ہیں روز حشر ہر ایک کے بارے میں آپ شہادت دے سکیں گے قیامت تک کسی امت نے جو کام بھی کرنا ہے وہ حضور سے پوشیدہ نہیں ہے۔

شرح شفاء میں ملا علی قاری نے اس حدیث کی اسناد حضرت حارث تک بیان فرمائی ہیں حضور نے فرمایا میری زندگی تمہارے لئے بہترین سرمایہ ہے امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب الجنایز میں بیان کیا ہے کہ حضور پر نور اپنی امت کا حال قبر میں جلوہ فرما دیکھتے رہتے ہیں آپ نے فرمایا تم لوگوں کے اعمال مجھے نظر آتے رہتے ہیں میں نیک کام دیکھ کر شاباش کہتا ہوں برے کام دیکھ کر امت کے لئے استغفار طلب کرتا ہوں بخاری کی یہ حدیث ندیوں کی سمجھ میں خدا معلوم کیوں نہیں آتی۔

امام بیہقی نے امام اصفہانی کی یہ روایت نقل کی ہے کہ حضور نے فرمایا ظاہری زندگی سے موت کے بعد میرے علوم میں وسعت ہوئی ہے مرقات شریف میں ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ قبر میں سلام کا جواب یا احوال امت کا جاننا صرف حضور کی ذات اقدس سے ہی مخصوص نہیں بلکہ بہت سے نیک اور صالح مومنین بھی اس نعمت سے حصہ رکھتے ہیں وہ اپنی قبروں میں بہت سی چیزوں کو سنتے ہیں اور جانتے ہیں وہ عالم برزخ میں نیک اور برے اعمال کو دیکھتے ہیں مگر انبیاء بھی

اپنی زندگی کے بعد کی زندگی میں زندہ ہیں۔

وہابیوں کے امام شاہ اسمٰعیل دہلوی اپنی کتاب صراط مستقیم میں لکھتے ہیں کہ اولیاء اللہ بھی ملائکہ کی طرح موت کے بعد حالات سے باخبر ہیں آپ نے اپنے رسالہ "منصب امامت" میں بھی لکھا ہے۔ شاہ عبدالعزیز نے اپنی تفسیر عزیزی میں اسی کی تائید کی ہے شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ نے شرح حزب البحر میں لکھا ہے کہ اولیاء امت بھی ملائکہ کی طرح قوت سماعت کے مالک ہوتے ہیں۔

حضور سرور کائنات ہمارے دلوں کے خیالات اور دلوں کی نیتوں کو بھی جانتے ہیں ایک دفعہ ایک اعرابی حضور کے مزار پرانوار پر حاضر ہوا اور قبر مبارک سے لپٹ کر دھاڑیں مارنے لگا اپنے آپ پر خاک ڈالنے لگا اور فریاد کرنے لگا کہ یا رسول اللہ آپ نے اللہ سے سنا اور میں نے آپ کی زبان سے سنا۔ ولو انتم اذ ظلموا "کہ جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر لیتے ہیں جب وہ تمہارے پاس آئیں تو آپ ان کے لئے بخشش طلب کریں تو میں ان لوگوں کو بخش دوں گا" میں آج آپ کے دروازے پر آ گرا ہوں میرے پاس بجز گناہوں کے کچھ نہیں میں ظلم کے بوجھ میں پس رہا ہوں میرے لئے آپ ہی سہارا ہیں۔ قبر میں سے آواز آئی "جاؤ تمہیں اللہ تعالیٰ نے بخش دیا" یہ واقعہ "تفسیر مدارک" میں اسی آیہ کریمہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھا گیا ہے۔

نسائی شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث بیان کی گئی ہے کہ حضور نے فرمایا جو شخص مجھے ایک بار درود پاک بھیجے گا اس پر اللہ کی دس بار رحمت نازل ہو گی۔ اس کے دس گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ جب کوئی شخص ایک بار درود پاک پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ وہ آنکھ جھپکنے سے پہلے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہے کہ یا رسول اللہ آج فلاں ابن فلاں نے آپ کے لئے درود کا یہ تحفہ بھیجا ہے حضور یہ سن کر مسرور ہوتے ہیں پھر حضور فرماتے ہیں میری طرف سے درود پڑھنے والے کو دس تحفے دیئے جائیں۔

حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت کو صاحب نسائی نے یوں بیان کیا ہے۔ ایک دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر سے ہنستے ہنستے نکلے۔ چہرے پر بڑی مسرت جھلک رہی تھی آپ نے فرمایا آج اللہ کی طرف سے حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور مجھے

پوچھنے لگے یا رسول اللہ جو شخص آپ پر ایک بار درود بھیجتا ہے آپ اس پر راضی ہوتے ہیں یا نہیں۔ میں نے مسکرا کر کہا میں کیوں کر راضی نہیں ہوں گا جبرئیل علیہ السلام نے مجھے بشارت دی کہ ایسے شخص پر اللہ کی طرف سے دس رحمتیں نازل ہوں گی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میری امت کے چند افراد ایک جگہ جمع ہوں اور میری ذات پر درود بھیجنے کے بغیر ہی اٹھ گئے ہوں ان کے موہنوں سے بدبو آئے گی جو خالی باتیں کریں گے اور ان کی باتوں میں مُردوں کی سی بدبو آئے گی آپ نے پھر فرمایا جو لوگ حج کریں گے اور وہ اللہ کی راہ میں چلتے چلتے مجھ پر درود پڑھیں گے انہیں چار سو حجوں کا ثواب ملے گا شب معراج حضور نے ایک فرشتے کو دیکھا اس کے پانچ لاکھ منہ تھے اور ہر منہ سے جدا جدا آوازیں آتی تھیں اور ہر آواز کے ساتھ وہ تسبیح الٰہی بیان کرتا تھا حضور نے جبرئیل علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ یہ فرشتہ کون ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بتایا یا رسول اللہ جس طرح ایک پھولدار درخت پر بے شمار پھول لدے ہوتے ہیں اگر کوئی شخص ان پھولوں کو دیکھ کر آپ پر درود پڑھتا جائے تو اسے ایک ایک درود کے بدلے اس فرشتے کی تسبیحوں کا ثواب ملے گا۔

صاحب ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت بیان فرمائی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ذلیل ہو گا وہ شخص تباہ ہو گا جس نے میرا نام سنا اور درود نہ پڑھا آپ نے فرمایا مجھ پر درود پڑھو تو اللہ کی رحمتیں تم پر نازل ہوں گی یہ درود تمہاری زکواۃ ہے جس مال کی زکواۃ ادا کی جائے اس میں برکت پڑ جاتی ہے وہ آفات سے محفوظ رہتا ہے وہ ہر طرح سے پاک ہو جاتا ہے اسی طرح درود پڑھنے والے کا جسم و جان پاک محفوظ اور بابرکت ہو جاتا ہے آتش دوزخ اسے نہیں جلا سکتی۔ دنیا کی آفات اسے تکلیف نہیں پہنچا سکتیں۔ حضور نے یہاں زکواۃ کا لفظ استعمال فرما کر ہزاروں حکمتیں بیان فرما دی ہیں اس پر اہل فکر جس قدر غور کریں گے اس سے اسرار و رموز حاصل کریں گے۔

حضور نے فرمایا تم مجھے درود بھیجو تمہیں قبر میں سوالات ہوں گے ان میں ایک سوال یہ بھی ہو گا ماتصول فی ھذا الرجل (تم اس شخص کے بارے میں کیا خیال رکھتے ہو) جو شخص درود پاک پڑھتا ہے وہ میرا چہرہ دیکھتے ہی کہے گا یہ میرے آقا و مولا حضرت محمد الرسول

اللہ ہیں۔ اگر دل میں محبت رسول ہو گی تو آپ کو اسی وقت پہچان لیا جائے گا مگر جس کے دل میں محبت رسول نہیں اسے پہچاننے میں مشکل آئے گی جب حضور کے درود کے صدقے قبر میں راحت اور رحمت حاصل ہو سکتی ہے تو دوسرے مقامات پر حضور کی شفاعت کیوں نہیں آئے گی کثرت درود سے حضور سے محبت بڑھتی ہے اور جس سے محبت زیادہ ہو اسے پہچاننے میں دقت نہیں ہوتی۔ امت مرحومہ کی مجالس کو درود پاک سے آباد کرنے کا یہی مطلب ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہو۔

خواب میں زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ درود پاک کثرت سے پڑھنے سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب میں اپنا دیدار مرحمت فرماتے ہیں۔

اللھم صل علٰی روح سیدنا محمد فی الارواحِ جسدہ فی الاجساد و قبرہ فی القبور

(اے اللہ درود بھیج روح سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر روح پر جسم پاک پر اور پھر قبر پر) حضور فرماتے ہیں جس شخص نے مجھے ایمان کی حالت میں دیکھا میں اس کی شفاعت کروں گا اسے میرے حوض سے پانی ملے گا جو میرے حوض سے ایک بار بھی پانی پی لے گا اس پر آتش دوزخ حرام کر دی جائے گی۔ حضور نے مزید فرمایا تمہاری طرف سے درود کی کثرت پل صراط پر روشنی کرے گی۔

پھر حضور نے اپنے صحابہ کو فرمایا مجھے ناقص درود نہ بھیجو صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ ناقص درود کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا صرف اتنا درود پڑھنا اللھم صلی علٰی محمد ناقص ہے کامل درود یوں ہے اللھم صل علٰی محمد و عل آل محمد ایک صحابی نے دریافت کیا یا رسول اللہ آپ کی آل کون ہے؟ آپ نے فرمایا علیؑ فاطمہؑ حسن اور حسین (علیہم السلام) میری آل ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن مسجد میں جلوہ فرما تھے تو ایک شخص نے باہر سے آکر آپ کی خدمت میں سلام پیش کیا آپ نے اسے اپنے اور حضرت ابوبکرؓ کے درمیان

بیٹھنے کی جگہ دی مجلس میں بیٹھے صحابہ کرام کو یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا اس شخص کو اتنی عزت ملی ہے آپ نے صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا مجھے ابھی ابھی جبرئیل نے خبردی ہے کہ یہ شخص ایسا درود پڑھتا ہے جو آج تک کسی دوسرے نے نہیں پڑھا صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ وہ کون سا درود ہے آپ نے یہ درود سنایا

اللھّم صلی علی سیدنا محمدٍ وعلیٰ آل سیدنا محمد صلواۃ تکون لک رضاء ولحقہ اداء واعطہ الوسیلہ، والمقام محمود ن الذی وعدتہ (کشف الغمہ)

حضور نے یہ درود سنانے کے بعد فرمایا جو شخص یہ درود پڑھے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ درود آداب و عقیدت سے پڑھے گا اسے بے پناہ ثواب دیا جائے گا۔ حضرت عبدالوہاب امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے کشف الغمہ میں ایسی نورانی احادیث نقل کی ہیں جن میں اس درود پاک پڑھنے کے مراتب بیان کئے گئے ہیں۔

اللھّم اجعل صلواتک و رحمتک و برکاتک علیٰ سید المرسلین وامام المتقین و خاتم النبیّن عبدک و رسولک امام الخیر وقائد الخیر و رسول الرحمتہ اللھم للجعتہ المقام المحمود الذی یغبطہ الاولون والاخرون ○

حضور نے فرمایا مجھ پر درود پڑھو۔ سابق پیغمبروں پر درود پڑھو کیونکہ جس طرح مجھے اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے انہیں بھی اسی طرح مبعوث فرمایا تھا آپ نے فرمایا جو شخص ایک سو بار درود پڑھے گا وہ نفاق کی بیماری سے پاک ہو جائے گا اور اس پر آتش دوزخ حرام کردی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اسے شہیدوں کے ساتھ اٹھائے گا۔

پھر فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اس کو دس غلام آزاد کرنے کا درجہ ملے گا۔
حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا فرشتہ پیدا کیا ہے جو میری قبر پر آتا ہے اور دنیا بھر کے

مومنین سے درود سن کر مجھے پہنچاتا رہتا ہے میری امت میں سے ایک شخص بھی دنیا کے کسی گوشے میں درود پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ آ کر کہتا ہے یا رسول اللہ یہ درود فلاں ابن فلاں کی طرف سے ہدیہ آیا ہے اگر آپ حکم فرمائیں تو میں اللہ کی طرف سے اسے دس رحمتیں دوں اسی طرح جب تک وہ شخص حضور پر درود پڑھتا رہے گا اللہ کے فرشتے بھی اس پر درود پڑھتے رہیں گے۔ یہ حدیث بہت سے محدثین نے نقل کی ہے حتیٰ کہ وہابیوں کے وحید الزمان نے بھی اس حدیث کو مرفوع لکھا ہے اس نے اپنی کتاب "ہدیتہ المھدی" میں لکھا ہے کہ ایک فرشتہ حضور کی قبر پر کھڑا رہتا ہے جو تمام مخلوق کی آوازیں سننے پر قادر ہے اگرچہ غیر متعلقہ فرشتے تمام مخلوق کی آوازیں سننا جائز جانتے ہیں مگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تمام مخلوقات کی آوازیں سننے پر معترض ہیں۔ ملائکہ، حوریں تو جنت میں بیٹھے بیٹھے دنیا کی عورتوں کی آوازیں سن سکتی ہیں ان کو پکار سکتی ہیں اور ان کو دیکھ سکتی ہیں۔ حافظ محمد لکھوی (غیر مقلد) نے اپنی کتاب "احوال میں یہ حدیث نقل کی ہے پھر قرآن کی رو سے دوزخی اہل جنت کو پکاریں گے اور پانی مانگیں گے اور جنت والے سنیں گے اور ان کا جواب دیں گے حالانکہ دوزخ ساتوں زمین کے نیچے (تحت الثریٰ) ہے اور جنت ساتویں آسمان کے اوپر (علیین) میں ہے اتنی دوری سے یہ آوازیں سننا نص صحیح سے ثابت ہے۔ حضرت سلیمان ایک چیونٹی کی آواز سن لیتے ہیں مگر غیر مقلدوں کے ہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کسی بہشتی کی آواز سننا جائز نہیں۔

حضور نے فرمایا جب لوگ ایک مجلس میں جمع ہو کر مجھ پر درود پڑھتے ہیں تو آسمانوں سے فرشتے اس مجلس کے اردگرد جمع ہو جاتے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں چاندی کی قلمیں ہوتی ہیں۔ وہ ہر ایک کے منہ سے کہا ہوا درود لکھتے جاتے ہیں ساتھ ہی وہ اہل مجلس کو زیادہ سے زیادہ درود پڑھنے کی تلقین کرتے جاتے ہیں جونہی مجلس ختم ہوتی ہے وہ آسمانوں کی طرف پرواز کر جاتے ہیں اور اللہ کی رحمت کی بارشیں اہل مجلس پر برستی ہیں جب تک یہ لوگ کوئی دنیاوی بات نہ کریں اس وقت تک ان کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے۔

حضور نے فرمایا جو شخص دن رات تین تین بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ مٹا دے گا غلام آزاد کرنے سے حضور کی بارگاہ میں سلام پہنچانا افضل ہے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے حضور پر سلام پہنچانا افضل ہے درود پڑھنے والے کے گناہ دھل جاتے ہیں دوزخ کی آگ

ٹھنڈی ہو جاتی ہے خلوص و محبت سے درود پڑھنے والے کے لئے کراما" کاتبین کو تین دن تک اس کی برائی لکھنے سے روک دیا جاتا ہے درود پڑھنے والا میدان حشر میں خلاصی پائے گا۔

حضور پر کثرت سے درود کی تعداد بعض صوفیاء نے تین تین سو بار کہا ہے بعض نے سات سات سو بار کی تعداد مقرر کی ہے غرضیکہ کثرت کی حد مقرر نہیں ہے حضور نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر پر مختلف قومیں حاضر ہوں گی جن لوگوں نے درود نہیں پڑھا انہیں پہچاننا مشکل ہو جائے گا پل صراط سے گذرنے والے بعض لوگ ڈگمگاتے گذریں گے گرتے پڑتے آگے بڑھیں گے ایسے لوگوں کی امداد کے لئے وہ لوگ آگے بڑھیں گے جو مجھے درود پڑھ کر مسرور کرتے رہتے ہیں۔ ایک حدیث میں آپ نے فرمایا اور درود پڑھنے والے کو احد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرنے کا ثواب ملے گا۔

حضور نے فرمایا جس شخص کو تنگدستی کی وجہ سے صدقہ کرنے کی طاقت نہیں ہے وہ یہ درود پڑھے اسے اتنا ثواب ملے گا کہ جنت میں داخل ہونے تک اس کا ثواب ختم نہیں ہو گا۔

الهم صل علٰی سیدنا محمد عبدک ورسولک و صل
علٰی المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات

○

یہ درود پاک حصن حصین اور کشف الغم میں موجود ہے جو شخص تنگ دستی سے نجات حاصل کر کے غنی یا دولت مند بننے کا خواہاں ہے اس کے لئے نہایت مجرب اور مفید ہے۔ حضور نے فرمایا ایک سو سے زیادہ بار درود پڑھنے والا اپنی حاجات پوری کرنے میں کامیاب ہو جائے گا وہ دوزخ کے قہر سے بچ جائے گا اور اس کی سینکڑوں حاجتیں پوری ہو جائیں گے حضور نے ایک اور حدیث میں فرمایا میرا ذکر سن کر جو بھی درود پڑھے گا اسے میری قربت حاصل ہوگی۔ اس کا دل پاک ہو گا نفاق کی میل ہٹ جائے گی اللہ کی رحمت سے ستر دروازے کھل جائیں گے لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت کے جذبات پیدا ہونے لگیں گے۔

قطب الاقطاب امام شعرانی نے کشف الغم میں ایسی احادیث بیان کی ہیں جن میں درود کے فوائد اور برکات بیان کئے گئے ہیں وہ لکھتے ہیں غمزدہ اور پریشان حال لوگوں کو جمعہ کے دن یہ درود سو بار پڑھنا چاہئے اس درود پاک کی برکات سے میدان حشر میں تیس باتیں مانی جائیں گی اور اللہ

تعالیٰ ایک فرشتہ رحمت اس کے پاس کھڑا کر دے گا اس کے نامہ اعمال میں اس درود کا اندراج ہوگا اور پھر درود پڑھنے والے کا نام ایک ایسے صحیفہ میں درج کیا جائے گا جو قیامت تک حضور کے پاس رہتا ہے آپ نے فرمایا جمعہ کے روز یہ درود پاک ایک بار پڑھنے والے پر اللہ کی طرف سے ایک ہزار فرشتے نازل ہو کر رحمت الٰہی کی بشارت دیتے ہیں اگر اس درود کو سو بار پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ اسی سالہ گناہ معاف فرماتے ہیں۔

دیلمی نے ایک روایت میں اس درود کی فضیلت لکھتے ہوئے بیان کیا ہے کہ جمعہ کے روز بعد از نماز عصر اسی بار درود پڑھا جائے تو قلب کی صفائی ہو جاتی ہے اسی سال تک اللہ کی رحمتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے۔ مندرجہ ذیل درود پاک امام سخاوی نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے۔

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد النبی
الامی وعلیٰ آلہ وبارک وسلم○

یہ درود پاک نیک عقیدے کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ درود پاک جمعہ کے دن ہزار بار پڑھے گا وہ اپنی زندگی میں جنت میں اپنی جگہ دیکھ لے گا۔ حضرت ابن مسعود نے یزید ابن وہب کو نصیحت کی تھی جمعہ کے دن یہ درود ایک ہزار بار پڑھا کرو۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اس درود پاک کو تین ہزار بار جمعرات کو پڑھے گا رات کو خواب میں زیارت رسول مقبول سے مشرف ہوگا بعض حضرات نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نور سے بیشمار فرشتے تخلیق کرتا ہے وہ جمعرات کی رات کو زمین پر اترتے ہیں ان کے ہاتھوں میں سنہری قلم ہوتے ہیں ان کے پاس چاندی کی دواتیں ہوتی ہیں وہ نوری کاغذوں پر اس درود پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے جاتے ہیں۔ یہ اہتمام حضور کے درود کی شان کے بڑھانے کے لئے کیا جاتا ہے۔

یہ درود پڑھنے والوں پر جہنم کی آگ حرام کر دی جاتی ہے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ہر روز ستر ہزار فرشتے حضور کے روضہ منور پر حاضر ہوتے ہیں گنبد خضریٰ پر اپنے پر مارتے ہیں اور یہ درود پڑھتے ہین وہ نماز عشاء کے وقت فارغ ہوتے ہیں اور اسی طرح فرشتوں کی ایک جماعت نازل ہوتی ہے جو یہ درود ساری رات پڑھتی ہے اور اپنے نورانی پروں سے گنبد خضریٰ کو ہوا دیتے رہتے ہیں۔

نذرانہ سلام جناب راجا رشید محمود صاحب درود و سلام ص ۱۱۹ سطر ۳ پر تحریر فرماتے ہیں اگرچہ عرف عام میں درود شریف یا درود پاک کے الفاظ ہی استعمال کئے جاتے ہیں لیکن اس سے مراد درود و سلام ہی ہے۔ قرآن پاک کے حکم کی رو سے سلام پر تو نسبتاً" زیادہ زور دیا گیا ہے پھر صرف درود شریف جس میں سلام نہ ہو' پیش کرنے کا کوئی جواز نہیں۔ درود ابراہیمی اس لئے سکھایا گیا کہ سلام پہلے سے رائج تھا چنانچہ جو شخص درود ابراہیمی پڑھے' اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس سے پہلے یا بعد میں "السلام علیک ایها النبی ورحمۃ اللہ و برکاتہ" کہے

"القول البدیع" کے حوالے سے مولانا محمد زکریا سہارنپوری نے ابو سلیمان حرانی اور ابراہیم نفسی کے واقعے نقل کئے ہیں یہ دونوں حضرات آقا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پر درود تو بھیجتے تھے لیکن سلام پیش نہیں کرتے تھے حضور اکرم علیہ الصلواۃ والسلام نے ان دونوں حضرات کو اپنی زیارت سے مشرف فرما کر ہدایت فرمائی کہ وہ سلام بھی بھیجا کریں۔ فضائل درود شریف ۹۷۵

ابن کثیر لکھتے ہیں "اب رہا سلام ـــــ سو اس کے بارے میں شیخ ابو محمد جوینی فرماتے ہیں کہ یہ بھی صلواۃ کے معنیٰ میں ہے' پس غائب پر اس کا استعمال نہ کیا جائے۔ اور جو نبی نہ ہو' اس کے لئے خاصتہ" اسے بولا بھی نہ جائے .... ہاں' جو سامنے موجود ہو' اس سے خطاب کر کے "سلام علیک یا سلام علیکم یا السلام علیک یا السلام علیکم" کہنا جائز ہے اور اس پر اجماع ہے" تفسیر ابن کثیر جلد ۴ ص ۳۵۹

احمدیار خان نعیمی اس کی مزید توضیح کرتے ہوئے کہتے ہیں "حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ہمیشہ حیات النبی ہیں اور سب کا درود و سلام سنتے ہیں' جواب دیتے ہیں۔ کیونکہ جو جواب نہ دے سکے اسے سلام کرنا منع ہے' جیسے نمازی' سونے والا" تفسیر نور العرفان ص ۲۷۸

چودھری رفیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ صلواۃ کے تناظر میں سلام کا ذکر یوں فرماتے ہیں "جو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پر سلام بھیجے' وہی اسی لمحے اس کا اہل ہو جاتا ہے کہ اپنے آپ پر سلام بھیج سکے' انسانیت پر سلامتی وارد کر سکے۔ انسانوں کو اس سے بڑھ کر اور کیا مقام درکار ہو گا' اور یہ مقام حاصل کرنے کے لئے اس سے آسان نسخہ اور کیا ہو کہ سلام بھیجو اور مجسم اسلام

ہو جاؤ۔ لیکن نظم کائنات یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سلام بھیجے بغیر اس مقام کا حصول ممکن نہیں۔ جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سلام نہیں بھیجتے' اپنی ذات سے لڑتے رہنا اور پھر آپس میں لڑتے رہنا ان کا مقدر ہو جاتا ہے۔ سلامتی گویا ان سے روٹھ جاتی ہے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سلام بھیج دیا جائے تو اپنے آپ پر سلام بھیجنے کی اہلیت کو کوئی معطل نہیں کر سکتا۔ انسان کی تمام محرومیوں کا علاج حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سلام بھیجنا ہے۔ جونہی حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سلام کہو گے السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین کہنے کے حق دار بن جاؤ گے انسانوں کو اگر اپنی سلامتی درکار ہے' ان کی زندگی کا مدعا سلامتی کا حصول ہے تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سلام بھیجیں' ــــــــ اور سلامتی کو اپنا مقدر بنا لیں"

درود شریف سے متعلقہ احادیث پر ایک نظر

التذکرہ کے ص ۵۴ سطر ۳ پر تحریر ہے

ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ سعد بن عبادہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لائے۔ بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ حضور پر صلوٰۃ بھیجیں فرمایا کہا کرو اللھم صل علی محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراہیم وبارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم ○ پھر فرمایا کہ سلام کو تو تم جانتے ہی ہو اس حدیث کو امام احمد مسلم نسائی و ترمذی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے صحیح بتلایا ہے امام احمد نے بشیر بن سعد کے سوال میں یہ الفاظ زیادہ روایت کئے ہیں کہ جب ہم نماز کے اندر درود پڑھا کریں تو کس طرح پڑھا کریں۔ امام احمد نے جو ٹکڑا زیادہ روایت کیا ہے اس کے شروع میں ہے کہ ایک آدمی آیا اور نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور سوال کیا کہ جب ہم نماز میں ہوں تو کیونکر درود پڑھا کریں آپ خاموش ہو رہے حتیٰ کہ ہم لوگ کہنے لگے کہ کاش یہ شخص سوال ہی نہ کرتا پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ کہو۔ اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و آل ابراہیم

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جسے اہل صحاح و اصحاب سنن ائمہ نے خدریؓ، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰؓ سے روایت کیا ہے جن کے الفاظ ہیں مجھ سے کعب بن عجرہ نے کہا میں تم کو ایک تحفہ دوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے عرض کیا حضور پر سلام بھیجنے کا طریق تو جان چکے ہیں فرمائیے کہ صلوٰۃ کیونکر بھیجیں۔ فرمایا کہا کرو اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم انک حمد مجید۔ اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔

کعب بن عجرہ کی ایک اور حدیث ہے جسے حاکم نے مستدرک میں اپنی اسناد سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حاضر ہو جاؤ ہم حاضر ہو گئے جب آنحضرت نے ممبر کے پہلے زینہ پر قدم رکھا تو آمین کہا دوسرے زینہ پر قدم رکھا تو آمین کہا پھر تیسرے زینہ پر قدم رکھا تو آمین کہا جب فارغ ہوئے تو ممبر سے اترے ہم نے عرض کا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے حضور سے جو آج سنا وہ پہلے نہیں سنا تھا۔ فرمایا جبرئیل میرے سامنے آئے اور کہا جسے رمضان ملا اور بخشا نہ گیا وہ بھی رحمت سے دور ہو میں نے آمین کہا میں نے دوسرے زینہ پر قدم رکھا تو جبرئیل نے کہا جس شخص کے سامنے آپ کا نام لیا جائے اور وہ درود نہ پڑھے وہ بھی رحمت سے دور ہو میں نے آمین کہا میں نے تیسرے زینہ پر قدم رکھا تو جبرئیل نے کہا جس نے والدین کو یا دونوں میں سے ایک کو بڑھاپے میں پایا اور جنت میں داخل نہ ہو اور وہ بھی رحمت سے دور ہو میں نے آمین کہا حاکم نے اس حدیث کو صحیح الاسناد کہا ہے۔

ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی ہے جسے بخاری و مسلم ابوداؤ نسائی اور ابن ماجہ نے اپنی اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے کہ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ پر درود کس طرح بھیجیں فرمایا کہا کرو اللھم صل علی محمد وذریتہ کما صلیت علی آل ابراہیم و بارک علی محمد وذریتہ کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید

ابو سعید خدری کی روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر سلام کرنے کو تو ہم جان گئے مگر آپ پر درود کیونکر بھیجیں۔ فرمایا کہا کرو اللھم

صل علی محمد عبدک ورسولک کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد و آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم اس کو اپنی صحیح میں امام بخاری نے اور نسائی اور ابن ماجہ نے اپنی اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت مسند احمد میں ہے کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ حضور پر درود کیونکہ بھیجا کریں۔ فرمایا کہا کرو اللھّم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم انک حمید مجید۔ وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید نسائی نے یوں کہا ہے کہ ایک شخص کے سوال کے جواب میں فرمایا کہو اللھم صل علی محمد کما صلیت علی ابراہیم انک حمید مجید و بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید ○ نسائی نے اسحٰق بن ابراہیم کے طریق سے یوں روایت کی ہے اللھم صل علی محمد کما صلیت علی ابراہیم و آل ابراہیم انک حمید مجید و بارک علی محمد و آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و آل ابراہیم انک حمید مجید عثمان بن عبداللہ بن موہب جو نسائی کی دونوں روایتوں اور امام احمد کی روایت کا راوی ہے اس حدیث کو موسیٰ طلحہ سے روایت کرتا ہے اور شیخین نے بھی اس کی روایت عن موسیٰ بن طلحہ سے حجت پکڑی ہے۔

حدیث ہفتم زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ کی ہے جسے امام احمد نے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ حضور پر صلواۃ کی کیا کیفیت ہے۔ فرمایا درود بھیجو اور اس میں جہد و کوشش کرو۔ اور یوں کہو اللھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید نسائی و اسمٰعیل بن اسحاق و حافظ ابو عبداللہ بن مندہ نے بھی اس کو اپنی اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حدیث ہشتم حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی حدیث ہے جسے ترمذی نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا البخیل الذی من ذکرت عندہٗ فلم یصل علی (بخیل وہ ہے جس کے روبرو میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے) ترمذی نے

اس کو حسن صحیح غریب کہا ہے اور بعض نسخوں میں حسن غریب لکھا ہوا ہے نسائی نے سنن میں ابن حبان نے صحیح میں حاکم نے مستدرک میں اس کو روایت کیا ہے۔

نسائی نے حضرت علی کی حدیث کو اپنی اسناد کے ساتھ یوں روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا من سره ان یکتال بالمکیال الاوفیٰ اذا صلے علینا اهل البیت فلیقل اللهم اجعل صلواتک و برکاتک علی محمد النبی ذریتحه واهل بیته کما صلیت علی ابراہیم انک حمید مجید (جس شخص کو یہ پسند ہو کہ پورے پیمانوں کے ساتھ اسے اجر ملے تو اسے چاہئے کہ جب ہم اہل بیت پر درود پڑھے تو یوں پڑھے الھم اجعل الخ

حدیث نہم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہے محمد بن اسحاق السراج نے اپنی سند کے ساتھ ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ صحابہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سوال کیا کہ حضور پر درود کیوں کر بھیجیں فرمایا کہا کرو اللھم صل علی محمد و بارک علی محمد و علی آل محمد کما صلیت و بارکت علی ابراہیم و آل ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید رہا سلام وہ تم جانتے ہی ہو یہ اسناد صحیح اور شرط شیخین پر ہے اسے ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔

واضح ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود کی احادیث ابو ہریرہؓ اور بھی ہیں ایک وہ ہے جسے عشاوی نے اپنی اسناد کے ساتھ ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا من صلی علی عند قبری و کل اللہ بہ ملکا یبلغنی و کفی امر دنیاہ و آخرتہ و کنت لہ یوم القیامۃ شہیدا وشفیعا" (جو شخص میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو مجھے پہنچا دیا ہے اور (درود کا پڑھنا) اس شخص کے دنیا و آخرت کے کام کو کفایت دیتا ہے اور قیامت کے دن میں اس کا شہید (گواہ و شفیع ہوں گا) اس حدیث میں محمد بن موسیٰ جو راوی ہے وہ محمد بن یونس

ایک حدیث صالح مولیٰ توئمہ کی ابو ہریرہؓ سے ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ماجلس قوم مجلسا فلم یذکر واللہ لم یصلو علی بنیہ صلی اللہ علیہو سلم الاکان مجلسہم علیهم ترۃ یوم القیامۃ ان شاء عفاعنهم و

ان شاء اخذهم (کسی مجلس میں کوئی قوم ایسی نہیں بیٹھتی جو ذکر خدا اور صلوٰۃ بر نبی نہ کرے مگر یہ کہ وہ مجلس ان کے لئے قیامت کو حسرت ہوگی خدا چاہے ان کو معاف کرے چاہے پکڑے)

ایک حدیث ابو ہریرہؓ کی وہ ہے جسے اسمٰعیل نے کتاب الصلوٰۃ میں اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صلوا علی فان صلاتکم علی زکوۃ لکم قال واسئلو اللہ لی الوسیلۃ قال فاما حدثنا و اما سئالنا قال الوسیلتہ اعلیٰ درجتہ فی الجنتہ لا ینالھا الا رجوان اکون ذلک الرجل ○ (مجھ پر درود بھیجو تمہارا درود پڑھنا تمہارے لئے ستھرائی اور پاکیزگی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کا سوال کیا کرو (پھر خود ہی یا ہمارے سوال کرنے پر فرمایا) وسیلہ جنت میں ایک اعلیٰ درجہ ہے جو صرف ایک شخص کو ہی ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ شخص میں ہوں گا ابن ابی شیبہ نے بھی اس کو مسند میں روایت کیا ہے۔

اسمٰعیل نے ایک حدیث ابو ہریرہ بھی اپنی سند کے ساتھ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صلو علی انبیاء اللہ و رسلہ فان اللہ بعثھم کما بعثنی (خدا کے نبیوں اور رسولوں پر درود بھیجا کرو کیونکہ ان کو بھی اللہ نے مبعوث کیا تھا جیسے مجھے کیا ہے صلوٰۃ اللہ و سلام علیہم اجمعین)

ایک حدیث ابو ہریرہؓ کی وہ ہے جسے ترمذی نے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رغم انف رجل ذکرت عندہ فلم یصل علی و رغم انف رجل دخل علیہ رمضان ثم انسلخ قبل ان یغفر لہ و رغم الف رجل ادرک عند ابواہ الکبر فلم یدخلاہ الجنۃ (ذلیل ہو وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے درود نہ پڑھا۔ ذلیل ہو وہ شخص جس نے رمضان پایا اور مہینہ ختم ہو گیا اور وہ بخشا نہ گیا ذلیل ہو جس نے بڑھاپے میں ماں باپ کو پایا اور انہوں نے جنت میں اسے داخل نہ کر دیا) امام ترمذی کہتے ہیں کہ اس باب میں جابر و انس سے بھی حدیث ہے اور ربعی بن ابراہیم راوی اسمٰعیل بن ابراہیم کا بھائی اور ثقہ ہے اور یہی ابن علیہ ہے۔

بعض اہل علم سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص کسی مجلس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک دفعہ درود پڑھ دے تو جو کچھ اس مجلس میں ہوا اس کے لئے کفارہ ہے حدیث

بالا کو حاکم نے مستدرک میں بھی روایت کیا ہے۔

ایک حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی وہ ہے جسے امام مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے فرمایا من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے خدا اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اس کو ابوداؤد' ترمذی و نسائی نے اور صحیح میں ابن حبان نے روایت کیا ہے ترمذی نے حسن صحیح کہا ابن حبان نے من صلی علی مرۃ واحدۃ کتب لہ بھا عشر حسنات روایت کیا ہے (یعنی ایک درود کے عوض دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں)

ایک حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ابن خزیمہ رحمتہ اللہ علیہ نے صحیح میں روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا (یعنی مسجد میں آنے کے وقت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجے اور اللھم افتح لی ابواب رحمتک پڑھے اور مسجد سے جانے کے وقت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سلام بھیجے اور اللھم اجرنی من الشیطان کہے) اس کو ابن حبان نے بھی صحیح میں روایت کیا ہے۔

ایک حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وہ ہے جسے حسین بن احمد صاحب جزاء المعروف نے سند کے ساتھ روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا لا تجعلو بیوتکم قبورا" و لا تجعلو اقبری عیدا وصلو علی فان صلاتکم تبلغنی حیث ماکنتم تم اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ (یعنی ان میں نماز نوافل بھی پڑھا کرو) اور مجھ پر درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھے پہنچتا ہے خواہ تم کسی جگہ ہو)

ایک حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وہ ہے جسے مسلم بن ابراہیم نے سند کے ساتھ روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا (کچھ ملائکہ ایسے ہیں جو پھرتے رہتے ہیں جب وہ ذکر کے حلقوں میں پہنچتے ہیں تو باہم کہتے ہیں بیٹھ جاؤ جب مجلس والے دعا مانگتے ہیں تو یہ آمین کہتے ہیں اور جب وہ درود پڑھتے ہیں تو یہ بھی درود پڑھتے ہیں جب وہ فارغ ہو جاتے ہیں تو فرشتے آپس میں کہتے ہیں کہ یہ کیسے خوش نصیب ہیں کہ اپنے گھروں کو لوٹ جاتے ہیں اور خدا نے ان کو بخش دیا ہے) اس حدیث کو ابو سعید القاص نے فوائد میں روایت کیا ہے۔

ایک حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وہ ہے جسے امام احمد و ابوداؤد نے اپنی اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا مامن مسلم یسلم علی الا رد

اللہ الی روحی حتٰی ارد الیہ السلام (جو مسلمان مجھ پر سلام بھیجتا ہے اللہ تعالٰی اسے میری روح کو پہنچا دیتا ہے اور میں اس کے سلام کا خود جواب دیتا ہوں)

ابوالشیخ نے کتاب الصلوٰۃ میں اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کی ہے۔ فرمایا من صلی علی عند قبری سمعتہ و من صلی علی من بعید اعلمتہ (جو مجھ پر میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے میں اسے سن لیتا ہوں اور جو دور سے پڑھتا ہے وہ مجھے معلوم کرا دیا جاتا ہے)۔

بریدہ بن احصیب رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جسے حسن بن شاذان نے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے کہ صحابہ نے عرض کیا کہ سلام تو حضور پر کرنے کو ہم جان گئے۔ درود کی کیفیت کیا ہے۔ فرمایا کہا کرو اللھم اجعل صلواتک و رحمتک علٰی محمد و علٰی آل محمد کما جعلتھا علٰی ابراہیم انک حمید مجید

سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جسے طبرانی نے معجم میں اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (جس کو وضو نہیں اس کی نماز نہیں اور جو بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو نہیں اور جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھے اس کی نماز نہیں اور جو انصار سے محبت نہیں رکھتا اس کا درود نہیں) اس حدیث کو ابن ماجہ نے بھی عبدالمہیمن بن عباس سے (جو ابی بن عباس کا بھائی ہے) روایت کیا ہے۔

سہل رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث وہ ہے جسے بغوی نے سند کے ساتھ روایت کیا کہ ابو طلحہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا میرے مادر و پدر حضور پر نثار ہو جائیں آج تو چہرہ مبارک پر سرور نمایاں ہے۔ فرمایا ہاں میرے پاس ابھی جبرائیل آئے تھے آ کر کہا یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو آپ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالٰی اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا دس گناہ معاف کرے گا اور دس درجہ بلند فرمائے گا ابن حبیب راوی کہتے ہیں میں جانتا ہوں کہ ابو حازم نے یہ بھی کہا کہ فرشتے اس پر دس دفعہ دعائے رحمت کرتے ہیں۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جسے حاکم نے مستدرک میں اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآ۔ وسلم نے فرمایا (یعنی جب تم نماز میں تشہد پڑھو تو کہا کرو اللھم صل علٰی محمد حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے۔

ایک حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی وہ ہے جسے محمد بن حمدان المزوری نے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا من لم یصل علی فلا دین لہ (جو مجھ پر درود نہیں پڑھتا اس کا دین نہیں)

ترمذی نے اپنی جامع میں اسناد کے ساتھ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ان اولی الناس بی یوم القیامتہ اکثر ھم علی صلواۃ (قیامت کے دن سب لوگوں سے مقدم اور اولیٰ مجھے وہ ہو گا جو مجھ پر زیادہ درود پڑھتا ہو گا) ترمذی نے اس کو حسن غریب کہا ہے ابن حبان نے صحیح میں بزاز نے مسند میں اور بغوی نے بھی اس کو اپنی اپنی سند سے روایت کیا ہے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث کو ابن ماجہ نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ ابن مسعود نے فرمایا کہ جب تم نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجا کرو تو اسے سنوار لیا کرو شاید وہی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے پیش کیا جائے لوگوں نے کہا ہم کو سکھلا دیجئے۔ کہا یوں پڑھا کرو۔ اللھم اجعل صلواتک و رحمتک و برکاتک علی سید المرسلین و امام المتقین و خاتم النبیین محمد عبدک و رسولک امام الخیر و قائد الخیر و رسول الرحمۃ اللھم ابعثہ مقاماً محموداً یغبط بہ الاولون والآخرون اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم انک حمید مجید و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و آل ابراہیم انک حمید مجید۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث نسائی میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ان للہ ملائکتہ سیاحین یبلغون عن امتی السلام (کچھ فرشتے ایسے ہیں جو گھومتے رہتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھ کو پہنچا دیتے ہیں) اس کی اسناد صحیح ہے اور ابن حبان نے بھی صحیح میں اپنی سند سے اس کو روایت کیا ہے۔

فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جسے امام احمد نے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو نماز میں دعا مانگتا تھا نہ اللہ کی حمد کرتا

تھا نہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے جلدی کی پھر اسے بلایا پھر اسی کو یا اور کو (مخاطب کر کے) فرمایا اذا صلے احد کم فلیبد بتحمید ربه والثناء علیه ثم یصل علی النبی صلی الله علیه وسلم ثم یدعو ابعد بما شاء (جب تم نماز پڑھو پہلے حمد و ثناء کرو پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو پھر جو چاہو دعا مانگو۔ ابو داؤد کے بھی یہی لفظ ہیں۔ نسائی و ابن خزیمہ و ابن حبان نے بھی اس کو روایت کیا ہے اور ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

ابی طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث مسند احمد میں ہے کہ ایک صبح رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاکیزہ نفس اٹھے چہرہ مبارک پر بشارت و بشاشت نظر آتی تھی عرض کیا گیا کہ آج حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے معلوم ہوتے ہیں فرمایا اجل اتانی آت من ربی عز و جل فقال من صلی علیک من امتک صلواة کتب الله له بهاعشر حسناة و محاعنه عشر سیئات و رفع له عشر درجات و رد علیه مثلها (ہاں پروردگار کا فرستادہ میرے پاس آیا کہا آپ کی امت میں سے جو آپ پر ایک بار درود پڑھے گا خدا اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا دس بدیاں محو کر دے گا دس درجے اس کے بلند فرمائے گا اور ویسا ہی جواب بھی اس کو دے گا) دوسری سند کے ساتھ بھی اس کو روایت کیا ہے اس میں یہ ہے کہ فرشتہ نے آکر کہا پروردگار فرماتا ہے کہ جو کوئی آپ پر ایک دفعہ درود پڑھے تو خدا اس پر دس رحمتیں بھیجے گا اور جو ایک بار سلام بھیجے اس پر دس بار سلام بھیجے گا کیا آپ اس پر خوش نہیں؟ فرمایا ہاں نسائی نے اور صحیح میں ابن حبان نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جسے نسائی نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا من ذکرت عنده فلیصل علی و من صلی مرة صلے الله علیه عشرا (جس کے سامنے میرا ذکر آئے اسے درود پڑھنا چاہئے اور جو شخص ایک بار مجھ پر درود پڑھتا ہے خدا اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے) دوسری سند کے ساتھ یوں روایت کیا ہے من صلی علی صلواة واحدة صلی الله علیه عشر صلواة و یحط عنه بهاعشر سیئات و رفع بها عشر درجات (ترجمہ پہلے

گذر چکا ہے) امام احمد نے مسند میں اور ابن حبان نے صحیح میں اپنی اپنی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے علت اس میں یہ ہے جس کی طرف نسائی نے کتاب کبیر میں اشارہ کیا ہے کہ یونس بن اسحٰق دو طرح پر روایت کرتا ہے یزید بن ابی مریم سے وہ حسن سے وہ انس بن مالک سے۔ دوسری یزید بن مریم خود انس بن مالک سے لیکن یہ علت اس حدیث کے لئے کچھ قدح نہیں کیونکہ حسن اور یزید دونوں کو انس بن مالک سے اس حدیث کا سماع ہے۔ ابن حبان نے صحیح میں اور حاکم نے مستدرک میں یزید سے ہی روایت کی ہے جس میں یزید نے اپنی سماع کی صراحت کر دی ہے پس ممکن ہے کہ یزید نے اس حدیث کو حسن سے بھی سنا ہو اور دونوں طرح روایت کر دی ہو جیسا کہ خود اس نے بیان کر دیا ہے ایں ہمہ یہ احتمال اب تک باقی ہے کہ حدیث بعینہٖ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہو جسے انس رضی اللہ عنہ نے ارسال کے ساتھ روایت کیا ہو جیسا کہ اسمٰعیل بن اسحٰق کی روایت سے واضح ہوتا ہے کیونکہ اس میں حضرت انسؓ حضرت ابو طلحہؓ سے ہی روایت کرتے ہیں۔

ایک حدیث انس رضی اللہ عنہ کی ابن الغازی نے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا من صلی علی فی یوم الف مرۃ لم یمت حتی یری مقعدہ من الجنۃ" (جو کوئی ہزار دفعہ روزانہ درود پڑھ لیتا ہو وہ نہ مرے گا جب تک اپنا مقام جنت نہ دیکھ لے گا) حافظ ابو عبداللہ المقدسی نے کتاب الصلوٰۃ میں لکھا ہے کہ میں اس کو بجز حکم بن عطیہ کی روایت کے نہیں پہنچانتا۔ دار قطنی نے کہا ہے کہ حکم بن عطیہ نے ثابت سے ایسی احادیث روایت کی ہیں جن کی متابعت نہیں کی جاتی۔

امام احمد کا قول ہے کہ اس کی روایت میں کچھ ڈر نہیں البتہ ابوداؤد طیالسی نے اس سے احادیث منکر روایت کی ہیں کہتے ہیں کہ یحیٰ بن معین نے اسے ثقہ کہا ہے۔

حضرت انس سے جعفر فریابی نے وہ حدیث بھی سند کے ساتھ روایت کی ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ممبر پر چڑھنے اور تین بار آمین پکارنے کا ذکر ہے۔ اسی حدیث کو ابو بکر شافعی نے بھی انس سے روایت کیا ہے اس نے سند میں سلمہ بن وردان ہے جو لین الحدیث ہے خصوصاً" ایسی حدیث جس کے لئے شواہد موجود ہیں اور جو دوسری طرح سے بھی معروف ہیں۔

انس رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث وہ ہے جسے ابو یعلی موصلی نے سند کے ساتھ روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ما من عبدین متحابین یستقبل احد هما الآخر (صاحبه) و یصلیان علی النبی صلی اللہ علیه وسلم الا لم یتفر قا حتی یغفر لهماذنوبهما ماتقدم منها وما تاخر (جو دو دوست آپس میں ملیں اور نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پڑھیں وہ جدا ہوں گے ایسی حالت میں ان کے اگلے پچھلے گناہ بخشے گئے ہوں گے)

انس کی ایک حدیث وہ ہے جسے ابن ابی عاصم نے سند کے ساتھ روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا صلوا علی فان الصلواة علی کفارة لکم فمن صلی علی صلی اللہ علیه (مجھ پر درود بھیجا کرو یہ تمہارے لئے کفارہ ہے جو مجھ پر درود بھیجتا ہے خدا اس پر رحمت بھیجتا ہے) ابن شاہین نے بھی اس کو اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

انس رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث وہ ہے جسے ابن .... نے روایت کیا ہے .... الف مرة لم یمت حتی یری مقعده من الجنة یہ حدیث دوسرے طریق سے آگے آئے گی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جسے انس رضی اللہ عنہ بن مالک نے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم باہر کو تشریف لے گئے آپ کے ساتھ جانے والا کوئی نہ تھا۔ عمرؓ گھبرائے اور پانی کا لوٹا لے کر پیچھے ہو لئے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گھاس پر سجدہ میں پڑے ہوئے ہیں عمرؓ دور ہٹ گئے اور آنحضرت کے پچھلی طرف بیٹھ گئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا تو فرمایا (عمر تو نے خوب کیا کہ مجھے سجدہ میں دیکھ کر دور ہٹ رہا۔ جرائیل میرے پاس آئے تھے اور کہتے تھے جو آپ پر ایک بار درود پڑھے گا خدا اس پر دس رحمتیں بھیجے گا اور دس درجے اس کے بلند فرمائے گا) اس حدیث کو حضرت عمرؓ بن خطاب کی حدیث بھی کہہ سکتے ہیں اور انس بن مالک کی بھی لیکن حضرت عمرؓ کی جانب سند دو وجہ سے ہے اول سیاق سے ظاہر ہے کہ انس اس وقت حاضر نہ تھے دوسرے قاضی اسمٰعیل نے جو روایت کی ہے اس میں اوس بن حدثان حضرت عمرؓ سے ہی روایت کرتا ہے حضرت انس کا اس میں واسطہ نہیں لیکن اس دوسری سند پر نظر کرنے سے پہلی سند میں علت معلوم ہوتی ہے مگر یہ کوئی علت

نہیں کیونکہ سلمہ کا دونو سے سابقہ ہے ابوبکر اسماعیلی نے کتاب مسند عمر میں ایک روایت وہ بیان کی ہے جو پہلی حدیث کے موافق ہے یعنی انسؓ بن مالک نے مذکورہ بالا قصہ بیان کیا اور دوسری روایت وہ بیان کی ہے جس میں سلمہ نے اس حدیث کو مالک بن اوس اور انس بن مالک دونوں سے سننا ظاہر کر دیا ہے۔

حضرت عمرؓ کی ایک حدیث وہ ہے جسے ابن شاہین نے سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا من صلی علی صلواۃ صلی اللہ بھاعشرا" فلیقلل عبد بعد علی من الصلواۃ اولیکثر (جو شخص ایک بار مجھ پر درود پڑھتا ہے خدا اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اب اس کے بعد خواہ کوئی درود کم پڑھے یا زیادہ)

ایک حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وہ ہے جسے ترمذی نے اپنی جامع اور موقوفا" روایت کیا ہے ان الدعا موقوف بین السماء والارض لا یصعلو منه شئی حتٰی تصل علی نبیک صلی اللہ علیہ و سلم (دعا زمین و آسمان کے اندر ٹھہرا دی جاتی ہے ذرا بھی اس میں اوپر نہیں جا سکتی جب تک نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے)

اسماعیل نے اس سے اتم طور پر روایت کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو مسلمان کھلی زمین پر جا کر ضحیٰ کی دو رکعتیں پڑھے اور پھریوں کے الھم اصبحت عبدک علی عھدک ووعدک خلقتنی ولم اک شیئا"۔ استغفرک الذ نبی فانی قدلرھقتنی ذنوبی واحاطت بی الا ان تغفرھا فاغفرلی یا رحمٰن (الٰہی تیرے بندہ نے صبح کی تیرے عہد اور تیرے وعدہ پر تو نے مجھ کو پیدا کیا اور میں کوئی شے نہ تھا میں تجھ سے اپنے گناہ کی بخشش مانگتا ہوں کیونکہ گناہوں نے مجھ کو دشواری میں ڈال دیا ہے اور گھیر لیا ہے (کوئی راہ نہیں رہی) بجز اس کے کہ تو مجھے بخش دے پس اے رحمٰن مجھے بخش دے اللہ تعالیٰ اسی جگہ بیٹھے ہوئے اس کے گناہ بخش دیتا ہے گو وہ کف دریا کے برابر ہوں۔

ایک اور روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھ سے ذکر کیا گیا ہے کہ دعا زمین و آسمان کے اندر ٹھہرا دی جاتی ہے بلند نہیں ہوتی جب تک درود ساتھ نہ ہو۔ ایک اور روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اعمال باہم فخر کرتے ہیں صدقہ کہتا ہے کہ میں سب سے

افضل ہوں فرمایا جو مسلمان اپنے مال میں سے زوجین کو دیتا ہے اس کے لئے جنت کے دربان مبادرت کرتے ہیں۔

عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جسے امام احمد نے مسند میں روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطبہ کہتے سنا آپ فرماتے تھے من صلی علی صلواۃ لم تنزل الملائکتہ الا تصلے علیہ ماصلی علی فلیقلل عبد من ذلک اولیکثر (جو کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ درود خوانی میں رہتا ہے۔ اب بندہ کو اختیار ہے کم پڑھے یا زیادہ) اس کو ابن ماجہ نے بھی روایت کیا ہے۔

عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ یہ الفاظ روایت کئے ہیں من صلی علی صلواۃ صلی اللہ علیہ فاکثروا او اقللو (جو مجھ پر درود پڑھتا ہے خدا اس پر رحمت بھیجتا ہے اب تم زیادہ پڑھو یا کم) عاصم بن عبید اللہ بن عاصم جو سند روایت امام میں ہے اور عبداللہ بن عمر العمری جو عبدالرزاق کی سند میں۔ گو ان دونوں کی حدیث میں کچھ ضعف ہے مگر حدیث کا ان دو مختلف وجوہ میں مروی ہونا دلالت کرتا ہے کہ حدیث کی اصلیت ضروری ہے اور یہ حسن کے درجہ وسطی سے کم نہیں۔ (واللہ اعلم)

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جسے مسند میں امام احمد نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے تو حضور کے پیچھے ہو لیا آپ ایک نخلستان میں داخل ہوئے وہاں آپ نے ایک لمبا سجدہ کیا حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا نے وفات دی۔ میں دیکھنے کے واسطے آگے بڑھا حضور نے سر اٹھایا اور فرمایا "عبدالرحمٰن تجھے کیا ہو گیا؟" میں نے اپنا اندیشہ عرض کیا فرمایا ان جبریل قال لی الا ابشرک ان اللہ عزوجل یقول من صلی علیک صلیت علیہ ومن سلم علیک سلمت علیہ (جبرئیل نے مجھ سے کہا کیا میں آپ کو خوش خبری نہ سناؤں؟ اللہ پاک فرماتا ہے جو آپ پر درود پڑھے گا میں اس پر رحمت بھیجوں گا جو آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلامتی بھیجوں گا) دوسری سند میں اتنا زیادہ ہے کہ فسجدت للہ شکرا" (یعنی میں نے سجدہ شکر اللہ تعالیٰ کا ادا کیا) حاکم نے اس کو مستدرک میں اپنی سند کے ساتھ روایت کر کے صحیح الاسناد بتلایا

ہے۔

ابن ابی الدنیا نے اپنی سند کے ساتھ ابن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ کیا اور اس میں طول دیا میں نے اس بارہ میں عرض کیا تو فرمایا انی سجدت هذه السجدة شکراً لله عزوجل فی ما ابلانی فی امتی فانه من صلی علی صلواة صلے اللّه علیه بها عشراً (میں نے یہ سجدہ شکرانہ کا اللہ تعالیٰ کی جناب میں کیا تھا کہ اس نے میری امت کے بارہ میں یہ ارزانی فرمایا کہ جو کوئی شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا خداوند پاک اس پر دس رحمتیں بھیجے گا)

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جسے عبدالحمید نے اپنی مسند میں سند کے ساتھ روایت کیا ہے ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رات کا چہارم گذر جاتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوتے اور فرماتے لوگو ذکر خدا کرو۔ ذکر خدا کرو جائت الراجفته تتبعها الرادفة۔ جائالموت بمافیه جاء الموت بمافیه میں نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ میں حضور پر درود اکثر پڑھا کرتا ہوں فرمائیے درود کی کیا مقدار رکھوں (یعنی اور وظیفوں کے مقابل میں) فرمایا جس قدر تو چاہے۔عرض کیا ایک چہارم ۱/۴ فرمایا جتنا تو چاہے اگر زیادہ کرے تو بہتر ہے عرض کیا نصف ۱/۲ فرمایا جتنا تو چاہے اگر زیادہ کرے تو بہتر ہے عرض کیا دو تہائی ۲/۳ فرمایا جتنا تو چاہے اگر زیادہ کر تو بہتر ہے میں نے عرض کیا کہ میں تمام (وقت کو) آپ کے درود کے لئے کروں گا۔ فرمایا اذا یکفی همک و یغفر لک ذنبک (ایسی حالت میں وہ تیرے مقاصد کے لئے کفایت کرے گا اور تیرے گناہوں کو بخشوا دے گا)

ترمذی و امام احمد و حاکم نے بھی اس کو اپنی اپنی سند سے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اس کو حسن صحیح کہا ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل جو عبدالحمید کی سند روایت میں ہے اس سے ائمہ کبار مثل حمیدی و احمد و اسحٰق و علی و ترمذی وغیرہ ہم نے حجت پکڑی ہے اور ترمذی نے اس ترجمہ کو کبھی صحیح کبھی حسن کہا ہے۔

ابن تیمیہ سے اس حدیث کی تفسیر پوچھی گئی کہا ابی بن کعب اپنے لئے کچھ دعا کرتے تھے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ اس دعا میں سے چہارم یا نصف یا دو ثلث کو درود بنالوں اور کل کو درود بنا لینے کے اظہار پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا کہ اب تیرے مقاصد کے لئے کفایت اور تیرے گناہوں کے لئے مغفرت ہو گی۔ وجہ یہ ہے کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا ہے خدا اس پر دس بار رحمت کرتا ہے اور خدا کی رحمت مطالب کی کفایت کنندہ اور گناہوں کی بخشندہ ہے یہ معنی ہیں حدیث کے۔

حدیث ابولدردا رضی اللہ عنہ تقفیات میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اکثرو اعلی الصلواۃ یوم الجمعۃ فانہ یوم مشھود تشھلہ الملائکہ وان احدلا یصلی علی الاعرضت علی صلواۃ۔ یفرغ قال قلت و بعد الموت قال ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حیّ یرزق (جمعہ کے دن درود بکثرت پڑھا کرو کیونکہ وہ یوم مشہود ہے یعنی فرشتے اس میں حاضر رہتے ہیں جو مجھ پر درود پڑھتا ہے اس کا درود سامنے کر دیا جاتا ہے میں نے عرض کیا موت کے بعد کیا حال رہے گا فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ نبیوں کے جسم کو کھائے اللہ کا نبی قبر میں بھی زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق دیا جاتا ہے۔

اسی حدیث کو دوسری سند کے ساتھ جو آگے آئے گی طبرانی نے روایت کی ہے اور ابن ماجہ نے بھی

حدیث ابوامامہ کو بیہقی نے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اکثر اعلی من الصلواۃ فی کل یوم جمعۃ فان صلواۃ امتی تعرض علی فی کل یوم جمعۃ فمن کان اکثرھم علی صلواۃ کان اقربھم منی منزلۃً (جمعہ کے دن مجھ پر درود بکثرت پڑھا کرو کیونکہ ہر جمعہ کو امت کا درود میرے سامنے کیا جاتا ہے پھر جو درود خوانی میں بڑھا ہوا ہو گا وہی درجہ میں مجھ سے قریب تر ہو گا۔

اکثرو اصلواۃ یوم الجمعۃ فانہ اتانی جبریل انفامن ربہ عزوجل فقال ماعلی الارض من مسلم یصلی علیک مرۃ واحدۃ الا صلیت انا وملائکتی علیہ عشرا" (جمعہ کو بکثرت درود پڑھا کرو کیونکہ ابھی میرے پاس جبریل اللہ تعالیٰ کی جانب سے پیغام لائے تھے کہ وہ روئے زمین پر جو مسلمان آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا میں اور میرے فرشتے دس مرتبہ اس پر رحمت بھیجیں گے۔ نیز محمد بن اسمٰعیل وراق کی سند سے یوں روایت کیا ہے کہ اکثر والصلواۃ علی یوم الجمعۃ فان صلاتکم تعرض

علی جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت درود پڑھا کرو۔ اس لئے کہ تمہارا درود یقیناً" مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

ابن ابی السری نے سند کے ساتھ صرف اس قدر روایت کیا ہے اکثر لصلواۃ علی یوم الجمعۃ جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت درود پڑھا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی عادت یہی تھی کہ جمعہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر بکثرت درود پڑھنے کو پسند کرتے تھے۔

ابن وہب کا قول محمد بن یوسف نے نقل کیا کہ مجھ سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے زید بن وہب تو ہر جمعہ کو ہزار مرتبہ اللّٰھم صل علی محمد النبی الامی پڑھ لیا کرو۔ کوئی جمعہ خالی نہ جائے۔

حدیث حسن رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا لا تاکل الارض جسد من کلمۃ روح القدس یعنی جس کے ساتھ جبریل نے کلام کیا ہو اس کے جسم کو زمین نہیں کھاتی۔

حضرت امام حسن بن علی کی حدیث ہے جسے ابو یعلی نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا صلو فی بیوتکم ولا تتخذ و ھاقبورا ولا تتخذو اتربتی عیدا" صلو علی وسلمو فان صلواتکم وسلامکم یبلغنی این ماکنتم نوافل گھروں میں پڑھا کرو اور گھروں کو قبریں نہ بنا رکھو (جہاں نماز نہیں پڑھی جاتی) میرے گھر کو عید نہ بناؤ اور مجھ پر صلواۃ و سلام بھیجتے رہو تم جہاں کہیں بھی ہو گے وہیں سے تمہارا صلواۃ و سلام میرے پاس پہنچتا رہے گا۔

امام حسین علیہ السلام کی حدیث ہے جسے طبرانی نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا من ذکرت عندہ فخطی الصلواۃ خطی طریق الجنۃ جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے درود میں خطا کی یعنی درود نہیں پڑھا وہ جنت کی راہ بھول گیا۔

امام حسین علیہ السلام کی ایک وہ حدیث ہے جسے نسائی نے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا البخیل من ذکرت عندہ ولم یصل علی (بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے)

اس کو ابن حبان و حاکم نے اپنی اپنی صحیح میں اور ترمذی نے جامع میں روایت کیا ہے۔

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کیحدیث ہے ابو العباس ثقفی نے سند کے ساتھ بنت الحسین سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی بیٹی فاطمہ سے فرمایا اذ ادخلت المسجد فقولی بسم اللہ والحمد للہ اللھم صلّ علی محمد وسلم الھم اغفرلی وسھل لی ابواب رحمتک فاذا اخرجت من المسجد فقولی کذالک الا انہ قال و سھل لی ابواب رزقک (مسجد میں آنے کے وقت بسم اللہ والحمد للہ پڑھنا چاہئے اور اسی طرح جانے کے وقت رحمتک کی جگہ پر رزقک بدل لینا چاہئے

براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جسے احمد بن عمرو نے سند کے ساتھ روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا منصلی علی کنیت لہ عشر حسناۃ و محی عنہ بھاعشر سیات ورفع بھاعشر درجات وکن لہ عدل عشر رقاب (جو کوئی مجھ پر درود پڑھتا ہے اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کی دس بدیاں مٹا دی جاتی ہیں اور دس درجے بلند کئے جاتے ہیں اور درود کا پڑھنا اس کے لئے دس غلام کے آزاد کرنے کے برابر ہوتا ہے۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے نسائی نے سنن کبیر میں اس کو روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ما اجتمع قوم ثم تفرقوا عن غیر ذکر اللہ عزوجل و صلواۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا قامو من انتن جیفۃ کوئی قوم جمع ہو کر متفرق نہیں جس میں ذکر خدا اور صلواۃ نبی نہ ہو مگر اس کی مثال ایسی ہے جیسے نہایت بدبو دار مردار سے اٹھے ہیں۔ ابو عبداللہ المقدسی کہتے ہیں کہ یہ سند میرے نزدیک شرط مسلم پر ہے۔

جابر رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث احمد بن عمرو نے سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا لا تجعلونی لقدح الراکب یملاء قدحہ فاذا فرغ و علق لعالیقہ فان فیہ ماء شرب حاجتہ اذا لو ضوء توضاء الا اھراق القدح فاجعلونی فی اول الدعاء و فی اوسطہ ولا

تجعلونی فی آخرہ مجھے سوار کے پیالہ کی طرح نہ بناؤ جو پیالہ بھر لیتا ہے پھر جب فارغ ہو کر اسباب وغیرہ لاد کر چلنے کو تیار ہو جاتا ہے تو پیالہ کے پانی کو یا پی لیتا ہے یا وضو کر لیتا ہے اور پھر اسے توڑ ڈالتا ہے تو مجھے دعا کے اول اور وسط میں جگہ دو اور آخر میں جگہ نہ دو) طبرانی کی روایت میں یوں ہے فاجعلونی فی وسط الدعاء و فی اولہ و فی آخرہ یعنی دعا کے اول و آخر و وسط میں درود بر نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہونا چاہئے

ابو رافع رضی اللہ عنہ (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے غلام تھے) کی حدیث ہے جسے طبرانی نے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اذا طنت اذن احدکم فلیذکر نی ولیصل علی (جب کسی کا کان شاں شاں کرنے لگے تو اسے لازم ہے کہ میرا ذکر کرے اور مجھ پر درود پڑھے) طبرانی کہتے ہیں کہ یہ حدیث ابو رافع رضی اللہ عنہ سے اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے اور معمر بن محمد اس روایت میں منفرد ہے ابن خزیمہ نے بھی اس کو روایت کیا ہے اور اس کے آخر میں ذکر اللہ من ذکرنی بخیر زیادہ کیا ہے یعنی اللہ کا ذکر میرے ذکر سے بہتر ہے۔

عبداللہ بن ابی اوفی کی حدیث ہے جسے ترمذی نے اپنی جامع میں سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا من کانت لہ الی اللہ حاجۃ او الی احد من بنی آدم فلیتوضأ فلیحسن الوضو ثم لیصل رکعتین ثم لیثن علی اللہ ولیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیقل لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین اسئلک موجبات رحمتک و عزائم مغفرتک والغنیمتہ من کل بر والسلامۃ من کل اسم لا تدع لی ذنبلا الا غفرتہ (جس کو اللہ سے حاجت ہو یا کسی آدمی سے اسے چاہئے کہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور اللہ کی ثناء و درود بر نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد یہ دعا پڑھے لا الہ الا اللہ الحلیم

رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے طبرانی نے معجم کبیر میں روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا من قال اللھم صل علی محمد و انزلہ المقعد المقرب عندک یوم القیامۃ وجبت لہ شفاعتی (یعنی جو شخص

اللھمّ صل علیٰ پڑھتا ہے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے) اسمٰعیل بن اسحٰق نے اپنی کتاب میں اس کو سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔

ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے طبرانی نے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ما من قوم جلسوا مجلسا ثم قامو منہ لم یذکرو اللہ ولم یصلوا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا کان ذالک المجلس علیھم ترۃ (جس مجلس والے ذکر خدا اور درود بر نبی کے بغیر متفرق ہو جاتے ہیں ان کے لئے وہ مجلس حسرت و افسوس کا باعث رہے گی۔

ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی ایک اور حدیث ہے جسے طبرانی نے معجم کبیر میں روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا من صلی علی صلی اللہ علیہ عشراً ملک موکل بھا حتٰی یبلغنیھا (ترجمہ' جو مجھ پر درود پڑھتا ہے خدا اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے ایک فرشتہ مقرر ہے جو بندی کا درود مجھ تک پہنچا دیتا ہے۔

عبدالرحمٰن بن بشیر بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے اسمٰعیل بن اسحٰق نے اپنی کتاب میں سند کے ساتھ روایت کیا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ہم کو حکم ہے آپ پر صلواۃ و سلام بھیجیں سلام تو ہم جان گئے درود آپ پر کس طرح بھیجیں۔ فرمایا کہا کرو اللھمّ صل علی محمد کما صلیت علی آل ابراہیم اللھمّ بارک علیٰ محمد کما بارکت علیٰ آل ابراہیم

ابی بردہ بن نیاز رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جسے نسائی نے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا من صلی علی من امتی صلواۃ مخلصاً من قلبہ صلی اللہ علیہ بھا عشر صلواۃ و رفع عشر درجات و کتب لہ بھا عشر حسناۃ و محی عنہ عشر سیات (جس مسلمان نے خلوص دل سے درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے دس درجے بلند کرتا ہے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس بدیاں مٹائی جاتی ہیں)

طبرانی نے معجم میں اور ابن عاصم نے کتاب صلواۃ میں اسے اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

خزینہ درود شریف ص ۱۳ سطر ا پر جناب علامہ عالم فقری صاحب نے فضائل درود شریف کی چند احادیث تحریر کی ہیں۔

درود پاک ایک انمول نعمت ہے جس کی فضیلت بے پناہ ہے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ارشادات عالیہ حسب ذیل ہیں جن میں درود پاک کی ان گنت فضائل بیان کئے گئے ہیں۔

حدیث ۱:۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کے درجات بلند کر دیتا ہے۔ (نسائی شریف)

حدیث ۲:۔

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے روز وہ شخص میرے سب سے زیادہ قریب ہو گا جس نے مجھ پر اکثر درود پاک پڑھا ہو گا۔ (ترمذی شریف)

حدیث ۳:۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا۔ اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔ (مسلم شریف)

حدیث ۴:۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک مرتبہ نماز پڑھی حالانکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی موجود تھے۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی تشریف فرما تھے جب نماز پڑھنے کے بعد بیٹھا تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی پھر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجا پھر اپنے لئے دعا کی نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا جو مانگو گے دیا جائے گا۔

(ترمذی شریف)

حدیث ۵:۔

حضرت فضالہ بن عبیدؓ نے روایت ہے کہ ایک دن جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے تو ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر اس نے دعا مانگنا شروع کی یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرمایہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے نمازی تونے جلدی کی ہے لہٰذا جب تو نماز پڑھے تو اس کے بعد پہلے اللہ کی حمد وثناء بیان کیا کر پھر مجھ پر درود پڑھا کر پھر دعا مانگا کر پھر ایک اور نمازی آیا اس نے نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور پھر حضور پر درود پاک پڑھا تو اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے نمازی تو جو دعا مانگے تو وہ قبول ہوگی۔ (مشکوٰۃ شریف)

حدیث ۶:۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک بار درود پڑھے گا اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

حدیث ۷:۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دن بھر مجھ پر ہزار بار درود پاک پڑھا وہ مرے گا نہیں جب تک کہ وہ جنت میں اپنی آرام گاہ نہ دیکھ لے گا۔

حدیث ۸:۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں دربار نبوت میں حاضر تھا اور میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ میں آپ پر کثرت سے درود پڑھنا چاہتا ہوں تو میں کتنا درود پڑھوں آپ نے فرمایا جتنا چاہے پڑھ لیا کر میں نے عرض کی اپنی فرصت کا چوتھا حصہ پڑھ لیا کروں تو فرمایا کہ جتنا چاہے پڑھ لیا کر اور اس سے بھی زیادہ پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہے میں نے عرض کی کہ اگر زیادہ میں بہتری ہے تو میں وظائف کا نصف وقت

درود پاک میں لگا دیا کروں فرمایا تیری مرضی اور اگر تو اس سے بھی زیادہ کرے تو بہتر ہے عرض کی سرکار وظائف کے وقت میں سے دو تہائی میں درود پاک پڑھ لیا کروں فرمایا تیری مرضی اور اگر تو اس میں زیادہ پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہے تو عرض کی حضور میں پھر سارے وقت میں درود پاک ہی پڑھ لیا کروں گا تو سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو ایسا کرے تو تیرے سارے کام سنور جائیں گے اور تمہارے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (ترمذی شریف)

حدیث ۹:۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صحابہ کرام کے پاس اس انداز میں تشریف لائے کہ آپ کا چہرہ بہت ہشاش بشاش تھا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ میں نے آپ سے سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں کیوں نہ خوش ہوں کہ ابھی ابھی میرے پاس جرائیل علیہ السلام آئے تھے انہوں نے کہا کہ اللہ نے فرمایا کہ اے محبوب کیا آپ اس بات پر راضی ہیں کہ آپ کا کوئی امتی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے تو میں اور میرے فرشتے اس پر دس رحمتیں بھیجیں اور میں اس کے دس گناہ مٹا دوں اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دوں۔ (القول البدیع)

حدیث ۱۰:۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر درود پاک پڑھو کیوں کہ مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور تمہارے باطن کی پاکیزگی ہے اور جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا۔ (القول البدیع)

حدیث ۱۱:۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ پر درود پاک پڑھنے والے کو پل صراط پر عظیم نور عطا ہو گا اور جس کو پل پر نور عطا ہو گا وہ اہل دوزخ سے نہ ہو گا۔

حدیث ۱۲:۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے بدلے میں دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور یہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

حدیث ۱۳:۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام میں سے چار پانچ افراد دن رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہتے تھے اور حضور سے جدا نہیں ہوتے تھے۔ تاکہ آپ کی خدمت کی جائے ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر سے نکلے تو میں بھی ان کے پیچھے ہو لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے وہاں آپ نے نماز پڑھی اور سر سجدے میں رکھا اور سجدہ اتنا لمبا کیا کہ میرے دل مین خیال پیدا ہوا کہ کہیں آپ کی روح مبارک پرواز کر گئی ہے لیکن آپ نے سر مبارک اٹھایا اور مجھے بلا کر فرمایا تجھے کیا ہوا میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے سجدہ اتنا لمبا کیا کہ میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح کو قبض کر لیا ہے اب میں حضور کو کبھی نہ دیکھ سکوں گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر انعام کیا تو میں نے سجدہ شکر ادا کیا انعام یہ ہے کہ میری امت میں سے جو کوئی مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا۔ (القول البدیع)

حدیث ۱۴:۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بندہ مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اب بندے کی مرضی ہے کہ وہ درود پاک کم پڑھے یا زیادہ پڑھے۔ (القول البدیع)

حدیث ۱۵:۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ باہر کھلی فضا

میں تشریف لے گئے اور کوئی پیچھے جانے والا نہیں تھا۔ حضرت عمرؓ دیکھ کر گھبرائے اور لوٹا لے کر پیچھے ہو لئے تو دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک بالا خانہ میں سر بسجود ہیں حضرت عمرؓ پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئے اور جب سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے سرمبارک اٹھایا تو فرمایا اے عمر! تو نے بہت اچھا کیا جب کہ تو مجھے سر بسجود دیکھ کر پیچھے ہٹ گیا۔ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام یہ پیغام لے کر آئے تھے کہ اے اللہ تعالیٰ کے حبیب جو کوئی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا اور اس کے درجے بلند کرے گا۔ (سعادۃ الدارین)

حدیث ۱۶:۔

ابو کاہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اے ابو کاہل جو شخص مجھ پر ہر دن اور ہر رات کو تین تین مرتبہ میری محبت اور میری طرف شوق کی وجہ سے درود پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کے اس دن اور رات کے گناہ بخش دے۔ (القول البدیع)

حدیث ۱۷:۔

ایک روایت میں ہے کہ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ فرمائیں کہ اگر آپ کی ذات بابرکات پر درود پاک ہی وظیفہ بنالوں تو کیسا رہے گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو ایسا کرے تو اللہ تبارک و تعالیٰ دنیا و آخرت کے تیرے سارے معاملات کے لئے کافی ہے۔ (القول البدیع)

حدیث ۱۸:۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن پڑھا اور اپنے رب کریم کی حمد کی اور مجھ پر درود پاک پڑھا تو اس نے خیر کو اپنی جگہوں سے ڈھونڈ لیا۔ (القول البدیع)

حدیث ۱۹:۔

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم دربار نبوت میں حاضر تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے قریب ترین اعمال کیا ہیں فرمایا سچ بولنا اور امانت کا ادا کرنا عرض کیا گیا حضور کچھ اور ارشاد فرمایئے۔ فرمایا تہجد کی نماز اور گرمیوں کے روزے پھر میں نے عرض کیا حضور کچھ اور ارشاد فرمایئے فرمایا ذکر الٰہی کی کثرت کرنا اور مجھ پر درود پاک پڑھنا فقر کر دور کرتا ہے میں نے عرض کی کچھ اور ارشاد فرمایئے فرمایا جو کسی قوم کا امام بنے تو ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ مقتدیوں میں کچھ لوگ بوڑھے بھی ہوتے ہیں' بیمار بھی' بچے بھی اور کام کاج والے بھی ہوتے ہیں۔ (القول البدیع)

حدیث ۲۰:۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اس میں سے کچھ بھی اوپر نہیں جاتا یہاں تک کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ درپیش نہ کیا جائے۔ (ترمذی شریف)

حدیث ۲۱:۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔ (القول البدیع)

حدیث ۲۲:۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز تم میں سے وہ شخص ہر مقام اور ہر جگہ پر میرے زیادہ قریب ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر درود پاک کی کثرت کی ہو گی اور تم میں سے جو جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا ستر حاجتیں آخرت کی اور تیس دنیا کی پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے کہ جو اس درود پاک کو لے کر میرے دربار میں حاضر ہوتا ہے جیسے تمہارے پاس ہدیے آتے ہیں اور وہ فرشتہ عرض کرتا ہے کہ درود پاک کا ہدیہ فلاں امتی نے جو

فلاں کا بیٹا فلاں قبیلے کا ہے' نے بھیجا ہے تو میں اس درود پاک کو نور کے سفید صحیفے میں محفوظ کر لیتا ہے۔ (سعادت دارین)

حدیث ۲۳:۔

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے میری امت کے لوگو! مجھ پر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود پاک پڑھا کرو کیونکہ میری امت کا درود پاک مجھ پر ہر روز پیش ہوتا ہے لہٰذا جس نے مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہو گا اس کی منزل مجھ سے زیادہ قریب ہو گی۔ (جامع صغیر جلد ۱)

حدیث ۲۴:۔

حضرت عامر بن ربیعہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے دوران خطبہ فرماتے سنا بندہ جب تک مجھ پر درود پاک پڑھتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس پر رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں اب تمہاری مرضی ہے کہ تم مجھ پر درود پاک کم پڑھو یا زیادہ۔ (القول البدیع)

حدیث ۲۵:۔

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا میں نے آج رات عجیب منظر دیکھا کہ میرا ایک امتی پل صراط پر سے گذرنے لگا کبھی وہ چلتا ہے کبھی گرتا ہے کبھی لٹک جاتا ہے' تو اس کا مجھ پر درود پاک پڑھا ہوا آیا اور اس امتی کا ہاتھ پکڑ کر اسے پل صراط پر سیدھا کھڑا کر دیا اور پکڑے پکڑے اس کو پار کر دیا۔ (سعادۃ الدارین ص ۲۶)

حدیث ۲۶:۔

حضرت رویفع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر یعنی رسول اللہ صلی اللہ علی وآلہ وسلم پر درود پڑھ کر یہ کہا خداوندا! انہیں قیامت میں اپنا قرب خاص عطا فرما۔ اس درود پڑھنے والے کے لئے میری شفاعت واجب

ہو گی۔ (مسند امام احمد)

حدیث ۲۷:۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے جو مجھ پر درود پاک پڑھے میں اس کا قیامت کے دن شفیع بنوں گا۔ (القول البدیع)

حدیث ۲۸:۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم شفیع اعظم سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ دربار الٰہی میں حاضر ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو' اسے چاہئے کہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔ (القول البدیع)

حدیث ۲۹:۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے میری قبر کے نزدیک درود شریف پڑھا تو میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو درود از جگہ سے پڑھتا ہے تو وہ مجھے پہنچایا جاتا۔ (القول البدیع)

حدیث ۳۰:۔

حضرت ابو ہریرۃؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب مجھ پر کوئی شخص سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس فرماتا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (ابوداؤد بیہقی)

حدیث ۳۱:۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو زمین پر پھرتے رہتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام

پہنچاتے ہیں۔ (نسائی شریف و سنن دارمی)

حدیث ۳۲:۔

حضرت امام حسین سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود پاک پڑھتے رہا کرو بے شک تمہارا درود میرے پاس پہنچتا ہے۔

حدیث ۳۳:۔

حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا فرما رکھی ہیں جو شخص مجھ پر درود پاک بھیجتا رہے گا وہ فرشتہ مجھ کو اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر درود پہنچاتا رہے گا کہ فلاں کا بیٹا ہے اور اس نے آپ پر درود پڑھا ہے۔ (القول البدیع)

حدیث ۳۴:۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسی دعا نہیں کہ اس میں اور اللہ کے درمیان پردہ نہ ہو مگر جب کوئی شخص مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو اس درود کی برکت سے وہ پردہ ہٹ جاتا ہے اور دعا درود کے ہمراہ بارگاہ الٰہی میں درجہ قبولیت پر پہنچتی ہے اور اگر کوئی شخص دعا مانگنے کے ساتھ مجھ پر درود نہیں بھیجتا تو اس کی دعا الٹی لوٹ کر آجاتی ہے۔ (القول البدیع)

حدیث ۳۵:۔

حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ فضائل حج بیان فرمائے کہ جو حج کر کے جہاد کو جائے تو ایک جہاد کا ثواب چار سو ۴۰۰ بار حج کے برابر پائے گا وہ لوگ جن میں طاقت نہ تھی اس بات کو سن کر مایوس اور دل شکستہ ہونے لگے حضور علیہ الصلوٰۃ و سلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا وہ ایسی جزا پائے گا جو چار سو (۴۰۰) مرتبہ جہاد کرنے والے کو ملنی چاہیے۔

حدیث ۳۶:۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دو مسلمان مصافحہ کرتے وقت درود پڑھتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے رب غفور و رحیم انکے سب کے سب گناہ معاف کر دیتا ہے۔ (سعادالدارین ص ۷۷)

حدیث ۳۷:۔

حضرت ابوداؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ پر ہر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کیا کرو کیوں کہ یہ دن یوم مشہود ہے اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں جو بندہ مجھ پر درود پاک پڑھے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں جو بندہ مجھ پر درود پاک پڑھے اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے وہ بندہ جہاں بھی ہو ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ کے وصال کے بعد بھی آپ تک درود پڑھنے والوں کو آواز پہنچے گی فرمایا ہاں وصال کے بعد بھی سنوں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام کے اجسام مبارکہ حرام کر دیئے ہیں۔ (جلاء الافہام)

حدیث ۳۸:۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں سے فرشتے روانہ کرتا ہے ان کے پاس سونے کے قلم اور چاندی کے کاغذ ہوتے ہیں' وہ جمعرات کے دن اور جمعہ کی شب میں جو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتا ہے اس کا نام لکھ لیتے ہیں۔

حدیث ۳۹:۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (القول البدیع)

حدیث ۴۰:۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے ہوں اور اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر درود پاک نہیں پڑھتے تو وہ اگرچہ جنت میں داخل ہو گئے لیکن ان پر حسرت طاری ہو گی جب وہ جنت میں درود پاک کی اعلیٰ جزا دیکھیں گے۔ (القول البدیع)

حدیث ۴۱:۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص بخیل ہے جس کے پاس میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔ (القول البدیع)

حدیث ۴۲:۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں بتاؤں کہ سب سے بڑا بخیل کون ہے اور لوگوں میں عاجز کون ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے اور عاجز وہ ہے جو درود پڑھے۔ (القول البدیع)

حدیث ۴۳:۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک مرتبہ سحری کے وقت کچھ سی رہی تھیں کہ سوئی گر گئی اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سوئی تلاش کرنے لگیں اچانک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے آپ کی روشنی سے سارے ے گھر میں روشنی ہو گئی اور سوئی مل گئی اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کا چہرہ مبارک کتنا روشن ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ویل یعنی ہلاکت ہے اس بندے کے لئے جو مجھے قیامت کے دن نہیں دیکھ سکے گا عرض کی یا رسول اللہ وہ کون ہو گا جو حضور کو نہ دیکھ سکے گا آپ نے فرمایا وہ بخیل ہے عرض کیا بخیل کون ہے فرمایا جس نے میرا نام مبارک سنا اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔ (القول البدیع)

حدیث ۴۴:۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بڑے ظلم و جفا کی بات ہے کہ کسی کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

حدیث ۴۵:۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب لوگ کسی مجلس میں بیٹھے ہوں اور وہاں نہ اللہ کا ذکر کریں اور نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھیں تو قیامت کے دن وہ خسارے میں ہوں گے پھر اللہ چاہے تو انہیں عذاب میں مبتلا کر دے یا انہیں بخش دے۔ (القول البدیع)

حدیث ۴۶:۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی قوم جمع ہو اور اس حالت میں اٹھ کر چلی جائے کہ انہوں نے نہ اللہ کا ذکر کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا تو وہ یوں اٹھے جیسے وہ بدبو دار مردار کھا کر اٹھے۔ (القول البدیع)

حدیث ۴۷:۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے پہلی سیڑھی پر رونق افروز ہوئے تو کہا آمین یوں ہی دوسری اور تیسری سیڑھی پر آمین کہی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی حضور اس تین بار آمین کہنے کا کیا سبب ہوا تو فرمایا جب میں پہلی سیڑھی پر چڑھا تو جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا بدبخت ہوا وہ شخص کہ جس نے رمضان المبارک پایا رمضان المبارک نکل گیا اور وہ روزے نہ رکھ کر بخشا نہ گیا۔ میں نے کہا آمین! دوسرا بدبخت وہ شخص ہے جس نے اپنی زندگی میں والدین کو یا ایک کو پایا اور انہوں کی (خدمت کی سبب) اسے جنت میں نہ پہنچایا (یعنی وہ ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکا) میں نے کہا آمین! تیسرا وہ شخص بد بخت ہے جس نے آپ کا ذکر پاک کیا اور اس میں آپ پر درود پاک نہ پڑھا تو میں نے کہا آمین! (بخاری شریف)

حدیث ۴۸:۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی نقل ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اوپر روشن رات اور روشن دن میں کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے اور میں تمہارے لئے دعا اور استغفار کرتا ہوں۔

جو درود و سلام نہیں پڑھتا

یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام نامی لینے' سننے' لکھنے یا پڑھنے پر درود و سلام واجب ہوتا ہے اور اس میں کسی کوتاہی کی کوئی گنجائش نہیں۔ کسی ایسی محفل میں بیٹھنے پر بھی جس میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر نہ بھی ہو' ایک بار درود و سلام واجب ہے' باقی مستحب ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے ہیں' اور اس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور نہ حضور سید عالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پاک پڑھتے ہیں' انہیں قیامت کے دن نقصان ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے گا اور چاہے تو بخش دے گا۔

جہاں تک حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نام نامی پر درود و سلام نہ پڑھنے کے جرم کا تعلق ہے' اس پر احادیث مبارکہ میں بہت وعیدیں ہیں اور سخت وعیدیں ہیں۔ اب یہ قارئین کرام کا حق بھی ہے اور ذمہ داری بھی کہ راجا رشید محمود جیسے عامی سے لے کر بڑے سے بڑے جگادری اور نامور مولوی تک کی تحریر و تقریر کو ان احادیث کی روشنی میں پرکھیں اور اگر وہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذکر مبارک کے ساتھ درود و سلام کا اہتمام نہیں کرتا تو اس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ارشادات کے مطابق فیصلہ کر لیں۔ درود و سلام

حضور نبی بشیر و نذیر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی شریف) ایک حدیث پاک میں اسے سب سے بخیل فرمایا گیا۔ ایک حدیث پاک میں فرمایا گیا کہ اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو قیامت میں میرے دیدار سے سرفراز نہ ہو اور وہ شخص ایسا بخیل ہے جو میرا نام سنے اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (القول البدیع)

حضور رحمت ہر عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جو شخص میرے ذکر مبارک کے ساتھ مجھ پر درود و سلام نہ بھیجے' اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا' اے اللہ! جو میرے ساتھ ہوا' تو اس کے ساتھ ہو' اور جو مجھ سے کٹا تو اس سے منقطع ہو۔ فضائل درود و بینائی ص ۵۷

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' حضور سید الثقلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا' جس آدمی کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو اس نے مجھ پر جفا کی۔ مدارج النبوت جلد ص ۵۷۹ ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر مبارک سن کر درود نہ پڑھنے والا ظالم ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' حضور محبوب خالق و مخلوق صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا' جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا' وہ بدبخت ہے۔ القول البدیع ص ۱۶۵ بخاری میں یہی حدیث پاک یوں ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے کہا جس شخص کے پاس آپ کا ذکر پاک ہوا اور اس نے درود پاک نہ پڑھا' وہ بدبخت ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا' آمین! آب کوثر ص ۷۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے' اس شخص کی ناک خاک آلود ہو (یعنی وہ ذلیل و خوار ہو جائے) جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔ حصن حصین ص ۳۳۵

اللہ کریم جل جلالہ نے اپنے محبوب پاک علی التحیۃ والتسلیم کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ (الانبیاء ۱۰۷) اور مومنوں کے لئے رؤف و رحیم (التوبہ ص ۱۲۸) فرمایا ہے اہل ایمان کا ہر وقت بھلا چاہنے والے' امت کے لئے بارگاہ خداوندی میں رونے گڑگڑانے والے سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جس شخص کو ذلت و خواری کی خبر دے رہے ہوں' اس کی بدبختی کا کون اندازہ کر سکتا ہے حضرت کعب بن عجرہ کی روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے ایسے بدقسمت کی ہلاکت کی دعا کی اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آمین فرمایا۔ درود شریف کے مسائل ص ۳۱

حضرت عبداللہ بن جرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صاحب قاب قوسین

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس میرا ذکر ہو' اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے' وہ جہنم رسید ہوا۔ (القول البدیع ص ۱۳۶)

دنیوی معاملات میں بھی اور دینی احکام میں بھی اس بات کی گنجائش ہوتی ہے کہ اگر کوئی غلطی بھول چوک سے ہو جائے تو اس پر گرفت نہ ہو۔ دین اسلام میں بھی اس امر کا اہتمام ہے کہ کوئی فرد بھول کر کسی غلطی کا مرتکب ہو تو اسے معافی ہوتی ہے۔ آپ روزے سے ہوں' بھول کر کھا پی لیں تو روزہ برقرار رہتا ہے اس طرح دوسرے معاملات ہیں ------------ لیکن درود و سلام کے بارے میں بھول چوک کی بھی معافی نہیں۔ یہاں تو مسلمان کو چاروں چول چوکس رہنا پڑتا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حضور سرور کائنات علیہ السلام صلوٰۃ نے فرمایا' جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا' وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ سنن ابن ماجہ ص ۶۵

ہماری کوئی قابل احترام شخصیت ہمیں یہ کہے کہ کہ اگر تم نے میرے سامنے فلاں حرکت کی تو میں ناراض ہوں گا' اور ہم بار بار اس کے سامنے وہی حرکت کرتے رہیں تو آدمی سوچ سکتا ہے کہ ہم اس شخصیت کی کتنی ناراضگی مول لے رہے ہیں پھر ہم اس پر غور کیوں نہیں کرتے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کا حکم دیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرا نام سن کر مجھ پر درود و سلام نہ بھیجے' وہ بخیل ہے میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں اور اللہ بھی اس سے کوئی واسطہ نہیں رکھے گا' ایسا شخص ظالم ہے اور مجھ پر جفا کرتا ہے' بدبخت ہے' ذلت و خواری اس کا مقدر ہے اور وہ جہنمی ہے اور یہ ساری وعیدیں اس صورت میں ہیں کہ کوئی آدمی اسلام کا دم بھرتا ہو' مومن ہونے کا دعویٰ بھی کرے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی لے کر' سن کر' پڑھ کر یا لکھ کر ان کی بارگاہ میں ہدیہ درود و سلام پیش نہ کرے۔ درود و سلام کی اہمیت کی انتہا ہے کہ اگر کوئی فرد بھول کر بھی اس فرض سے غافل ہوا تو جتنے بھی نیک اعمال اس کے کھاتے میں ہوں' اسے جنت کا راستہ ہی نہیں ملے گا۔ درود و سلام ص ۳۴ سطر ۳

جناب مولانا محمد ذکریا فضائل درود شریف ص ۸۰ سطر ۱۴ پر تحریر فرماتے ہیں

حضرت کعب بن عجرۃ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ ہم لوگ حاضر ہو گئے جب حضورؐ نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین جب دوسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین جب تیسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین جب آپؐ خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ سے (منبر پر چڑھتے ہوئے) ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت جبرئیل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے۔ (جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو) انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی۔ میں نے کہا آمین، پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپؐ کا ذکر مبارک ہو اور وہ درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پاویں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں میں نے کہا آمین۔

ف۔ یہ روایت فضائل رمضان میں گزر چکی ہے۔ اس میں یہ لکھا تھا "اس حدیث میں حضرت جبرئیل نے تین بد دعائیں دی ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان تینوں پر آمین فرمائی۔ اول حضرت جبرئیل علیہ السلام جیسے مقرب فرشتے کی بد دعا ہی کیا کم تھی اور پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی آمین نے تو جتنی سخت بد دعا بنا دی وہ ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے ہم لوگوں کو ان تینوں چیزوں سے بچنے کی توفیق عطا فرما دیں اور ان برائیوں سے محفوظ رکھیں ورنہ ہلاکت میں کیا تردد ہے در منثور کی بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ خود حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضورؐ سے کہا کہ آمین کہو تو حضور نے آمین فرمایا جس سے اور بھی زیادہ اہتمام معلوم ہوتا ہے" علامہ سخاوی نے اس مضمون کی متعدد روایتیں ذکر کی ہیں۔ حضرت مالک بن حویرثؓ سے بھی ایک روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک مرتبہ منبر پر چڑھے جب پہلے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا آمین، پھر دوسرے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا آمین، پھر تیسرے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین۔ پھر ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل آئے تھے انہوں نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جو شخص رمضان کو پاوے اور اس کی مغفرت نہ کی جائے اللہ اس کو ہلاک کرے، میں نے کہا آمین اور وہ شخص کہ جس نے ماں باپ یا ان میں سے ایک کا زمانہ پایا ہو پھر بھی جہنم میں داخل ہو (یعنی ان کی ناراضی کی وجہ سے) اللہ اس کو

ہلاک کرے۔ میں نے کہا آمین۔ اور جس کے سامنے آپؐ کا ذکر مبارک آوے اور وہ درود نہ پڑھے اللہ اس کو ہلاک کرے میں نے کہا آمین۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہ مضمون نقل کیا گیا ہے وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم منبر کے ایک درجہ پر چڑھے اور فرمایا آمین' پھر دوسرے درجہ پر چڑھ کر فرمایا آمین' پھر تیسرے پر چڑھ کر فرمایا آمین۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ! آپ نے آمین کس بات پر فرمائی تھی ؟ حضور نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل آئے تھے اور انہوں نے کہا (زمین پر) ناک رگڑے وہ شخص جس نے اپنے والدین یا ان میں سے ایک کا زمانہ پایا ہو اور انہوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کرایا ہو' میں نے کہا آمین' اور ناک رگڑے وہ شخص (یعنی ذلیل ہو) جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ کی گئی ہو' میں نے کہا آمین۔ اور ناک رگڑے وہ شخص جس کے سامنے آپؐ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپؐ پر درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین۔

حضرت جابرؓ سے بھی یہ قصہ نقل کیا گیا ہے اور اس میں بھی منبر پر تین مرتبہ آمین آمین کے بعد صحابہؓ کے سوال پر حضور نے ارشاد فرمایا کہ جب میں پہلے درجہ پر چڑھا تو میرے پاس جبریل آئے اور انہوں نے کہا بدبخت ہو وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور وہ مبارک مہینہ ختم ہو گیا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی میں نے کہا آمین۔ پھر انہوں نے کہا بدبخت ہو شخص جس نے اپنے والدین کو یا ان میں سے کسی ایک کو پایا ہو اور انہوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کرایا ہو میں نے کہا آمین' پھر کہا بدبخت ہو وہ شخص جس کے سامنے آپؐ کا ذکر مبارک ہو اور اس نے آپؐ پر درود نہ بھیجا ہو' میں نے کہا آمین۔ حضرت عمار بن یاسرؓ سے بھی قصہ نقل کیا گیا ہے اور اس میں حضرت جبریلؑ کی ہر بددعا کے بعد یہ اضافہ ہے کہ جبریلؑ نے مجھ سے کہا آمین کہو۔ حضرت ابن مسعودؓ سے بھی یہ حدیث نقل کی گئی ہے۔ حضرت ابن عباس سے بھی یہ منبر والا قصہ نقل کیا گیا ہے اور اس میں اور سخت الفاظ ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا جبریلؑ میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے یہ کہا کہ جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے وہ جہنم میں داخل ہو گا اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کرے اور اس کو ملیا میٹ کر دے میں نے کہا آمین۔ اسی طرح والدین اور رمضان کے قصہ میں بھی نقل کیا۔ حضرت ابوذر و حضرت بریدہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی ان مضامین کی روایتیں ذکر کی گئی ہیں۔ حضرت ابوہریرہ کی روایت

میں بھی یہ اضافہ ہے کہ ہر مرتبہ میں مجھ سے حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہو آمین جس پر میں نے آمین کہا۔ حضرت جابر بن سمرہ سے بھی یہ مضمون نقل کیا گیا ہے۔ نیز عبداللہ بن الحارثؓ سے بھی یہ حدیث نقل کی گئی ہے اس میں بد دعا دو دفعہ ہے۔ اس میں ارشاد ہے کہ جس کے سامنے آپؐ کا ذکر کیا گیا ہو اور اس نے درود نہ پڑھا ہو اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کرے پھر ہلاک کرے۔ حضرت جابرؓ نے ایک دوسری حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ بدبخت ہے اور بھی اس قسم کی وعیدیں کثرت سے ذکر کی گئی ہیں۔ علامہ سخاویؒ نے ان وعیدوں کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت درود شریف نہ پڑھنے پر وارد ہوئی ہیں مختصر الفاظ میں جمع کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ایسے شخص پر ہلاکت کی بد دعا ہے اور شقاوت کے حاصل ہونے کی خبر ہے' نیز جنت کا راستہ بھول جانے کی اور جہنم میں داخل ہونے کی اور یہ کہ وہ شخص ظالم ہے اور یہ کہ وہ سب سے زیادہ بخیل ہے اور کسی مجلس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھا جائے اس کے بارہ میں کئی طرح کی وعیدیں ذکر کی ہیں' اور یہ کہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود نہ پڑھے اس کا دین (سالم) نہیں' اور یہ کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چہرہ انور کی زیارت نہ کر سکے گا۔ اس کے بعد علامہ سخاویؒ نے ان سب مضامین کی روایات ذکر کی ہیں۔ ۔

حضرت علی علیہ السلام سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

علامہ سخاویؒ نے کیا ہی اچھا شعر نقل کیا ہے۔

من لم یصل علیہ ان ذکر اسمہ　　　فھوا البخیل و زدہ وصف جبان

ترجمہ:۔ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود نہ بھیجے جس وقت کہ حضور کا پاک نام ذکر کیا جا رہا ہو پس وہ پکا بخیل ہے اور اتنا اضافہ کر اس پر کہ وہ بزدل نامراد بھی ہے۔

حدیث بالا کا مضمون بھی بہت سی احادیث میں بہت سے صحابہؓ سے نقل کیا گیا ہے علامہ سخاویؒ نے حضرت امام حسن کی روایت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ سلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ آدمی کے بخل کے لیے یہ کافی ہے کہ میرا ذکر اس کے سامنے کیا جائے اور وہ مجھ پر

درود نہ بھیجے۔ حضرت امام حسین سے بھی حضور کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے بخیل وہ شخص ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث سے یہ مضمون نقل کیا گیا ہے کہ بخیل اور پورا بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ حضرت انسؓ سے بھی حضور کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے وہ شخص بخیل ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ اور ایک حدیث میں یہ الفاظ نقل کئے گئے ہیں کہ میں تم کو سب بخیلوں سے زیادہ بخیل بتاؤں میں تمہیں لوگوں میں سب سے زیادہ عاجز بتاؤں وہ شخص ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا ہو پھر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ حضرت عائشہؓ سے ایک قصہ نقل کیا گیا ہے جس کے اخیر میں حضورؐ کا یہ ارشاد ہے کہ ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جو مجھے قیامت میں نہ دیکھے۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ وہ کون شخص ہے جو آپ کی زیارت نہ کرے؟ حضور نے فرمایا بخیل۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا بخیل کون ہے؟ حضور نے فرمایا جو میرا نام سنے اور درود نہ بھیجے۔ حضرت جابرؓ سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے آدمی کے بخل کے لیے یہ کافی ہے کہ جب میرا ذکر اس کے پاس کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ حضرت حسن بصریؒ کی روایات سے بھی حضور کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ آدمی کے بخل کے لیے یہ کافی ہے کہ میں اس کے سامنے ذکر کیا جاؤں اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ حضرت ابوذر غفاریؓ کہتے ہیں میں ایک مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور نے صحابہؓ سے فرمایا۔ میں تم کو سب سے زیادہ بخیل آدمی بتاؤں؟ صحابہؓ نے عرض کیا ضرور۔ حضورؐ نے فرمایا کہ جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ شخص سب سے زیادہ بخیل ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ بات ظلم سے ہے کہ کسی آدمی کے سامنے میرا ذکر کیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

یقیناً" اس شخص کے ظلم میں کیا تردد ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اتنے احسانات پر بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود نہ پڑھے۔ حضرت گنگوہی قدس سرہ کی سوانح عمری "تذکرہ الرشید" میں لکھا ہے کہ حضرت عموماً" متوسلین کو درود شریف پڑھنے کی تعلیم فرماتے تھے کہ کم سے کم تین سو مرتبہ روزانہ پڑھا جائے اور اتنا نہ ہو سکے تو ایک تسبیح میں تو کمی

نہ ہونی چاہیئے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بہت بڑا احسان ہے پھر آپ پر درود بھیجنے میں بخل ہو تو بڑی بے مروتی کی بات ہے۔ درود شریف میں زیادہ تر پسند وہ تھا جو نماز میں پڑھا جاتا تھا اور اس کے بعد وہ الفاظ صلوٰۃ وسلام جو احادیث میں منقول ہیں۔ باقی دوسروں کے مولفہ درود تاج' لکھی وغیرہ عموماً" آپ کو پسند نہ تھے بلکہ بعض الفاظ کو دوسرے معنی کا موہم ہونے کے سبب خلاف شرع فرمادیتے تھے۔ علامہ سخاویؒ فرماتے ہیں کہ جفا سے مراد بر وصلہ کا چھوڑنا ہے اور طبیعت کی سختی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے دوری پر بھی اطلاق کیا جاتا ہے

حضرت ابوہریرہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور اس مجلس میں اللہ کا ذکر اور اس کے نبی پر درود نہ ہو تو یہ مجلس ان پر قیامت کے دن ایک وبال ہوگی۔ پھر اللہ کو اختیار ہے کہ ان کو معاف کردے یا عذاب دے۔

ایک اور حدیث میں حضرت ابوہریرہؓ ہی سے یہ الفاظ نقل کئے گئے ہیں کہ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے پھر وہ اللہ کے ذکر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود سے پہلے مجلس برخاست کردیں' تو ان پر قیامت تک حسرت رہے گی۔ ایک اور حدیث میں الفاظ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے اور اس مجلس میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود نہ ہو تو وہ مجلس ان پر وبال ہوتی ہے۔ حضرت ابو امامہؓ سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں پھر اللہ کے ذکر اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود سے پہلے مجلس برخاست کردیں تو ان کو حسرت ہوگی' چاہے وہ جنت میں (اپنے اعمال کی وجہ سے) داخل ہو جائیں بوجہ اس ثواب کے جس کو وہ دیکھیں گے یعنی اگر وہ اپنے دوسرے اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل ہو بھی جائیں تب بھی ان کو درود شریف کا ثواب دیکھ کر اس کی حسرت ہوگی کہ ہم نے اس مجلس میں درود کیوں نہ پڑھا تھا حضرت جابرؓ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود کے اٹھیں تو ایسا ہے جیسا کہ کسی سڑے ہوئے مردار جانور پر سے اٹھے ہوں یعنی ایسی گندگی محسوس ہوگی جیسے کسی سڑے ہوئے جانور کے پاس بیٹھ کر دماغ سڑ جاتا ہے۔

حضرت فضالہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف فرما

تھے ایک صاحب داخل ہوئے اور نماز پڑھی پھر اللھم اغفرلی و ارحمنی کے ساتھ دعا کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا نمازی جلدی کر دی۔ جب تو نماز پڑھے تو اول تو اللہ جل شانہ کی حمد کر جیسا کہ اس کی شان کے مناسب ہے پھر مجھ پر درود پڑھ پھر دعا مانگ۔ حضرت فضالہؓ کہتے ہیں پھر ایک اور صاحب آئے انہوں نے اول اللہ جل شانہ کی حمد کی اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجا۔ حضورؐ نے ان صاحب سے یہ ارشاد فرمایا اے نمازی اب دعا کر تیری دعا قبول کی جائے گی۔

ف۔ یہ مضمون بھی بکثرت روایات میں ذکر کیا گیا ہے۔ علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ درود شریف دعا کے اول میں درمیان میں اور اخیر میں ہونا چاہیے۔ علماء نے اس کے استحباب پر اتفاق کیا ہے کہ دعا کی ابتدا اللہ تعالیٰ شان کی حمد و ثنا پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود سے ہونی چاہیے اور اسی طرح اسی پر ختم ہونا چاہیے۔ اقلیشیؒ کہتے ہیں کہ جب تو اللہ سے دعا کرے تو پہلے حمد کے ساتھ ابتدا کر پھر حضورؐ پر درود بھیج اور درود شریف کو دعا کے اول' دعا کے بیچ میں دعا کے اخیر میں کر اور درود کے وقت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اعلیٰ فضائل کو ذکر کیا کر اس کی وجہ سے تو مستجاب الدعوات بنے گا اور تیرے اور اس کے درمیان سے حجاب اٹھ جائے گا صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا۔ حضرت جابرؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھ کو سوار کے پیالے کی طرح سے نہ بناؤ۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ سوار کے پیالے سے کیا مطلب؟ حضورؐ نے فرمایا کہ مسافر اپنی حاجت سے فراغت پر برتن میں پانی ڈالتا ہے اس کے بعد اس کو اگر پینے کی یا وضو کی ضرورت ہوتی ہے تو پیتا ہے یا وضو کرتا ہے ورنہ پھینک دیتا ہے۔ مجھے اپنی دعا کے اول میں بھی کیا کرو' اوسط میں بھی آخر میں بھی۔ علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ مسافر کے پیالہ سے مراد یہ ہے کہ مسافر اپنا پیالہ سواری کے پیچھے لٹکایا کرتا ہے مطلب یہ ہے کہ مجھے دعا میں سب سے اخیر میں نہ رکھو۔ یہی مطلب صاحب اتحاف نے شرح احیا میں بھی لکھا ہے کہ سوار اپنے پیالہ کو پیچھے لٹکا دیتا ہے یعنی مجھے اپنی دعا میں سب سے اخیر میں نہ ڈال دو۔ حضرت ابن مسعودؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص اللہ سے کوئی چیز مانگنے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ اولاً اللہ کی حمد و ثنا کے ساتھ ابتدا کرے' ایسی حمد و ثنا جو اس کی شایان شان ہو' پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ

وسلم پر درود بھیجے اور اس کے بعد دعا مانگے۔ پس اقرب یہ ہے کہ وہ کامیاب ہوگا اور مقصد کو پہنچے گا۔ حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے حضور کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ دعائیں ساری کی ساری رکی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس کی ابتدا اللہ کی تعریف اور حضور پر درود سے نہ ہو۔ اگر ان دونوں کے بعد دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول کی جائے گی۔ حضرت انسؓ سے بھی حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ ہر دعا رکی رہتی ہے یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجے۔ حضرت علی علیہ السلام سے حضور کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہاری دعاؤں کی حفاظت کرنے والا ہے' تمہارے رب کی رضا کا سبب ہے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اوپر نہیں چڑھتی یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پڑھے۔ ایک دوسری حدیث میں یہ مضمون ان الفاظ سے ذکر کیا گیا ہے کہ دعا آسمان پر پہنچنے سے رکی رہتی ہے اور کوئی دعا آسمان تک اس وقت تک نہیں پہنچتی جب تک حضورؐ پر درود نہ بھیجا جائے۔ جب حضورؐ پر درود بھیجا جاتا ہے تب وہ آسمان پر پہنچتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے نقل کیا گیا ہے جب تو دعا مانگا کرے تو اپنی دعا میں حضور پر درود بھی شامل کر لیا کر اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود تو مقبول ہے ہی اور اللہ جل شانہ کے کرم سے یہ بعید ہے کہ وہ کچھ کو قبول کرے اور کچھ کو رد کر دے حضرت علی حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں۔ کوئی دعا ایسی نہیں ہے کہ جس میں اللہ کے درمیان حجاب نہ ہو یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجے پس جب وہ ایسا کرتا ہے تو وہ پردہ ہٹ جاتا ہے اور وہ دعا محل اجابت میں داخل ہو جاتی ہے ورنہ لوٹا دی جاتی ہے۔ ابن عطاؒ کہتے ہیں کہ دعا کے لیے کچھ ارکان ہیں اور کچھ پر ہیں کچھ اسباب ہیں اور کچھ اوقات ہیں۔ اگر ارکان کے موافق ہوتی ہے تو دعا قوی ہوتی ہے اور پروں کے موافق ہوتی ہے تو آسمان پر اڑ جاتی ہے اور اگر اپنے اوقات کے موافق ہوتی ہے تو فائز ہوتی ہے اور اسباب کے موافق ہوتی ہے تو کامیاب ہوتی ہے۔ دعا کے ارکان حضور قلب' رقت' عاجزی' خشوع اور اللہ کے ساتھ قلبی تعلق اور اس کے پر صدق ہے اور اس کے اوقات رات کا آخری حصہ اور اس کے اسباب نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجنا۔ اور بھی متعدد احادیث میں یہ مضمون آیا ہے کہ دعا رکی رہتی ہے جب تک کہ حضور پر

درود نہ بھیجے۔ حضرت عبداللہ بن اوفیٰؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضورؐ باہر تشریف لائے اور یوں ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو کوئی حاجت اللہ تعالیٰ شانہ سے یا کسی بندے سے پیش آ جائے تو اس کو چاہئے کہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر اللہ جل شانہ پر حمد و ثنا کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجے۔ پھر یہ دعا پڑھے۔

لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم والحمد للہ رب العالمین اسئلک موجبات رحمتک و عزائم مغفرتک والغنیمتہ من کل بر والسلامۃ من کل ذنب لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ھما الا فرجتہ ولا حاجتہ ھی لک رضا الا قضیتھا یا ارحم الراحمین۔

"نہیں کوئی معبود بجز اللہ کے جو بڑے علم والا ہے اور بڑے کرم والا ہے ہر عیب سے پاک ہے اللہ جو رب ہے عرش عظیم کا تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو رب ہے سارے جہانوں کا۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ان چیزوں کا جو تیری رحمت کو واجب کرنے والی ہوں اور مانگتا ہوں تیری مغفرت کی موکدات کو (یعنی ایسے اعمال کہ جن سے تیری مغفرت ضروری ہو جائے) اور مانگتا ہوں حصہ ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے میرے لیے کوئی ایسا گناہ نہ چھوڑے جس کی آپ مغفرت نہ کردیں اور نہ کوئی ایسا فکر و غم جس کو تو زائل نہ کردے اور نہ کوئی ایسی حاجت جو تیری مرضی کے موافق ہو اور تو اس کو پورا نہ کردے۔ اے ارحم الراحمین۔

مقرر' کاتب اور درود و سلام

حضور سرکار عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اسم گرامی لے کر' سن کر لکھ کر یا پڑھ کر درود و سلام کے سلسلے میں کسی غفلت یا کوتاہی کا مرتکب ہونے والا شخص کتنا بد قسمت ہے' احادیث نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی روشنی میں اس کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ یہ سب باتیں جانتے ہوئے بھی ہماری بد قسمتی ہمارا ساتھ نہیں چھوڑتی اور ہمارے مقرر' ہمارے ادیب اس معاملے میں احتیاط نہیں کرتے۔

حجاز مقدس کے حکام اگرچہ زائرین اور حجاج کو محبت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مظاہروں سے منع کرتے ہیں' وہاں موجود مطوعے اور شرطی اہل محبت کو روکتے ٹوکتے رہتے ہیں اور شرک و بدعت کے گیت گاتے نظر آتے ہیں لیکن میں نے دیکھا ہے کہ حرمین شریفین کے

خطیب اور محبت سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بڑی حد تک بے بہرہ یہ لوگ بھی درود و سلام کے سلسلے میں غفلت نہیں برتتے۔ چنانچہ جمعتہ المبارک کے خطیبوں اور وقتاً" فوقتاً" حرمین میں تبلیغ کرتے رہنے والوں کا طریقہ یہ ہے کہ جتنی بار وہ آقا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اسم گرامی لیتے ہیں یا کوئی خطاب استعمال کرتے ہیں' مختصر ترین صورت میں درود و سلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ضرور کہتے ہیں۔ بلکہ صرف "قال" یعنی "فرمایا" کہہ کر بھی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہتے ہیں۔ یہ صورت حال ہمارے مقررین اور خطباء کے لئے قابل تقلید تو ہے ہی' اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو یہ ہمارے لیے شرمناک بھی ہے۔ کیونکہ جو لوگ محبت کے دعویدار ہوں' انہیں تو اس معاملے میں زیادہ اہتمام کی ضرورت ہے۔

اس طرح ہم میں سے جو لوگ حضور حبیب کبریا علیہ التحیتہ والثنا کے نام نامی کے ساتھ درود و سلام نہیں پڑھتے یا نہیں لکھتے' وہ جہاں ایک نہایت موکدہ فرض سے غفلت برتنے کا گناہ کبیرہ کرتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بیان فرمودہ وعیدوں کا مصداق بنتے ہیں' وہاں محدثین کرام کی روش کے بھی خلاف چلتے ہیں۔ آپ احادیث مقدسہ کی کتابیں اٹھا کر دیکھیے' جہاں جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام نامی خطاب آتا ہے وہاں صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہنے کا اہتمام ہوتا ہے اگر اس میں کسی کوتاہی کی گنجائش ہوتی تو حدیث کی کتابوں کا حجم بہت کم ہو جاتا ہے۔ لیکن چونکہ انہیں اس کام کی اہمیت اور فرضیت کا احساس تھا' وہ کوتاہی نہیں کرتے' ہم کر گزرتے ہیں۔ اللہ ہمیں معاف فرمائے۔

علماء کرام نے جب یہ لکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ درود و سلام پورا لکھا جائے' صلعم' مللم یا "ﷺ" نہ لکھا جائے تو معنی یہ تھا کہ لکھنے والا بھی درود و سلام نہ لکھنے کے گناہ کا مرتکب نہ ہو' پڑھنے والا بھی یہ گناہ نہ کرے۔ لیکن ہم نے یہ وطیرہ تو اختیار کر لیا ہے کہ جہاں کوئی "ﷺ" لکھے اس پر فتویٰ لگا دیتے ہیں لیکن جہاں جہاں صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر آتا ہے' وہاں خود پورا درود و سلام لکھنے میں بھی کوتاہی کر جاتے ہیں اور پڑھنے اور بولنے میں تو عام طور پر غفلت برتتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جہاں جہاں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر مبارک آئے' مختصر درود و سلام صلی اللہ علیہ وسلم یا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لکھا جائے۔ لیکن جہاں' مثلاً" شعر میں یہ ممکن نہ ہو وہاں لکھنے

والا پورا درود و سلام خود پڑھے اور قاری کے لیے ؟"" کا نشان ڈال دے تاکہ قاری یہاں غفلت کا شکار نہ ہو سکے۔ شعر پڑھنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ پورا شعر یا ایک مصرع پڑھنے کے بعد "صلی اللہ علیہ وسلم" کہے۔ "" نہ لکھنے کے فتویٰ پر عمل کرنے والوں میں سے کئی ایسے ہیں جو یہ نشان نہ ڈالنے کا حکم بھی مانتے ہیں اور درود شریف نہ لکھنے نہ پڑھنے کے بہت بڑے جرم کا ارتکاب بھی کرتے ہیں۔ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر مبارک یوں کر جاتے ہیں جیسے نعوذ باللہ کسی عام آدمی کا ذکر ہو۔ میری اس بات سے فتوؤں کا رخ تو میری جانب ہو سکتا ہے لیکن قارئین محترم سے التماس ہے کہ ایسے فتوے جاری کرنے والوں کے عمل پر ضرور نگاہ رکھیں کہ ان میں سے کتنے ہر بار حضور رسوم کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذکر مبارک کے ساتھ تحریر اور تقریر میں درود و سلام کا اہتمام کرتے ہیں' یا احادیث مبارکہ کی وعیدوں کا مصداق بنتے ہیں۔

حضرت اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں' میں نے حضور حبیب خالق و مخلوق صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی لایا جائے گا اور اسے آگ میں ڈالا جائے گا۔ بہت جلد دوزخ میں اس کے پیٹ کی آنتیں باہر نکل آئیں گی اور وہ ان کے گرد اس طرح چکر لگائے گا جس طرح گدھا چکی کے ارد گرد چکر لگاتا ہے۔ اہل دوزخ اس کے گرد جمع ہو کر اس سے پوچھیں گے کہ اے فلاں! یہ تیرا کیا حال ہے؟ کیا تو ہمیں نیکی کا حکم نہیں دیتا تھا اور برائی سے منع نہیں کرتا تھا۔ وہ جواب میں کہے گا' میں تمہیں نیکی کا حکم دیتا تھا مگر خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا اور تمہیں برائی سے روکتا تھا لیکن خود اس برائی سے نہیں رکتا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ آپ درود پاک کی اہمیت پر بیان دینے اور مضمون لکھنے والوں پر نگاہ بھی رکھیں کہ ان میں سے کون اللہ اور اس کے محبوب پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے احکام و ارشادات پر عمل پیرا ہے اور کون بے عمل مبلغ بن کر جہنم میں تماشا بننے کی راہ چل رہا ہے۔

بد عقیدہ لوگوں کا درود قبول نہیں ہوتا!

صاحب دار المختار نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث نقل کی ہے جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر ایک بار درود پڑھا جائے اگر اسے اللہ تعالیٰ قبول فرمالے تو درود پڑھنے والے کے اسی سالہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اس حدیث پاک سے اس بات کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ بعض اوقات درود پاک اللہ کو قبول نہیں ہوتا۔ بد عقیدہ لوگ جنہیں حضور نبی کریم کی عظمت شان اور مقام سے بغض ہے درود کی قبولیت سے محروم رہتے ہیں۔ وہابی درود پڑھتا ہے مگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مر کر مٹی میں مل جانے والا کہتا ہے (معاذ اللہ) نیچری درود پڑھتا ہے تو وہ حضور کی سنت اور افعال کو نظر انداز کرتا جاتا ہے۔ قادیانی بھی درود پڑھتا ہے مگر وہ حضور کی ختم نبوت کا منکر ہے اور ایک اور نبی پر ایمان رکھتا ہے یہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر زبانی درود پڑھ کر اپنے بد عقیدہ رکھنے کی وجہ سے قبولیت کے شروف سے محروم رہتے ہیں۔

ایک شخص علم و فضل سے مالا مال ہے مگر محبت رسول سے خالی ہے یا کمالات مصطفیٰ کا منکر ہے وہ درود کی قبولیت سے محروم رہے گا حضور فرماتے ہیں اگر کوئی شخص ایک دن میں تین بار بھی درود پاک پڑھے گا تو اس کے دن رات کے گناہ بخش دیئے جائیں گے ایک اور جگہ فرمایا درود پڑھنے والے کی اولاد اور اولاد کی اولاد کو درود کا اجر تقسیم ہوتا رہے گا۔ آپ نے ایک اور حدیث میں فرمایا جو شخص مجھے اپنی زندگی میں کثرت سے درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی نیک مخلوق کو حکم دیتا ہے کہ اس پر کثرت سے رحمت کی دعائیں کرتے رہو۔

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا مجھے جبرائیل نے بتایا یارسول اللہ! جو شخص آپ پر درود پڑھتا ہے اللہ کے ستر ہزار فرشتے اس کے لئے رحمت طلب کرتے ہیں یہ فرشتے ہر روز آتے ہیں اور پھر نئے فرشتے نازل ہوتے ہیں پھر بتایا جو شخص آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہے اس کی وفات کے بعد بھی اللہ کی مخلوق اس کے لئے رحمت کی دعا کرتی ہے جو درود پڑھتا ہے وہ دوسرے لوگوں کی نسبت اپنی قبر سے پہلے اٹھے گا درود پاک سے جسم و جان کو پاکیزگی اور طہارت ملتی ہے ظاہر و باطن پاکیزہ ہو جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا اگر تم کسی مجلس میں جاؤ اور صلی اللہ علیٰ آل محمد کہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف

سے ایک فرشتہ نازل ہوتا ہے اور وہ تمہیں غیبت کرنے سے روک دیتا ہے حضور نے فرمایا جس مجلس میں کسی کے خلاف غیبت ہو رہی ہو وہاں مجھ پر درود پڑھو غیبت بند ہو جائے گی۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اپنی کتاب "جذب القلوب" میں لکھا ہے کہ احمد بن ابی بکر سے روایت ہے کہ جس کتاب میں حضور پر درود لکھا ہوا ہے جب تک وہ درود لکھا نظر آتا رہے گا لکھنے والے پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی رہے گی جس دعا کے اول اور آخر درود پڑھا جائے وہ شرف قبولیت پاتی ہے حضور نے فرمایا میری عظمت بیان کرنے کے لئے اگر کوئی شخص درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے وہ فرشتہ اتنا عظیم الجثہ ہوتا ہے کہ اس کا ایک بازو مشرق اور دوسرا مغرب تک پھیلا ہوا ہے اس کے قدم ساتویں زمین کی تہہ پر ہوتے ہیں اس کی گردن عرش کو چھو رہی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس فرشتے کو حکم دیتا ہے جس طرح میرا بندہ میرے محبوب پر درود پڑھ رہا ہے تو بھی اس کے لئے رحمت طلب کرتا رہ حضور نے فرمایا مجھ پر درود پڑھنے والے پل صراط پر پہنچیں گے تو ان کے آگے درود شریف کے انوار راستہ روشن کرتے رہیں گے جنت میں اس کے محلات تیار ہوں گے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر دس بار درود پڑھے گا تو اس پر آسمان اول کے فرشتے سو بار درود پڑھتے ہیں آسمان دوم کے فرشتے دو سو بار درود پڑھتے ہیں تیسرے آسمان والے تین ہزار بار درود پڑھتے ہیں چوتھے آسمان والے چار ہزار بار پنجم آسمان والے پانچ ہزار بار چھٹے آسمان والے چھ ہزار بار نامہ اعمال میں لکھ لئے جاتے ہیں ان درود پاک کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس شخص کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحابہ کرام نے دریافت کیا یا رسول اللہ آپ کے بعد جو لوگ پیدا ہوں گے اور آپ پر درود شریف پڑھیں گے کیا آپ ان کا درود بھی سنیں گے آپ نے فرمایا ہاں! میں قیامت تک محبت سے درود پڑھنے والوں کا درود سنوں گا۔ شرح دلائل الخیرات میں یہ حدیث تفصیل سے بیان کی گئی ہے۔

در راہ عشق مرحلہ قرب و بعد نیست
می بینمت عیاں و دعای فرستمت

عشق کی راہ میں دور و نزدیک کے مرحلے کچھ حقیقت نہیں رکھتے میں تمہیں ظاہر دیکھ رہا

ہوں اور دعاؤں میں یاد کرتا ہوں۔

حضور نے فرمایا جو لوگ محبت اور عقیدت سے درود پڑھتے ہیں ان کا درود خود سنتا ہوں اور جو لوگ عام حالات میں پڑھتے ہیں ان کا درود شریف مقرر شدہ فرشتے میرے پاس پہنچاتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ بعض فرشتے اس بات پر مقرر ہیں کہ وہ روئے زمین کی سیر کرتے رہتے ہیں جہاں کہیں کوئی مجھ پر صلواۃ و سلام پڑھتا ہے وہ مجھ پر پہنچاتے ہیں۔

صد سلامت می فرستم بر تو اے فخر انام
بو کہ آید یک علیکم در جواب صد سلام

اللہ تعالیٰ نے ایک بار حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو وحی بھیجی "میں چاہتا ہوں کہ حشر میں شدید پیاس سے محفوظ رہنے کا ایک نسخہ بتا دوں" حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا الٰہی میں ضرور ایسا نسخہ چاہتا ہوں فرمایا میرے حبیب پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔ حضور نے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد فرمایا کثرت سے درود پڑھنے والے کی ناک کی سانس سے ایک جانور پیدا ہوتا ہے یہ جانور مکھی سے بڑا اور ٹڈی سے ذرا چھوٹا ہوتا ہے وہ سیدھا عرش خداوندی تک چڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ اس شخص نے خدا کے حبیب پر درود پڑھا ہے۔

حضور نے فرمایا اے عمر! خدا نے ایک ایسا فرشتہ پیدا فرمایا ہے جو تمام مخلوق کی آوازیں سنتا رہتا ہے جب میں اس ظاہری زندگی سے علیحدہ ہو کر ابدی زندگی میں چلا جاؤں گا تو وہ فرشتہ میری قبر پر مقرر ہو جائے گا اگر میرا کوئی امتی مجھ پر درود پڑھے گا تو یہ فرشتہ میرے پاس عرض کرے گا اے سردار عرب و عجم فلاں شخص نے آپ پر درود پڑھا ہے اس نے فلاں فلاں درود پڑھا ہے ایک بار درود پڑھنے والے پر ستر بار درود پاک پڑھا جاتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک اور حدیث میں فرمایا ہے میرا جو امتی جمعہ کے دن ایک بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر ہزار بار اپنی رحمت نازل فرماتے ہیں ایک ایک ہزار نیکی اس کے نامہ اعمال میں لکھی جائے گی اور پھر ایک ایک ہزار گناہ

معاف فرمائے جائیں گے اللہ تعالیٰ حکم دے گا اس شخص نے ہزار درجات بلند کئے جائیں یہ حدیث پاک "روضۃ الافکار" میں نقل کی گئی ہے۔

حضرت امام طبرانی نے اوسط میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ایک اور حدیث بیان فرمائی ہے جس میں حضور نے فرمایا جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ شخص آج سے نفاق سے پاک کر دیا گیا ہے اسے دوزخ کے عذاب سے نجات مل گئی ہے اور یہ میدان حشر میں شہدا کے مجمع میں اٹھایا جائے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ میرا امتی جب مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے وہ درود کا یہ ہدیہ لے کر میرے پاس پہنچتا ہے اور کہتا ہے کہ یا رسول اللہ فلاں ابن فلاں نے یہ ہدیہ درود بھیجا ہے اسے قبول فرمایئے حضور فرماتے ہیں کہ میری طرف سے اسے دس رحمتیں پہنچا دو ان دس رحمتوں سے ایک رحمت کے بدلے اللہ تعالیٰ جنت عطا فرماتا ہے۔

حضور نے اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے فرمایا جس طرح میری انگلیوں کے ساتھ یہ انگوٹھا ملا ہوا ہے اور جدا نہیں ہو سکتا قیامت کے روز یہ شخص میرے اتنا قریب ہو گا یہی فرشتہ درود پاک تحفہ لے کر عرش کی بلندیوں کی طرف پرواز کرے گا بارگاہ الٰہی میں عرض کرے گا یا اللہ فلاں ابن فلاں نے تیرے محبوب پر درود پڑھا ہے اللہ تعالیٰ خوش ہو کر فرمائے گا میری دس رحمتیں اس درود خواں پر نازل کی جائیں اللہ کی ایک رحمت بھی اسے دوزخ کے عذاب سے بری کرنے کے لئے کافی ہے اس شخص نے میرے حبیب پر عزت و تکریم کے ساتھ درود پہنچایا ہے اب تمام فرشتے اس شخص کی عزت و تکریم بجالائیں گے اسے اعلیٰ علیین میں مقام دیا جائے گا۔

درود پاک کے ایک حرف کے بدلے ایک فرشتہ تخلیق کیا جائے گا اس فرشتے کے بدن پر تین سو ساٹھ چہرے ہوں گے اور ہر چہرے پر تین سو ساٹھ زبانیں ہوں گی اور یہ زبانیں تسبیح و تقدیس بیان کریں گی ان تمام تسبیحات کا ثواب اس شخص کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جب اللہ سے کوئی دعا کرو تو پہلے درود پڑھ لیا کرو پھر حاجت طلب کیا کرو ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ اس حاجت کو رد نہیں فرماتا۔ وہ اس بندے کی حاجت بھی ساتھ ہی پوری کر دیتا ہے۔

حضور نے فرمایا قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام عرش کے پاس سبز چادر اوڑھے کھڑے ہوں گے آپ اپنی اس اولاد کا حال دیکھ رہے ہوں گے جو دوزخ کی طرف دھکیلی جا رہی ہو گی اسی دوران حضرت آدم علیہ السلام کی نگاہ ایک ایسے شخص پر پڑے گی جو میری امت کا فرد ہو گا اسے فرشتے پکڑ کر دوزخ کی طرف لے جا رہے ہوں گے حضرت آدم علیہ السلام اس کی حالت دیکھ کر بڑے غمزدہ ہوں گے اور زور سے آواز دیں گے یا رسول اللہ ! آپ اللہ کے حبیب ہیں میں اسی وقت آواز دوں گا یا اُبُوالبشر میں ابھی آیا حضرت آدم کہیں گے کہ آپ کا امتی دوزخ میں پھینکا جا رہا ہے یا رسول اللہ آج آپ کے بغیر ان گناہگاروں کو کون چھڑا سکتا ہے آپ کے بغیر ان کا کون پشت پناہ ہے یہ مجرم اپنے گناہوں کی وجہ سے گرفتار ہے آپ ہی نگاہ شفقت فرما سکتے ہیں اور آپ کی شفاعت ہی کام آسکتی ہے آپ اس وقت فرشتوں سے مخاطب کر کے فرمائیں گے ٹھہرو ! فرشتے کہیں گے ہمیں اللہ کا حکم ہوا ہے ہم رک نہیں سکتے یا رسول اللہ ! حضور بارگاہ ربالعزت میں سجدہ ریز ہوں گے اور اپنی ریش مبارک پر ہاتھ رکھتے ہوئے شفاعت کریں گے اے اللہ تو نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا۔ کہ میدان حشر میں امت کا غم نہیں دیا جائے گا اللہ تعالیٰ کا دریائے رحمت جوش میں آئے گا اور فرشتوں کو حکم ہو گا میرا حبیب جس طرح راضی ہوتا ہے اسی پر عمل کرو چنانچہ وہ گناہگار حضور کے پاس لے جایا جائے گا میزان عدل کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور ایک پلڑے پر کھڑا کر دیا جائے گا۔ اب اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائیں گے اسے جنت میں لے جاؤ وہ آدمی فرشتوں کو کہے گا ذرا ٹھہرو ! مجھے حضور رحمت سے ایک بات کرنے دو پھر وہ گناہگار امتی مخاطب ہو کر کہے گا۔ یا رسول اللہ اس وقت آپ کے ہاتھ میں ایک کاغذ کا ٹکڑا تھا اس پر کیا لکھا تھا جس کے رکھتے ہی میری نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گیا تھا آپ بتائیں گے زندگی میں تو نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا تھا آج وہی درود تیرے کام آگیا۔ یہ واقعہ پوری حدیث کے الفاظ کے ساتھ "در منثور" میں علامہ جلال الدین سیوطی نے نقل کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص درود پاک کے بعد کلمہ طیبہ کا ورد کرتا ہے اس کے منہ سے ایک سبز پرندہ کی شکل کا ایک پرندہ نکل کر پرواز کرتا ہے وہ اپنا بدن پھیلانا شروع کرتا ہے پھر جب وہ اپنا پر پھیلاتا ہے تو اس کا ایک پر مشرق اور ایک پر مغرب تک پھیلتا چلا جاتا ہے پھر وہ رعد فرشتے کی طرح گرجتا ہے اس کی گرج عرش بریں تک پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ کا

فرمان آتا ہے اسکن ٹھہرو ! وہ پرندہ کہتا ہے یا اللہ میں کس طرح ٹھہروں جب تک میرے پڑھنے والے کو تیری مغفرت ڈھانپ نہ لے میں کیسے سکون حاصل کر سکتا ہوں اللہ تعالیٰ پھر اسے فرماتا ہے اسکن ٹھہرو ٹھہرو اور فرماتے ہیں میں نے اس کے تمام گناہوں کو بخش دیا ہے حضور نے فرمایا جو شخص ایک دن میں سو بار درود پڑھے گا اس پر میری شفاعت واجب ہو جائے گی اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اس روایت کو حضرت علی علیہ السلام سے مفتاح الجنان میں بیان کیا گیا ہے۔

حضرت ابی کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ میں آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں میں نے درود پاک کے علاوہ دعاؤں وظیفوں اور تسبیح و تہلیل کے لئے اوقات تقسیم کر رکھے ہیں حضور مجھے فرمایئے میں آپ پر کتنا درود پڑھا کروں آپ نے فرمایا جس قدر چاہو درود پڑھو حضرت ابی کعب نے کہا میرا دل چاہتا ہے تیسرا حصہ درود پاک میں صرف کروں۔

آپ نے فرمایا جتنا وقت چاہو اتنا وقت یاد کرو حضرت ابی کعب نے عرض کیا میں نصف وقت درود پاک پر صرف کیا کروں؟ آپ نے فرمایا اگر تم زیادہ وقت دو تو اور اچھی بات ہے پھر حضرت کعب نے عرض کی ! یا رسول اللہ میں دو حصے درود کے لئے وقت کر دوں آپ نے فرمایا جس حد تک تمہیں پسند ہو۔

حضرت ابی کعب نے کہا میرا دل چاہتا ہے کہ میں سارا وقت درود پر صرف کر دوں حقلت لک صلواتی کلہ میں سارا وقت درود پڑھتا رہوں حضور نے یہ بات سنی اور خوش ہو کر کہا تمہارے سارے گناہ بخشے گئے۔

اذا یکفی حتمک و یغفر لک ذنبک (یہ تمہارے لئے کافی ہے اور تمہارے سارے گناہ بخشے گئے) تمہاری دینی اور دنیاوی مرادیں پوری ہو گئیں اب تمہاری کوئی حاجت باقی نہیں رہے گی اور تم ہمیشہ دلشاد اور خوش باش رہو گے اس روایت کو احمد حاکم اور امام ترمذی نے بیان فرمایا ہے۔

حضرت محمد جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے تذکرہ میں یہ حدیث نقل فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ مجھے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا کہ اگر تم ایسی بستی میں جاؤ جہاں کے رہنے والے میری ذات پر درود نہیں پڑھتے تو اس بستی کو فوراً خالی کر دو کیونکہ بستی میں خدا کا غضب نازل ہونے والا ہے۔

تھوڑے عرصے میں اس بستی پر اللہ کا عذاب نازل ہو گا اس طرح یہ بستی پندراں عذابوں میں مبتلا ہو گی پانچ دنیا میں پانچ نزع کے وقت اور پانچ حشر کے میدان میں عذاب ہوں گے دنیا میں ان کا سکون ختم ہو جائے گا تنگدستی مسلط ہو گی فاقہ و بھوک نازل ہو گی طاعون پھیلے گی اور اچانک موتیں واقع ہونے لگیں گی اللہ کی رحمت کی بارشیں بند ہو جائیں گی قحط سالی ہو گی ان کی اولاد آپس میں لڑنے جھگڑنے میں مصروف رہے گی اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو سخاوت کے وصف سے محروم کر دے گا۔

مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہو گا جس سے جاں کندن کی سختی بڑھ جائے گی وہ بخل کی وجہ سے پیاس اور بھوک سے مریں گے اور عام طور پر وہ ایمان سے خالی جائیں گے مرتے وقت چہروں کی رنگت بدل جائے گی میدن حشر میں وہ فاسق اور فاجر لوگوں کے ساتھ اٹھائے جائیں گے ان کے بائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دیا جائے گا برائیوں کا پلڑا بھاری ہو گا پل صراط پر ان کا گذر مشکل ہو جائے گا وہ فرعون کے ساتھ دوزخ میں جلیں گے۔ (العیاذ باللہ !)

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا جس شخص کو سخت مصائب یا تفکرات کا سامنا ہو تنگدستی غالب آجائے اس درود پاک کے پڑھنے سے یہ مصائب اور تفکرات دور ہو جاتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا قرب حاصل ہو جاتا ہے ہر کام میں برکات نازل ہوتی ہیں اور دنیا کے تمام کام آسان ہوتے رہتے ہیں۔

حضرت شیخ ابوالعباس رضی اللہ عنہ سے کسی نے مسئلہ پوچھا کہ آیا میں قرآن کی تلاوت زیادہ کروں یا درود پاک آپ نے فرمایا قرآن کا قرآن تو درود ہے فرقان کا فرقان تو درود ہے اس لئے درود شریف زیادہ سے زیادہ پڑھا کرو شیخ سنوسی رحمتہ اللہ علیہ صغراوی میں فرماتے ہیں میں نے بعض ایسے صوفیاء دیکھے ہیں جنہیں مرشد کامل نہیں مل سکا مگر ایسے صوفیاء نے کثرت درود سے ہی وہ مقامات حاصل کئے ہیں جو مرشد کامل کی راہنمائی میں حاصل ہوتے ہیں۔

خواجہ حضرمی کے پیر و مرشد نے جب انہیں الوداع کیا تو فرمانے لگے ہمیشہ درود شریف پڑھتے رہنا درود فقر کی سیڑھی ہے درود سلوک کا معراج ہے اس کے بغیر بلندیاں حاصل نہیں ہو

سکتیں درود کا نو دل میں سیاہیوں کو دور کر دیتا ہے طالب اسی کی روشنی میں قدم بڑھاتا رہتا ہے دن بدن قرب خداوندی حاصل ہوتا جاتا ہے اور پھر رسول اللہ کے قرب نصیب ہوتے رہتے ہیں ابوزید محقق رحمتہ اللہ علیہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ سے ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں وہ لکھتے ہیں میں نے ایک رات خواب میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا میں نے عرض کی یارسول اللہ امام غزالی بو علی سینا اور ابن خطیب کس کس مقام پر ہیں آپ نے فرمایا ابن خطیب تو عذاب میں ہے اور بو علی سینا پریشان ہے۔

یہ لوگ میرے بغیر ہی اللہ کے قرب کی تلاش میں رہے میرے وسیلے کے بغیر کوئی شخص منزل مقصود نہیں پاسکا حضور نے امام غزالی کی بے حد تعریف فرمائی اس واقعہ کو مجلی الاسرار میں بھی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا گیا ہے قرطبیؒ نے اپنی شرح دلیل میں بھی بیان کیا ہے اس نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے درود کی دس خصوصیات بیان فرمائی ہیں۔ (حوالہ سنی کتاب شفاء القلوب سطر ۱۳)

فضائل و فوائد

التذکرہ کے ص ۱۳ سطر ۵ پر تحریر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجنا افضل ترین ذریعہ ہے ان فضائل و فروائد برکات و رفع درجات و دفع غم و الم اور کفارہ سئیات کا بہترین ذریعہ ہے ان فضائل و فوائد کا حد تحریر میں لانا مشکل ہے البتہ بعض ائمہ کرام و محدثین عظام نے ان احادیث اور روایت کا حسن کی بناپر جو ان تک پہنچی تھیں چند فوائد کا ذکر کیا ہے جن کو حضرت شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "جذب القلوب" میں جمع فرمادیا ہے انہیں اختصار کے ساتھ یہاں درج کیا جاتا ہے مگر مختلف حالات میں وقتاً" فوقتاً" مزید فوائد اور مخصوص فوائد کا بھی انکشاف ہوتا رہا ہے اور آئندہ بھی ہوتا رہے گا البتہ ان کے جمع کرنے کی کوششیں بلیغ نہیں کی گئی ورنہ ایک بیش بہا خزانہ ہو جاتا۔

(۱) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجنے کا سب سے پہلا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ کے حکم کی تابعداری حاصل ہو جاتی ہے اور حق تعالیٰ شانہ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ درود بھیجنے میں اس کو موافق حاصل ہو جاتی ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یاایھا الذین آمنوا صلوا علیہ و سلمو تسلیما" ○ ترجمہ :۔ بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی آپؐ پر درود و سلام بھیجو۔

(۲) ان فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جو شخص آپؐ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اس پر حق تعالیٰ شانہ دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے نامہ اعمال سے دس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور بعض احادیث میں مروی ہے کہ ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے سے دس غلام آزاد کرنے اور بیس غزوات کرنے کے برابر اس کو ثواب ملتا ہے۔

(۳) ان فوائد میں سے ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ درود شریف پڑھنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کے حق میں نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شفاعت و گواہی واجب ہو جاتی ہے۔

(۴) درود شریف پڑھنے والے کو قیامت کے روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کا قرب حاصل ہو گا اور باب جنت میں اس کا شانہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شانہ مبارک کے ساتھ متصل ہو جائے گا اور قیامت کے روز درود شریف پڑھنے والے کو دوسروں کے مقابلہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب زیادہ حاصل ہو گا اور وہ آپؐ کے قریب تر ہو گا اور اس شدت والے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے سارے امور کے والی ہوں گے اور اس کا درود شریف پڑھنا اس کے تمام مہمات اور تمام حاجات کے پورا ہونے کے لئے کافی ہو جائے گا اور اس کے تمام گناہوں کے لئے مغفرت کا سبب بنے گا اور تمام برائیوں کا کفارہ بن جائے گا اور ایک قول کے مطابق درود شریف پڑھنا فرائض اور قضا ہو جانے کا بھی کفارہ بن جائے گا۔ اور صدقہ کے قائم مقام بن جائے گا بلکہ ایک قول کے مطابق درود شریف پڑھنا صدقہ کرنے سے بھی زیادہ افضل ہے۔

اس کے فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ درود شریف کثرت سے پڑھنے سے سختیاں ٹل جاتی ہیں بیماریوں سے شفاء حاصل ہوتی ہے خوف مٹتا ہے متہم آدمی تہمت سے بری ہو جاتا ہے دشمنوں پر نصرت و فتح حاصل ہوتی ہے اور رضائے الٰہی کے حصول کا سبب ہوتا ہے اس سے اللہ تبارک و تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے ملائکہ اس کے حق میں دعا کرتے ہیں اور اس سے اعمال و مال و دولت دونوں کی تطہیر ہو جاتی ہے اور اس میں اضافہ ہوتا ہے قلبی طہارت حاصل ہوتی ہے دل صاف ہو جاتا ہے اور فارغ البالی اور تمام کاموں میں برکت حاصل ہوتی ہے حتیٰ کہ یہ نعمتیں اس کے مال و اسباب اور اولاد در اولاد حتیٰ کہ چوتھی پشت تک کو حاصل ہوتی ہیں قیامت کی ہولناکیوں سے نجات ملتی ہے اور سکرات موت آسان ہو جاتی ہے اور دنیا کے مہلکات سے خلاصی کا سبب ہے اس سے روزگار کی تنگی دور ہوتی ہے درود شریف کا پڑھنا بھولی ہوئی بات کو یاد دلاتا ہے اس کی برکت سے فقر و فاقہ دور ہو جاتا ہے اور انسان جملہ اقسام بخل و جفا اور بددعا (رغم انف) یعنی ہلاکت کی بددعا سے محفوظ ہو جاتا ہے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت آپؐ پر درود نہ بھیجے وہ بخیل ہے گویا اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جفا کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لئے (رغم انف) یعنی ہلاکت کی بددعا فرمائی ہے۔

درود شریف پڑھنے کی برکت سے مجلس پاک ہو جاتی ہے اور اس مجلس میں بیٹھنے والوں کو

اللہ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور پل صراط پر گذرنے کے وقت اس شخص کے ساتھ روشنی اور نور چاروں طرف پھیل جائے گا اور آفات کے وقت اس کو ثابت قدمی حاصل ہو گی اور پلک جھپکنے میں ہی اس کو ان آفات سے نجات حاصل ہو جائے گی برخلاف درود شریف نہ پڑھنے والوں کے کہ وہ ان تمام نعمتوں سے محروم ہیں۔

درود شریف پڑھنے والے کو سب سے زیادہ کامل او. بڑا فائدہ یہ حاصل ہوتا ہے کہ اس کا نام سرورکائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حضور پیش کیا جاتا ہے۔

ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے جو اس محفل میں ہے

درود شریف پڑھنے کے فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ درود شریف کی کثرت سے دل میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی محبت بڑھ جاتی ہے جو مزید شوق و الفت کا باعث ہے دل میں محاسن نبویہ داخل ہوتی ہیں اور آپ کا بابرکت تصور کثرت سے درود شریف پڑھنے کی برکت سے متخیل ہو جاتا ہے لیکن یہ نعمت جب حاصل ہوتی ہے جبکہ درود پاک انتہائی حضور قلب اور کامل توجہ سے پڑھا جائے۔اللھم صل علیہ

درود شریف پڑھنے کی برکت سے مسلمانوں میں آپس میں محبت قائم ہوتی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم درود شریف پڑھنے والے سے محبت فرماتے ہیں اور درود شریف پڑھنے والے کو قیامت کے روز آپ سے مصافحہ کی سعادت نصیب ہو گی خواب میں جمال محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت مقدسہ نصیب ہوتی ہے ملائکہ کی محبت نصیب ہوتی ہے اور فرشتے اس کو مرحبا کہتے ہیں فرشتے اس کے درود شریف کو چاندی کی لوح پر سونے کے قلموں سے لکھتے ہیں اور اس کے لئے دعا خیر و استغفار کرتے ہیں اور ملائکہ سیاحین (روئے زمین پر چکر لگانے والے فرشتے) درود شریف پڑھنے والے کے درود کو فلاں بن فلاں باپ دادا کا نام لیکر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

اسی طرح درود شریف کثرت سے پڑھنے والے ثمرات و فوائد میں سے بڑا فائدہ اور فضیلت یہ ہے کہ درود شریف پڑھنے والے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خود جواب سلام سے مشرف فرماتے ہیں جو آپ کی ہمیشہ سے سنت مبارکہ ہے اور اس سے بڑھ کر کونسی دوسری سعادت ہو گی کہ درود شریف پڑھنے والے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دعا خیر و سلامتی

حاصل ہو جائے یہ تو ایسی سعادت ہے کہ اگر عمر میں ایک بار بھی حاصل ہو جائے تو ہزار ہاگو نہ کرامت و خیر و برکت کا باعث ہے۔

اس سعادت کا حاصل ہونا یقینی امور میں سے ہے جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کے حق ہونے اور یہ بات مسلم ہونے کے بعد کہ سلام کا جواب دینا سنت ہی نہیں بلکہ فرض ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جواب عنایت فرمانا یقینی امر ہے سلام کے جواب میں سبقت فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائل حمیدہ میں داخل تھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شمائل مبارکہ میں مذکور ہے کہ کان یبادر بالسلام (آپؐ ہمیشہ سلام کرنے میں سبقت فرمایا کرتے تھے) چنانچہ سلام کا جواب میں بدرجہ اولیٰ آپ کی تعجیل لازمی ہو گی جامی علیہ رحمتہ نے کیا خوب کہا ہے

صد سلامت می فرستم ہر دم اے فخر کرام تاکہ آیدیک علیکم در جواب صد سلام

درود شریف پڑھنے کے فوائد و فضائل میں سے یہ بھی ہے کہ فرشتے درود شریف پڑھنے والے کے نامہ اعمال میں اس کے کسی گناہ کو لکھنے سے تین دن تک رکے رہتے ہیں اور فرشتے آدمیوں کو اس کی غیبت سے باز رکھتے ہیں درود شریف پڑھنے والا قیامت کے روز عرش کے زیر سایہ ہو گا اور اس کے اعمال کا پلہ درود شریف پڑھنے کی برکت سے بھاری ہو جائے گا۔ قیامت کے روز وہ قیامت کی پیاس سے محفوظ رہے گا جنت میں اس کو بہت سی نعمتیں عطا کی جائیں گی اور دنیا اور آخرت میں اس کو رشد و ہدایت نصیب ہو گی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا بھی ذکر الٰہی پر مشتمل ہے اور حق تعالیٰ شانہ کے شکر میں شامل ہے درود شریف پڑھنے والے کو معرفت حق اور اس کا اقرار نصیب ہوتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے درود و سلام کا سوال حق تعالیٰ شانہ سے ادائے حقوق رسالت میں داخل ہے اور اس میں شک نہیں کہ حق تعالیٰ اپنے بندوں سے اس سوال کو پسند کرتا ہے چنانچہ بندہ اپنے سوال و طلب و رغبت کو حق تعالیٰ شانہ اور اس کے رسولؐ کی رضامندی والے کاموں میں صرف کرتا ہے اور اس کو اپنے دوسرے پسندیدہ کاموں پر غالب رکھتا ہے تو یقیناً" وہ بندہ حق تعالیٰ کی طرف سے جزائے کامل اور اس کے فضل کا خاص مستحق ہو گا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کے فوائد میں سے ایک عجیب و غریب نکتہ یہ

ہے جو حاجتوں کے بر آنے اور مشکلات کے آسان ہونے کا سبب ہے۔

چونکہ درود شریف کے بیشتر الفاظ اللھم سے شروع ہوتے ہیں اس لئے درود شریف دونوں طرح یعنی لفظاً" و معنیٰ" دونوں طرح سے ذکر الٰہی میں بھی شامل ہے جب حرف م کو نام پاک اللہ کے ساتھ جس کے وسیلہ سے ہر ایک حاجت کا سوال مالک الملک سے کیا جاتا ہے شامل کر دیا گیا تاکہ یہ میم تمام اسماء صفات کی جامعیت پر اشارہ کرتا رہے گویا جب سائل نے اللھم کہہ دیا تو اس نے یہ کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ جو تمام اسماء حسنٰے اور صفات علیا کا مالک ہے اس سے اس کے تمام اسماء صفات کے ساتھ پکارتا ہوں اس پر حضرت حسن بصری و دوسرے صالحین کا اتفاق ہے۔

اس ضمن میں دو حدیثیں درود شریف کے ورد رکھنے اور انہیں کثرت سے پڑھنے کی ترغیب دلانے کے لئے کافی ہے۔

(۱) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ایک مرتبہ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ اجعل لک صلواتی کلھا میں اپنی دعا کا سارا وقت آپؐ پر درود شریف بھیجنے میں صرف کروں گا۔ تو آپؐ نے اس کے جواب میں اس سے کہا اذن یکفی ھمک پھر تو یہ تمہاری تمام دینی و دنیوی پریشانیوں کے لئے کافی ہو جائے گا۔

(۲) اسی طرح حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کا ارشاد پاک ہے لو لا اجد مافی ذکر اللہ فجعلت الصلواۃ النبویہ عبادتی کلھا اگر میں اللہ رب العزت کے بارہ میں جو حکم مذکور ہے وہ نہ پاتا تو اپنی ساری عبادت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کو ہی بنا لیتا۔

درود شریف پڑھنے کے ثمرات ہر دور اور زمانہ میں حصول برکات و دفعہ رنج و الم کے لئے مسلم ہیں اور لوگوں کو اس کی بدولت عجیب و غریب فتوحات حاصل ہوتی رہی ہیں مگر فی زمانہ اس کی کثرت اس لئے اور بھی ضروری ہے کہ دیکھتے دیکھتے معاشرہ میں زبردست انحطاط رونما ہو گیا ہے۔ مثلاً" مردوں کی وضع و قطع میں نسوانیت عورتوں کی بے حیائی اور عریانیت دونوں میں غلبہ حیوانیت خلاف شرع طرز زندگی کا فیشن میں داخل ہونا بزرگوں' اور استادوں کے ساتھ بے ادبی پر فخر کرنا بزرگوں کا چھوٹوں کی اصلاح سے گریز کرنا اور اپنی اصلاح کے بغیر دوسروں کی اصلاح کی

کوشش کرنا نتیجہ یہ ہے کہ مسلمان کو باوجود انتہائی کوشش کے معصیت سے گریز دشوار ہی نہیں بلکہ بعض حالات میں ناممکن سا ہو گیا ہے جب تک معصیت کی ظلمت دور نہ ہو نہ خیر کی طرف رغبت ہو سکتی ہے اور نہ عمل صالحہ کے ثمرات مرتب ہو سکتے ہیں ایسے سخت حالات اور مایوس کن معاشرہ میں درود شریف ایک بہت بڑی نعمت ہے اس لئے کہ درود شریف کی یہ خصوصیات ہے کہ اس کے ایک بار پڑھنے سے نہ صرف یہ کہ دس نیکیاں نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں بلکہ دس گناہ بھی محو کر دیئے جاتے ہیں اور ویسا ہی جواب بھی پروردگار عالم کی طرف سے ملتا ہے اس طرح سے معصیت کی ظلمت کے دفعیہ کے ساتھ ساتھ نیکیوں میں اضافہ بھی ہوتا ہے اور کیا تعجب ہے کہ صحیح عقیدے اور محبت کے ساتھ اس کی کثرت کرنے سے معصیت کی ظلمت بالکل ہی دور ہو جائے اور درود شریف کی کثرت کرنے والا نیکیوں سے مالا مال ہو کر دنیا سے رخصت ہو اور اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب اور بیش از بیش اعمال صالحہ کی توفیق مل جاوے اس کی سند میں ابی طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث جو مسند احمد میں مذکور ہے یہاں تحریر کی جاتی ہے۔

ایک روز صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاکیزہ نفس اٹھے چہرہ مبارک پر بشاشت و بشارت نظر آتی تھی عرض کیا گیا آج حضور ایسے معلوم ہوتے ہیں فرمایا:

ہاں پروردگار کا فرستادہ میرے پاس آیا کہا آپؐ کی امت میں سے جو آپ پر ایک بار درود پڑھے گا خداوند تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا دس بدیاں محو کر دے گا اور دس درجے بلند فرما دے گا اور ویسا ہی جواب بھی اس کو دے گا۔

حضرت عبدالحق صاحب محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ اہل سلوک حضرات کو درود شریف کی کثرت اور اس کے ورد سے بڑی بڑی فتوحات حاصل ہوتی ہیں بلکہ بعض مشائخ تو فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو کوئی شیخ کامل نہ مل سکے جو اس کی تربیت کرے تو اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھنے کا معمول بنا لینا چاہئے یہ انشاء اللہ اس کے حصول مقصود کا بہترین راستہ ہے اور یہی درود شریف کا پڑھنا اس کی تربیت کر دے گا اس کے اندر اخلاق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا کر دے گا اور اس کو بارگاہ خداوندی کے اعلیٰ درجات تک پہنچاوے گا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب سے اسے مشرف کر دے

گا۔

بعض مشائخ کرام قل ہو اللہ شریف اور درود شریف کو کثرت سے پڑھنے کی وصیت کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ہم نے قل ہو اللہ شریف کو کثرت سے پڑھنے سے حق تعالیٰ وحدہ لاشریک لہ کو پہچانا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھ کر ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ محبت حاصل کی اور فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود شریف بھیجتا ہے اس کے خواب و بیداری دونوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے جیسا کہ شیخ کامل امام علی متقی حکم کبریٰ میں حضرت شیخ احمد بن موسیٰ متشرع صوفی سے نقل کرتے ہیں اور بعض مشائخ شاذلیہ قدس اللہ اسراہم فرماتے ہیں کہ جب آدمی ولی کامل اور مرشد حقیقی کو نہ پائے تو اس کے لئے معرفت الٰہی کے حصول کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ کہ وہ احکامات شرعیہ کی پوری پوری طرح پابندی کرے اور ذکر الٰہی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود شریف بھیجے چنانچہ کثرت سے درود شریف پڑھنے کی برکت سے اس کے اندر ایک عظیم نورانی کیفیت پیدا ہوگی جس سے وہ خود بخود رشد و ہدایت پالے گا اور اسکو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بلاواسطہ فیض پہنچے گا اور طریقہ شاذلیہ میں جو طریقہ قادریہ ہی کا ایک شعبہ ہے اس کا خلاصہ طریق سلوک یہی ہے کہ وہ براہ راست بلاواسطہ اتباع سنت و دوام حضور حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استفادہ کرتے ہیں۔ تذکرہ ص ۱۳ سطر ۲

ارشادات حضرت سائیں توکل شاہ علیہ رحمتہ

متاخرین بزرگوں میں حضرت سائیں توکل شاہ صاحب ایک عظیم المرتبت بزرگ گذرے ہیں ان کی شہرت محتاج تعارف نہیں ہے آپ حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آبادی، حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کے ہم عصر تھے اور نقشبندیہ سلسلہ میں اپنے دور کے یکتا تھے ان کے قیمتی ارشادات درج ذیل ہیں۔

ایک روز فرمایا کہ اور تمام عبادتیں بسبب کسی قصور کے رد ہو سکتی ہیں مگر درود شریف ایسی شے ہے کہ وہ کسی حالت میں رد نہیں ہو سکتا پھر فرمایا کہ اکثر بندہ جس وقت عبادت و یاد خدا

میں مشغول ہوتا ہے تو اس پر فتنے اور ابتلاء بکثرت وارد ہوتے ہیں درود شریف کا بڑا عمدہ خاصہ یہ ہے کہ اس کے درود رکھنے والے پر کوئی فتنہ اور ابتلاء نہیں آتا اور حفاظت الٰہی شامل حال ہو جاتی ہے۔

ایک روز فرمایا ہم نے دیکھا ہے کہ جب آسمان سے بلیات زمین پر آتی ہیں تو زمین کی بلیات سے صالحین اور نیک لوگوں کے گھر دریافت کرتی ہیں تاکہ وہاں جائیں مگر جب درود شریف پڑھنے والے کے مکان پر آتی ہیں تو درود شریف کے خادم ملائکہ ان کو اس گھر میں نہیں آنے دیتے بلکہ ان کو اپنے پڑوس سے بھی دور پھینک دیتے ہیں۔

ایک دفعہ فرمایا کہ اگر کسی کو مرشد کامل نہ ملے یا کسی پر اس کا عقیدہ نہ ٹھہرتا ہو تو درود شریف محبت کے ساتھ پڑھے اس کے پڑھنے سے اس کو پرورش روح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مل جائے گی اور جس بزرگ سے اسے فیض دلانا منظور ہو گا اس کی طرف خود بخود اس کی طبیعت متوجہ ہو جائے گی اگر کسی بزرگ سے نہیں دلانا ہو گا تو خاص روح پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت حاصل ہو جائے گی اور اسی میں مستغرق ہو کر واصل باللہ ہو جائے گی۔

شفاء القلوب کے ص ۱۴۰ سطر ا پر جناب مولانا محمد علی بخش حلوائی تحریر فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت مسلم شریف میں بیان کی گئی ہے "کہ شاہ ﷺ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اس پر اللہ کی دس بار رحمت نازل ہوتی ہے مجھ پر جہان بھی درود پڑھا جائے خواہ دور سے یا نزدیک سے ہر حالت میں مجھے پہنچتا ہے"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی ابوداؤد میں ایک اور حدیث بیان فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو میرا اللہ میرے روح پر وہ سلام پہنچا دیتا ہے اور میں بذات خود اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر حالت میں سلام کا جواب دیتے ہیں تو پھر حضور کی حیات بعد مماتؔ میں کیا فرق رہ جاتا ہے اور حاضر و غائب سے کیا فرق پڑتا ہے نسیم الریاض شرح شفاء میں حضرت ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضور ہر وقت ہر جگہ سلام کا جواب دیتے ہیں حضور ﷺ نے جواب کے لئے کوئی خاص وقت اور مخصوص مقام

مقرر نہیں فرمایا خواہ عرب کی سرزمین ہو سلام بھیجا جائے حضور جواب دیتے ہیں عجم میں سلام کیا جائے حضور سلام کا جواب دیتے ہیں پھر یہی نہیں اگر بیک وقت عرب و عجم میں لاکھوں لوگ سلام کہیں وہ سب کا جواب دیتے ہیں۔

حضرت شیخ کاشغری نجوم میں نقل فرماتے ہیں پھر اس کتاب کے ترجمہ میں حضرت شیخ محمد وضاحت فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص میری قبر پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے تو میری روح میرے جسم میں آکر سلام کا جواب دیتی ہے میں سلام کا جواب زندوں کی طرح دیتا ہوں چونکہ عرب و عجم کے لاکھوں اہل ایمان ہر لحہ حضور کی بارگاہ میں سلام پیش کرتے رہتے ہیں جن و انسان جن کی تعداد اللہ کے علم میں ہے ہر وقت سلام پیش کرتے رہتے ہیں تو حضور ایک ایک کے سلام کا جواب اسے مخاطب کر کے دیتے ہیں کسی کے سلام کو نظر انداز نہیں کرتے یہ قاعدہ ہے کہ اگر بادشاہ کا سلام کسی ادنیٰ شخص کو آئے تو وہ خوشی سے پھولا نہیں سماتا پھر وہ کرم و فضل کا سمندر جب عاجز امتی کو وعلیکم السلام کہہ کر شفت فرمائے تو اس کی خوشی کا کیا ٹھکانا ہو گا۔

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ اخبار مدینہ میں بیان فرماتے ہیں کہ میں ایک عرصہ تک حضور کے روضہ مبارک سے اذان اور امامت کی آواز سنتا رہا ہوں حضرت سلیمان ہیم رضی اللہ عنہ نے ایک دن خواب میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ جو لوگ آپ کو سلام کہتے ہیں آپ مختلف زبانوں میں سمجھ پاتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں میں سمجھتا بھی ہوں اور انہیں ان کی زبانوں میں جواب بھی دیتا ہوں یہ حدیث شفاء شریف میں (قاضی عیاض) نے بھی بیان کی ہے۔

رد اللہ علی روحی

اس حدیث پاک کی تشریح میں محدثین کرام نے بہت تفصیل سے گفتگو فرمائی ہے حضور فرماتے ہیں کہ "جب کوئی امتی مجھے سلام بھیجتا ہے تو میری روح میرے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے" اس کا مطلب یہ ہوا کہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی روح مبارکہ کو ہر سلام کے جواب کے لئے جسم اطہر میں آنا پڑتا ہے دوسری طرف حالت یہ ہے کہ دنیا میں کوئی ایسا لمحہ نہیں

ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام نہ پہنچایا جاتا ہو دن رات میں لاکھوں نہیں کروڑوں انسان سرکار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات پر سلام پہنچانے میں مصروف ہیں۔

پھر مشرق و مغرب زمین و آسمان ملکوت و جبروت کی مخلوقات ہر لحہ سلام پہنچانے میں مصروف ہے اس طرح اگر حضور کی روح ہر سلام کا جواب دینے کے لئے جسم اطہر کی طرف آئے پھر جائے پھر آئے پھر جائے تو ایک غیر عقلی اور غیر عملی بات نظر آتی ہے پھر جسم سے روح کا نکلنا بھی ایک مشکل ترین مرحلہ ہے جو تکلیف دہ امر ہے اللہ تعالیٰ کو یہ کبھی گوارا نہیں کہ وہ اپنے حبیب مکرم کو ایک مسلسل تکلیف میں مبتلا رکھے۔

چنانچہ محدثین نے رد اللہ علی روحی کا یہ مطلب بیان فرمایا ہے حضور کی روح مبارکہ جسم اطہر میں ہر وقت موجود ہے سلاموں کا جواب دیا جاتا ہے اور یہی دلیل حیات النبی بعد ممات النبی کے سلسلہ میں واضح ہے شہداکی روحیں ان کے جسموں سے جدا نہیں ہوتیں وہ زندہ جاوید ہوتے ہیں تو کیا امام المرسلین جن کے صدقے شہداء مراتب حاصل کرتے ہیں روح کی آمدورفت کا مرکز بن سکتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح اس حدیث کی روشنی میں جسم اطہر میں آکر ہمیشہ ہمیشہ موجود ہے آپ اپنے امتیوں' انسانوں' جنوں' ملائکہ اور خود رب کریم کے سلام کا جواب عطاء فرماتے رہتے ہیں دوسرا مطلب یوں بیان کیا گیا ہے کہ جس طرح حضور حیات ظاہری میں دور و نزدیک مشرق و مغرب ہر ایک کی بات سنتے ہیں آگے پیچھے یکساں دیکھتے تھے اسی طرح قبر مبارک میں بھی اسی قوت کے ساتھ سنتے ہیں۔

ترمذی' ابن ماجہ اور مشکوۃ شریف میں یہ حدیث موجود ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسمانوں کے دروازوں کے کھلنے اور بند ہونے کی آوازوں کو سنا کرتے تھے پھر زمین و آسمان کے درمیان جو مخلوق بھی ہے آپ ان کی باتیں سنتے تھے پھر آپ فرمایا کرتے تھے میں جو کچھ دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھ سکتے میں جو کچھ سنتا ہوں تم نہیں سن سکتے اس حدیث کی روشنی میں بھی ہم اس مسئلہ میں کوئی تردد واقع نہیں کرتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر مبارک میں اپنے روح و جسم کے ساتھ ان امتیوں کے سلام کا جواب دیتے ہیں جو صبح و شام مشرق و مغرب سے ہدیہ سلام پیش کرتے رہتے ہیں۔

شیخ الحدیث جناب مولانا محمد زکریا تحریر فرماتے ہیں۔

درود شریف کے فضائل میں سب سے اہم اور سب سے مقدم تو خود حق تعالیٰ شانہ' جل جلالہ عم نوالہ کا پاک ارشاد اور حکم ہے۔

حق تعالیٰ شانہ نے قرآن پاک میں بہت سے احکامات ارشاد فرمائے' نماز' روزہ' حج وغیرہ اور بہت سے انبیاءؑ کرام کی توصیفیں اور تعریفیں بھی فرمائیں ان کے بہت سے اعزاز و اکرام بھی فرمائے۔ حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا تو فرشتوں کو حکم فرمایا کہ ان کو سجدہ کیا جائے۔ لیکن کسی حکم یا کسی اعزاز و اکرام میں یہ نہیں فرمایا کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں تم بھی کرو۔ یہ اعزاز صرف سید الکونین فخر عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی کے لیے ہے کہ اللہ جل شانہ نے صلوٰۃ کی نسبت اولاً اپنی طرف اس کے بعد اپنے پاک فرشتوں کی طرف کرنے کے بعد مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں' اے مومنوں تم بھی درود بھیجو۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی کہ اس عمل میں اللہ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ مومنین کی شرکت ہے۔ پھر عربی داں حضرات جانتے ہیں کہ آیت شریف کو لفظ انّ کے ساتھ شروع فرمایا جو نہایت تاکید پر دلالت کرتا ہے اور صیغہ مضارع کے ساتھ ذکر فرمایا جو استمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی یہ قطعی چیز ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں نبی پر۔ علامہ سخاویؒ لکھتے ہیں کہ آیت شریفہ مضارع کے صیغہ کے ساتھ جو دلالت کرنے والا ہے استمرار اور دوام پر دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ اللہ اور اس کے فرشتے ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر۔ صاحب روح البیان لکھتے ہیں بعض علماء نے لکھا ہے کہ اللہ کے درود بھیجنے کا مطلب حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مقام محمود تک پہنچانا ہے اور وہ مقام شفاعت ہے اور ملائکہ کے درود کا مطلب ان کی دعا کرنا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیادتی مرتبہ کے لیے اور حضور کی امت کے لیے استغفار۔ اور مومنین کے درود کا مطلب حضورؐ کا اتباع اور حضور اقدسؐ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ محبت اور حضور کے اوصاف جمیلہ کا تذکرہ اور تعریف۔ یہ بھی لکھا ہے کہ یہ اعزاز و اکرام جو اللہ جل شانہ نے حضورؐ کو عطا فرمایا ہے اس اعزاز سے بہت بڑھا ہوا ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں سے سجدہ کرا کر عطا فرمایا تھا اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اس اعزاز و

اکرام میں اللہ جل شانہ' خود بھی شریک ہیں' بخلاف حضرت آدم کے اعزاز کے کہ وہاں صرف فرشتوں کو حکم فرمایا۔

عقل دور اندیش میداند کہ تشریفے چنیں
ہیچ دیں پرور ندید و ہیچ پیغمبر نیافت

یصلی علیہ اللہ جل جلالہ بھذا ابدا للعالمین کمالہ

علماء نے لکھا ہے کہ آیت شریفہ میں حضور کو نبی کے لفظ کے ساتھ تعبیر کیا' محمد کے لفظ سے تعبیر نہیں کیا جیسا کہ اور انبیاء کو ان کے اسماء کے ساتھ ذکر فرمایا ہے' یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی غایت عظمت اور غایت شرافت کی وجہ سے ہے۔ اور ایک جگہ جب حضور ؑ کا ذکر حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ آیا تو ان کو تو نام کے ساتھ ذکر کیا اور آپؐ کو نبی کے لفظ سے جیسا کہ ان اولی الناس بابراہیم للذین اتبعوہ و ھذا النبی میں ہے اور جہاں کہیں نام لیا گیا ہے وہ خصوصی مصلحت کی وجہ سے لیا گیا ہے۔ علامہ سخاویؒ نے اس مضمون کو تفصیل سے لکھا ہے۔

یہاں ایک بات قابل غور یہ ہے کہ صلوٰۃ کا لفظ جو آیت شریفہ میں وارد ہوا ہے اور اس کی نسبت اللہ جل شانہ کی طرف اور اس کے فرشتوں کی طرف اور مومنین کی طرف کی گئی ہے وہ ایک مشترک لفظ ہے جو کئی معنی میں مستعمل ہوتا ہے اور کئی مقاصد اس سے حاصل ہوتے ہیں۔ جیسا کہ صاحب روح البیان کے کلام میں بھی گزر چکا ہے۔ علماء نے اس جگہ صلوٰۃ کے بہت سے معنی لکھے ہیں۔ ہر جگہ جو معنی اللہ تعالیٰ شانہ اور فرشتوں اور مومنین کے حال کے مناسب ہوں گے وہ مراد ہوں گے۔ بعض علماء نے لکھا ہے صلوٰۃ علی النبی کا مطلب نبی کی ثناء و تعظیم و رحمت و عطوفت کے ساتھ ہے۔ پھر جس کی طرف یہ صلوٰۃ منسوب ہوگی اس کے شان و مرتبہ کے لائق ثناء و تعظیم مراد لی جائے گی' جیسا کہ کہتے ہیں کہ باپ بیٹے پر' بیٹا باپ پر' بھائی بھائی پر مہربان ہے تو ظاہر ہے کہ جس طرح کی مہربانی باپ بیٹے پر ہے اس نوع کی بیٹے کی باپ پر نہیں اور بھائی کی بھائی پر دونوں سے جدا ہے۔ اسی طرح یہاں بھی اللہ جل شانہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتا ہے۔ یعنی رحمت و شفقت کے ساتھ آپ کی ثناء و اعزاز و اکرام کرتا ہے اور فرشتے بھی بھیجتے ہیں مگر ہر ایک کی صلوٰۃ اور رحمت و تکریم اپنی شان و مرتبے

کے موافق ہوگی۔ آگے مومنین کو حکم ہے کہ تم بھی صلوٰۃ و رحمت بھیجو۔ امام بخاریؒ نے ابوالعالیہ سے نقل کیا ہے کہ اللہ کے درود کا مطلب اس کا آپ کی تعریف کرنا ہے فرشتوں کے سامنے اور فرشتوں کا درود ان کا دعا کرنا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے یصلون کی تفسیر یبرکون نقل کی گئی ہے۔ یعنی برکت کی دعا کرتے ہیں حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں یہ قول ابوالعالیہ کے موافق ہے البتہ اس سے خاص ہے، حافظؒ نے دوسری جگہ صلوٰۃ کے کئی معنی لکھ کر لکھا ہے کہ ابوالعالیہ کا قول میرے نزدیک زیادہ اولیٰ ہے کہ اللہ کی صلوٰۃ سے مراد اللہ کی تعریف ہے حضورؐ پر اور ملائکہ وغیرہ کی صلوٰۃ اس کی اللہ سے طلب ہے اور طلب سے مراد زیادتی کی طلب ہے نہ کہ اصل کی طلب۔ حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا یعنی السلام علیک ایھا النبی و رحمتہ اللہ و برکاتہ صلوٰۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرما دیجئے، آپؐ نے یہ درود شریف ارشاد فرمایا اللھم صلّ علی محمد و علی آل محمد یعنی اللہ جل شانہ، نے مومنین کو حکم دیا تھا کہ تم بھی نبیؐ پر صلوٰۃ بھیجو۔ نبی نے اس کا طریقہ بتا دیا کہ تمہارا بھیجنا یہی ہے کہ تم اللہ ہی سے درخواست کرو کہ وہ اپنی بیش از بیش رحمتیں ابدالاباد تک نبیؐ پر نازل فرماتا رہے، کیونکہ اس کی رحمتوں کی کوئی حدو نہایت نہیں یہ بھی اللہ کی رحمت ہے کہ اس درخواست پر جو مزید رحمتیں نازل فرمائے وہ ہم عاجز و ناچیز بندوں کی طرف منسوب کر دی جائیں گویا ہم نے بھیجی ہیں حالانکہ ہر حال میں رحمت بھیجنے والا وہی اکیلا ہے۔ کسی بندے کی کیا طاقت تھی کہ سیدالانبیاءؐ کی بارگاہ میں ان کے رتبے کے لائق تحفہ پیش کر سکتا۔ حضرت شاہ عبدالقادر صاحب نوراللہ مرقدہ لکھتے ہیں "اللہ سے رحمت مانگنی اپنے پیغمبر پر اور ان کی ساتھ ان کے گھرانہ پر بڑی قبولیت رکھتی ہے، ان پر ان کے لائق رحمتیں اترتی ہیں۔ مانگنے والے پر اب جس کا جتنا بھی جی چاہے اتنا حاصل کر لے۔ اس مضمون سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بعض جاہلوں کا یہ اعتراض کہ آیت شریفہ میں مسلمانوں کو حضورؐ پر صلوٰۃ بھیجنے کا حکم ہے اور اس پر مسلمانوں کا اللھم صلّ علی محمد اے اللہ تو درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مضحکہ خیز ہے۔ یعنی جس چیز کا حکم دیا تھا اللہ نے بندوں کو، وہی چیز اللہ تعالیٰ شانہ کی طرف لوٹا دی بندوں نے چونکہ اول تو خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آیت شریفہ کے نازل ہونے پر جب صحابہؓ نے اس کی

تعمیل کی صورت دریافت کی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہی تعلیم فرمایا دوسرا اس وجہ سے کہ ہمارا یہ درخواست کرنا اللہ جل شانہ سے کہ تو اپنی رحمت خاص نازل کر یہ اس سے بہت ہی زیادہ اونچا ہے کہ ہم اپنی طرف سے کوئی ہدیہ حضور کی خدمت میں بھیجیں۔ علامہ سخاویؒ قول بدیع میں تحریر فرماتے ہیں' فائدہ مہ امیر مصطفیٰ ترکانی حنفی کی کتاب میں لکھا ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ نے ہمیں درود کا حکم فرمایا ہے اور ہم یوں کہہ کر کہ اللھم صلّ علی محمد خود اللہ جل شانہ' سے الٹا سوال کریں کہ وہ درود بھیجے یعنی نماز میں ہم اصلی علی محمد کی جگہ اللھم صلّی علی محمد پڑھیں اس کا جواب یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پاک ذات میں کوئی عیب نہیں اور ہم سراپا عیوب و نقائص ہیں۔ پس جس شخص میں بہت عیب ہوں وہ ایسے شخص کی کیا ثنا کرے جو پاک ہے' اس لئے ہم اللہ ہی سے درخواست کرتے ہیں کہ وہی حضورؐ پر صلوٰۃ بھیجے تاکہ رب طاہر کی طرف سے نبی طاہر پر صلوٰۃ ہو۔ ایسے ہی علامہ نیشا پوریؒ سے بھی نقل کیا ہے کہ ان کی کتاب لطائف و حکم میں لکھا ہے کہ آدمی کو نماز میں صلیت علیٰ محمد نہ پڑھنا چاہیے اس واسطے کہ بندہ کا مرتبہ اس سے قاصر ہے۔ اس لئے اپنے رب ہی سے سوال کرے کہ وہ حضور پر صلوٰۃ بھیجے تو اس صورت میں رحمت بھیجنے والا تو حقیقت میں اللہ جل شانہ ہی ہے اور ہماری طرف اس کی نسبت مجازۃ بحیثیت دعاء کے ہے' ابن ابی حجلہؒ نے بھی اسی قسم کی بات فرمائی ہے وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ جل شانہ نے ہمیں درود کا حکم فرمایا اور ہمارا درود حق واجب تک نہیں پہنچ سکتا تھا اس لئے ہم نے اللہ جل شانہ ہی سے درخواست کی کہ وہی زیادہ واقف ہے اس بات سے کہ حضورؐ کے درجہ کے موافق کیا چیز ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا دوسری جگہ لا اُحصیَ ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک حضورؐ کا ارشاد ہے کہ یا اللہ میں آپ کی تعریف کرنے سے قاصر ہوں' آپ ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپؐ نے اپنی خود ثنا فرمائی ہے۔ علامہ سخاویؒ فرماتے ہیں کہ جب یہ بات معلوم ہو گئی تو جس طرح حضورؐ نے تلقین فرمایا ہے اسی طرح تیرا درود ہونا چاہیے کہ اسی سے تیرا مرتبہ بلند ہوگا اور نہایت کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیے اور اس کا بہت اہتمام اور اس پر مداومت چاہیے اس لئے کہ کثرت درود محبت کی علامات میں سے ہے۔ فمن احب شیاء اکثر من ذکرہ جس کو کسی سے محبت ہوتی ہے اس کا ذکر بہت

کثرت سے کیا کرتا ہے۔

علامہ زرقانیؒ شرح مواہب میں نقل کرتے ہیں کہ مقصود درود شریف سے اللہ تعالیٰ شانہٗ کی بارگاہ میں اس کے امتثال حکم سے تقرب حاصل کرنا ہے' اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حقوق جو ہم پر ہیں اس میں سے کچھ کی ادائیگی ہے' حافظ عزالدین ابن عبدالسلام کہتے ہیں کہ ہمارا درود حضورؐ کے لئے سفارش نہیں ہے' اس لئے کہ ہم جیسا حضورؐ کے لئے سفارش کیا کر سکتا ہے لیکن بات یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے ہمیں محسن کے احسان کے بدلہ دینے کا حکم دیا ہے اور حضورؐ سے بڑھ کر کوئی محسن اعظم نہیں۔ ہم چونکہ حضورؐ کے احسانات کے بدلہ سے عاجز تھے اللہ جل شانہ نے ہمارا عجز دیکھ کر ہم کو اس کی مکافات کا طریقہ بتایا کہ درود پڑھا جائے اور چونکہ ہم اس سے بھی عاجز تھے اس لئے ہم نے اللہ جل شانہٗ سے درخواست کی کہ تو اپنی شان کے موافق مکافات فرما۔

چونکہ قرآن پاک کی آیت بالا میں درود شریف کا حکم ہے اس لئے علماء نے درود شریف پڑھنے کو واجب لکھا ہے۔

یہاں ایک اشکال پیش آتا ہے جس کو علامہ رازیؒ نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ جب اللہ جل شانہ اور اس کے ملائکہ حضورؐ پر درود بھیجتے ہیں تو پھر ہمارے درود کی کیا ضرورت رہی اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارا حضورؐ پر درود حضورؐ کی احتیاج کی وجہ سے نہیں' اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے درود کے بعد فرشتوں کے درود کی بھی ضرورت نہ رہتی بلکہ ہمارا درود حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اظہار عظمت کے واسطے ہے جیسا کہ اللہ جل شانہ نے اپنے پاک ذکر کا بندوں کو حکم کیا۔ حالانکہ اللہ جل شانہ کو اس کے پاک ذکر کی بالکل ضرورت نہیں۔

حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں کہ مجھ سے بعض لوگوں نے یہ اشکال کیا کہ آیت شریفہ میں صلوٰۃ کی نسبت تو اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے سلام کی نہیں کی گئی۔ میں نے اس کی وجہ بتائی کہ شاید اس وجہ سے کہ سلام دو معنی میں مستعمل ہوتا ہے ایک دعاء میں دوسرے انقیاد و اتباع میں۔ مومنین کے حق میں دونوں معنی صحیح ہو سکتے تھے اس لئے اس کی نسبت نہیں کی گئی۔

قل الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفٰی۔

"آپ کہیے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے سزاوار ہیں اور اس کے ان بندوں پر سلام ہو

جن کو اس نے منتخب فرمایا ہے۔ (بیان القرآن پ ۲۰ ع ۱)

علماء نے لکھا ہے کہ یہ آیت شریفہ اگلے مضمون کے لیے بطور خطبہ کے ارشاد ہے اس آیت شریفہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اللہ کی تعریف اور اللہ کے منتخب بندوں پر سلام کا حکم کیا گیا ہے۔ حافظ ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ نے اپنے رسول کو حکم فرمایا ہے کہ سلام بھیجیں اللہ کے مختار بندوں پر اور وہ اس کے رسول اور انبیاء کرام ہیں جیسا کہ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم سے نقل کیا گیا ہے کہ عبادہ الذین اصطفی سے مراد انبیاء ہیں جیسا کہ دوسری جگہ اللہ کے پاک ارشاد سبحان ربک رب العزت عما یصفون و سلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔ میں ارشاد ہے۔ اور امام ثوریؒ و سدیؒ وغیرہ سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ اس سے مراد صحابہ کرامؓ ہیں اور ابن عباسؓ سے بھی یہ قول نقل کیا گیا ہے اور ان دونوں میں کوئی منافاۃ نہیں کہ اگر صحابہ کرامؓ اس کے مصداق ہیں تو انبیاء کرامؑ اس میں بطریق اولیٰ داخل ہیں۔ (علماء اہل سنت نے صحابہ کرام کا ذکر تو کر دیا لیکن اہل بیت نبوت کا ذکر نہیں کیا حالانکہ وہ صحابہ کے مقابلے میں اس آیت کے زیادہ مستحق ہیں)۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے اللہ جل شانہ‘ اس پر دس دفعہ صلواۃ بھیجتے ہیں۔

اللہ جل شانہ‘ کی طرف سے تو ایک ہی درود اور ایک ہی رحمت ساری دنیا کے لیے کافی ہے چہ جائیکہ ایک دفعہ درود پڑھنے پر اللہ جل شانہ‘ کی طرف سے دس رحمتیں نازل ہوں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت درود شریف کی ہوگی کہ اس کے ایک دفعہ درود پڑھنے پر اللہ جل شانہ کی طرف سے دس دفعہ رحمتیں نازل ہوں۔ پھر کتنے خوش قسمت ہیں وہ اکابر جن کے معمولات میں روزانہ سوا لاکھ درود شریف کا معمول ہو جیسا کہ میں نے اپنے بعض خاندانی اکابر کے متعلق سنا ہے۔

علامہ سخاویؒ نے عامر بن ربیعہؓ سے حضورؐ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ‘ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے‘ تمہیں اختیار ہے جتنا چاہے کم بھیجو جتنا چاہے زیادہ اور یہی مضمون عبداللہ بن عمرو سے بھی نقل کیا گیا اور اس میں یہ اضافہ ہے

کہ اللہ اور اس کے فرشتے دس دفعہ درود بھیجتے ہیں' اور بھی متعدد صحابہ سے علامہ سخاویؒ نے یہ مضمون نقل کیا ہے' اور ایک جگہ لکھتے ہیں کہ جیسا اللہ جل شانہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاک نام کو اپنے پاک نام کے ساتھ کلمہ شہادت میں شریک کیا اور آپؐ کی اطاعت کو اپنی اطاعت' آپؐ کی محبت کو اپنی محبت قرار دیا۔ ایسے ہی آپؐ پر درود کو اپنے درود کے ساتھ شریک فرمایا۔ پس جیسا کہ اپنے ذکر کے متعلق فرمایا اذکرونی اذکرکم ایسے ہی درود کے بارے میں ارشاد فرمایا جو آپ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے۔

ترغیب کی ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص حضورؐ پر ایک دفعہ درود بھیجے' اللہ تعالیٰ شانہ اور اس کے فرشتے اس پر ستر دفعہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں۔ یہاں ایک بات سمجھ لینا چاہیے کہ کسی عمل کے متعلق اگر ثواب کے متعلق کمی زیادتی ہو جیسا یہاں ایک حدیث میں دس اور ایک میں ستر آیا ہے تو اس کے متعلق بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ چونکہ اللہ جل شانہ کے احسانات امت محمدیہ پر روز افزوں ہوئے ہیں۔ اس لئے جن روایتوں میں ثواب کی زیادتی ہے وہ بعد کی ہیں گویا اولاً" حق تعالیٰ سانہ نے دس کا وعدہ فرمایا بعد میں ستر کا اور بعض علماء نے اس کو اشخاص اور احوال اور اوقات کے اعتبار سے کم و بیش بتایا ہے۔ فضائل نماز میں جماعت کی نماز میں پچیس گنے اور ستائیس گنے کے اختلاف کے بارے میں یہ مضمون گزر چکا ہے۔ ملا علی قاریؒ نے ستر والی رایت کے متعلق لکھا کہ شاید یہ جمعہ کے دن کے ساتھ مخصوص ہے' اس لئے کہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ نیکیوں کا ثواب جمعہ کے دن ستر گنا ہوتا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس کے سامنے میرا تذکرہ آوے اس کو چاہیے کہ مجھ پر درود بھیجے اور جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجے گا اور اس کی دس خطائیں معاف کرے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا۔

علامہ منذریؒ نے ترغیب میں حضرت براءؓ کی روایت سے بھی یہی مضمون نقل کیا ہے اور اس میں اتنا اضافہ ہے کہ یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے بقدر ہوگا' اور طبرانی کی روایت سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ دود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے۔ اور جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے

اور جو مجھ پر سو دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر سو دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس کی پیشانی پر براءة من النفاق و براءة من النار لکھ دیتے ہیں یعنی یہ شخص نفاق سے بھی بری ہے اور جہنم سے بھی بری ہے' اور قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ اس کا حشر فرمائیں گے' علامہ سخاویؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر سو دفعہ درود بھیجیں گے' اور مجھ پر سو دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر ہزار دفعہ درود بھیجیں گے اور جو عشق و شوق میں اس پر زیادتی کرے گا میں اس کے لیے قیامت کے دن سفارشی ہوں گا اور گواہ حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ سے مختلف الفاظ کے ساتھ یہ مضمون نقل کیا گیا ہے کہ ہم چار پانچ آدمیوں میں سے کوئی نہ کوئی شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ رہتا تھا کہ کوئی ضرورت اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پیش آئے تو اس کی تعمیل کی جائے۔ ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کسی باغ میں تشریف لے گئے' میں بھی پیچھے پیچھے حاضر ہو گیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے وہاں جا کر نماز پڑھی اور اتنا طویل سجدہ کیا' مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی روح پرواز کر گئی میں اس تصور سے رونے لگا' حضور کے قریب جا کر حضور کو دیکھا حضور نے سجدہ سے فارغ ہو کر دریافت فرمایا عبدالرحمان کیا بات ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اتنا طویل سجدہ کیا مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں (خدانخواستہ) آپؐ کی روح تو پرواز نہیں کر گئی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے میری امت کے بارے میں مجھ پر ایک انعام فرمایا ہے اس کے شکرانہ میں اتنا طویل سجدہ کیا۔ وہ انعام یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے یوں فرمایا کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ جل شانہ اس کے لیے دس نیکیاں لکھیں گے اور دس گناہ معاف فرمائیں گے' ایک روایت میں اسی قصہ میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ عبدالرحمان کیا بات ہے میں نے اپنا اندیشہ ظاہر کیا' حضور نے فرمایا بھی جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور مجھ سے یوں کہا کہ کیا تمہیں اس سے خوشی نہیں ہوگی کہ اللہ جل شانہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے جو تم پر درود بھیجے گا میں اس پر درود بھیجوں گا' اور جو تم پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا (کذافی الترغیب) حضرت علامہ سخاویؒ نے حضرت عمرؓ سے بھی اسی قسم کا مضمون نقل کیا ہے۔

حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بہت ہی بشاش تشریف لائے۔ چہرہ انور پر بشاشت کے اثرات تھے' لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے چہرہ انور پر آج بہت ہی بشاشت ظاہر ہو رہی ہے' حضور نے فرمایا صحیح ہے۔ میرے پاس میرے رب کا پیام آیا ہے' جس میں اللہ جل شانہ نے یوں فرمایا ہے کہ تیری امت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا اور دس سیئات اس سے مٹائیں گے اور دس درجے اس کے بلند کریں گے۔ ایک روایت میں اسی قصہ میں ہے کہ ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا چہرہ انور بشاشت سے بہت ہی چمک رہا تھا اور خوشی کے انوار چہرہ انور پر بہت ہی محسوس ہو رہے تھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ جتنی خوشی آج چہرہ انور پر محسوس ہو رہی ہے اتنی تو پہلے محسوس نہیں ہوتی تھی حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا مجھے کیوں نہ خوشی ہو' ابھی جبریل میرے پاس سے گئے ہیں اور وہ یوں کہتے تھے کہ آپ کی امت میں سے جو شخص ایک دفعہ بھی درود پڑھے گا اللہ جل شانہ اس کیوجہ سے دس نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھیں گے اور دس گناہ معاف فرمائیں گے اور دس درجے بلند کریں گے اور ایک فرشتہ اس سے وہی کہے گا جو اس نے کہا۔ حضورؐ فرماتے ہیں میں نے جبریل سے پوچھا یہ فرشتہ کیسا' تو جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اللہ جل شانہ نے اک فرشتہ کو قیامت تک کے لیے مقرر کر دیا ہے کہ جو آپ پر درود بھیجے وہ اس کے لئے وانت صلّی اللہ علیک کی دعا کرے (کذافی الترغیب) علامہ سخاوی نے ایک اشکال کیا ہے کہ جب قرآن پاک کی آیت من جاء بالحسنة فله عشر امثالها کی بناء پر ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے تو پھر درود شریف کی کیا خصوصیت رہی۔ بندہ کے نزدیک تو اس کا جواب آسان ہے اور وہ یہ کہ حسب ضابطہ اس کی دس نیکیاں علیحدہ ہیں اور اللہ جل شانہ کا دس دفعہ درود بھیجنا مستقل مزید انعام ہے۔ اور خود علامہ سخاوی نے اس کا جواب یہ نقل کیا ہے کہ اول تو اللہ جل شانہ کا دس دفعہ درود بھیجنا اس کی اپنی نیکی کے دس گنے ثواب سے کہیں زیادہ اس کے علاوہ دس مرتبہ درود کے ساتھ دس درجوں کا بلند ہونا' دس گناہوں کا معاف کرنا' دس نیکیوں کا اس کے نامہ اعمال میں لکھنا اور دس غلاموں کے آزاد کرنے کے بقدر ثواب ملنا مزید برآں ہے۔ حضرت تھانوی نوراللہ مرقدہ نے زاد السعید میں تحریر فرمایا ہے کہ جس طرح حدیث شریف کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک

بار درود پڑھنے سے دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں اسی طرح قرآن شریف کے اشارہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان ارفع میں ایک گستاخی کرنے سے نعوذ باللہ منہا اس شخص پر منجانب اللہ دس لعنتیں نازل ہوتی ہیں۔ چنانچہ ولید بن مغیرہ کے حق میں اللہ تعالیٰ نے سرا استہزا یہ دس کلمات ارشاد فرمائے' حلاف' مہین' ہماز' مشاء بنمیم' مناع للخیر' معتداثیم' عتل' زنیم' مکذب للایات بدلالت قولہ' تعالیٰ اذا تتلی علیہ ایاتنا قال اساطیر الاولین فقط۔ یہ الفاظ جو حضرت تھانوی نوراللہ مرقدہ نے تحریر فرمائے ہیں یہ سب کے سب انتیسویں پارے میں سورہ نون کی اس ایتا میں وارد ہوئے ہیں۔ ولا تطع کل حلاف مھین ھما زمشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم عتل بعد ذلک زنیم ان کان ذامال و بنین اذا تتلی علیہ ایاتنا قال اساطیر الاولین۔ "اور آپ کسی ایسے شخص کا کہنا نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانے والا ہو بے وقعت ہو' طعنہ دینے والا ہو' چغلیاں لگاتا پھرتا ہو' نیک کام سے روکنے والا ہو' حد سے گزرنے والا ہو' گناہوں کا کرنے والا ہو' سخت مزاج ہو اس کے علاوہ حرام زادہ ہو اس سبب سے کہ وہ مال و اولاد والا ہو' جب ہماری آیتیں اس کے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ بے سند باتیں ہیں جو اگلوں سے منقول چلی آتی ہیں۔ (بیان القرآن)

عن ابن مسعود قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان اولی الناس بی یوم القیمتہ اکثرھم علی صلوٰۃ۔ رواہ الترمذی وابن حبان فی صحیحہ کلا ھما من روایتہ موسیٰ بن یعقوب کذافی الترغیب و بسط السخاوی فی القول البدیع الکلام علی تخریجہ۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بلاشک قیامت میں لوگوں میں سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے گا۔

علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں الدرالمنظم سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم میں کثرت سے درود پڑھنے والا کل قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔ حضرت انسؓ کی حدیث سے بھی یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ قیامت میں ہر موقع پر مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص

ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والا ہوگا۔ فصل دوم کی حدیث ۲۳ میں بھی یہ مضمون آ رہا ہے نیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لیے کہ قبر میں ابتدا" تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ ایک دوسری حدیث میں نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں نور ہے اور جو یہ چاہے کہ اس کے اعمال میں بہت بڑی ترازو میں تلیں اس کو چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرے۔ ایک اور حدیث میں حضرت انسؓ سے نقل کیا ہے سب سے زیادہ نجات والا قیامت کے دن اس کے ہولوں سے اور اس کے مقامات سے وہ شخص ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتا ہو۔ زادالسعید میں حضرت انسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ جو مجھ پر درود کی کثرت کرے گا وہ عرش کے سایہ میں ہوگا۔ علامہ سخاویؒ نے ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تین آدمی قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔ ایک وہ شخص جو کسی مصیبت زدہ کی مصیبت ہٹائے دوسرا وہ جو میری سنت کو زندہ کرے' تیسرا وہ جو میرے اوپر کثرت سے درود بھیجے۔ ایک اور حدیث میں علامہ سخاویؒ نے حضرت ابن عمرؓ کے واسطہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ اپنی مجالس کو درود شریف کے ساتھ مزین کیا کرو اس لئے کہ مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے قیامت میں نور ہے۔ علامہ سخاویؒ نے قوت القلوب سے نقل کیا ہے کہ کثرت کی کمی سے کم مقدار میں تین سو مرتبہ ہے اور حضرت اقدس گنگوہی قدس سرہ' بھی اپنے متوسلین کو تین سو مرتبہ بتایا کرتے تھے۔ علامہ سخاویؒ نے حدیث بالا ان اولی الناس کے ذیل میں لکھا ہے کہ ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث بالا کے بعد لکھا ہے کہ اس حدیث میں واضح دلیل ہے اس بات پر کہ قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قریب سب سے زیادہ حضرات محدثین ہوں گے اس لئے کہ یہ حضرات سب سے زیادہ درود پڑھنے والے ہیں۔ اسی طرح حضرت ابوعبیدہؓ نے بھی کہا ہے کہ اس فضیلت کے ساتھ حضرات محدثین مخصوص ہیں' اس لئے کہ جب وہ حدیث نقل کرتے ہیں یا لکھتے ہیں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاک نام کے ساتھ درود شریف ضرور ہوتا ہے۔ اسی طرح سے خطیب نے ابو نعیم سے بھی نقل کیا ہے کہ یہ فضیلت محدثین کے ساتھ

مخصوص ہے علماء نے لکھا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب وہ احادیث پڑھتے ہیں یا نقل کرتے ہیں یا لکھتے ہیں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاک نام کے ساتھ کثرت سے درود لکھنے یا پڑھنے کی نوبت آتی ہے۔ محدثین سے مراد اس موقع میں آئمہ حدیث نہیں ہیں بلکہ وہ سب حضرات اس میں داخل ہیں جو حدیث پاک کی کتابیں پڑھتے یا پڑھاتے ہوں چاہے عربی میں ہوں یا اردو میں ------ زادالسعید میں طبرانی سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے کسی کتاب میں (یعنی لکھے) ہمیشہ فرشتے اس پر درود بھیجتے رہیں گے' جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا اور طبرانی ہی سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح کو مجھ پر دس بار درود بھیجے اور شام کو دس بار قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت ہوگی اور امام مستغفریؒ سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو کوئی ہر روز سو بار مجھ پر درود بھیجے اس کی سو حاجتیں پوری کی جائیں گی تیس دنیا کی باقی آخرت کی۔

۶۔ عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان للہ ملئکتہ سیاحین یبلغونی عن امتی السلام رواہ النسائی وابن حبان فی صحیحہ کذافی الترغیب زادنی القول البدیع احمد والحاکم وغیر ھما قال الحاکم صحیح الاسناد۔

"ابن مسعودؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو (زمین) میں پھرتے رہتے ہیں اور میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں"۔

ف اور بھی متعدد صحابہ کرامؓ سے یہ مضمون نقل کیا گیا ہے۔ علامہ سخاویؒ نے حضرت علی علیہ السلام کی روایت سے بھی یہی مضمون نقل کیا ہے کہ اللہ جل شانہ کے کچھ فرشتے زمین میں پھرتے رہتے ہیں جو میری امت کا درود مجھ تک پہنچاتے رہتے ہیں۔ ترغیب میں حضرت امام حسن علیہ السلام سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم جہاں کہیں ہو مجھ پر درود پڑھتے رہا کرو' بے شک تمہارا درود میرے پاس پہنچتا رہتا ہے۔ اور حضرت انسؓ کی حدیث سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے جو کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے اور میں اس کے بدلہ میں اس پر درود بھیجتا ہوں اور اس کے علاوہ اس کے لئے دس نیکیاں

لکھی جاتی ہیں۔ مشکوٰۃ میں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود پڑھا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔

۷۔ عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ وسلم ان اللہ وکل بقبری ملکا" اعطاہ اسماع الخلائق فلا یصلی علی احد الیوم القیمتہ الا ابلغنی باسمہ واسم ابیہ ھذا فلان بن فلان قد صلی علیک رواہ البزار کذا فی الترغیب و ذکر تخریجہ السخاوی فی القول البدیع۔

حضرت عمار بن یاسرؓ نے حضورؐ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ اللہ جل شانہ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر رکھا ہے جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا فرما رکھی ہے پس جو شخص بھی مجھ پر قیامت تک درود بھیجتا رہے گا وہ فرشتہ مجھ کو اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر درود پہنچاتا ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپؐ پر درود بھیجا ہے۔

علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ اور اس میں اتنا اضافہ ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ پر درود بھیجا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ پھر اللہ جل شانہ اس کے ہر درود کے بدلہ میں اس پر دس مرتبہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں ایک اور حدیث سے یہ مضمون نقل کیا ہے کہ اللہ جل شانہ نے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کو ساری مخلوق کی بات سننے کی قوت عطا فرمائی ہے وہ قیامت تک میری قبر پر متعین رہے گا جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ اس شخص کا اور اس کے باپ کا نام لے کر مجھ سے کہتا ہے کہ فلاں نے جو فلاں کا بیٹا ہے آپؐ پر درود بھیجا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ شانہ نے مجھ سے یہ ذمہ لیا ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجیں گے۔ ایک اور حدیث سے بھی یہی فرشتہ والا مضمون نقل کیا ہے اور اس کے آخر میں یہ مضمون ہے کہ میں نے اپنے رب سے یہ درخواست کی تھی کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجے۔ حق تعالیٰ شانہ نے میری درخواست قبول فرمالی۔ حضرت ابوامامہؓ کے واسطہ سے بھی حضور کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ' اس پر دس دفعہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں۔ اور ایک فرشتہ اس پر مقرر ہوتا ہے جو اس درود کو مجھ تک پہنچاتا ہے۔ ایک

جگہ حضرت انسؓ کی حدیث سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص میرے اوپر جمعہ کے دن یا جمعہ کی شب میں درود بھیجے' اللہ جل شانہ اس کی سو حاجتیں پوری کرتے ہیں اور اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو اس کو میری قبر میں مجھ تک اسی طرح پہنچاتا ہے جیسے تم لوگوں کے پاس ہدایا بھیجے جاتے ہیں۔

اسی حدیث پر یہ اشکال نہ کیا جائے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک فرشتہ ہے جو قبر اطہر پر متعین ہے جو ساری دنیا کے صلوٰۃ و سلام حضورؐ تک پہنچاتا رہے اور اس سے پہلی حدیث میں آیا تھا کہ اللہ کے بہت سے فرشتے زمین میں پھرتے رہتے ہیں جو حضور تک امت کا سلام پہنچاتے رہتے ہیں۔ اس لیے کہ جو فرشتہ قبر اطہر پر متعین ہے اس کا کام صرف یہ ہے کہ حضورؐ تک امت کا سلام پہنچاتا رہے۔ اور یہ فرشتہ جو سیاحین ہیں یہ ذکر کے حلقوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں اور جہاں کہیں درود ملتا ہے اس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک پہنچاتے ہیں اور یہ عام مشاہدہ ہے کہ کسی بڑے کی خدمت میں اگر کوئی پیام بھیجا جاتا ہے اور مجمع میں اس کا ذکر کیا جاتا ہے تو ہر شخص اس میں فخر اور تقرب سمجھتا ہے کہ وہ پیام پہنچائے۔ اپنے اکابر اور بزرگوں کے یہاں یہ منظر بارہا دیکھنے کی نوبت آئی۔ پھر سید الکونین فخر الرسل صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پاک بارگاہ کا تو پوچھنا ہی کیا۔ اس لئے جتنے بھی فرشتے پہنچائیں بر محل ہے۔

۸ عن ابی ھریرۃ قال قال رسولہ اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم من صلیّ علی عند قبری سمعتہ و من صلی علی نائیا ابلغتہ رواہ البیھقی فی شعب الایمان کذافی المشکوۃ بسط السخاوی فی تخریجہ

حضرت ابو ہریرہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص میرے اوپر میری قبر کے قریب درود بھیجتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے۔

علامہ سخاوی نے قول بدیع میں متعدد روایت میں سے یہ مضمون نقل کیا ہے کہ جو شخص دور سے درود بھیجے اس پر متعین ہے کہ حضورؐ تک پہنچائے اور جو شخص قریب سے پڑھتا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس کو خود سنتے ہیں جو شخص دور سے درود بھیجے اس کے

متعلق تو پہلی روایات میں تفصیل سے گذر ہی چکا ہے کہ فرشتے اس پر متعین ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جو شخص درود بھیجے اس کو حضور تک پہنچا دیں اس حدیث پاک میں دوسرا مضمون کہ جو قبر اطہر کے قریب درود پڑھے اس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بنفس نفیس خود سنتے ہیں۔ بہت ہی قابل فخر قابل عزت اور قابل لذت چیز ہے۔ علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں سلیمانؒ بن سحیم سے نقل کیا ہے کہ میں نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت کی۔ میں نے دریافت کیا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ جو لوگ حاضر ہوتے ہیں اور آپ پر سلام کرتے ہیں' آپ اس کو سمجھتے ہیں؟ حضور نے ارشاد فرمایا' ہاں سمجھتا ہوں اور ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔ ابراہیمؒ بن شیبان کہتے ہیں کہ میں حج سے فراغت پر مدینہ منورہ حاضر ہوا اور میں نے قبر شریف کے پاس جا کر سلام عرض کیا تو میں نے حجرہ شریف کے اندر سے وعلیک السلام کی آواز سنی۔ ملا علی قاریؒ کہتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ درود شریف قبر اطہر کے قریب پڑھنا افضل ہے دور سے پڑھنے سے۔ اس لئے کہ قرب میں جو خشوع خضوع اور حضور قلب حاصل ہوتا ہے وہ دور میں نہیں ہوتا۔ صاحب مظاہر حق اس حدیث پر لکھتے ہیں یعنی پاس والے کا درود خود سنتا ہوں بلا واسطہ اور دور والے کا درود ملائکہ سیاحین پہنچاتے ہیں۔ اور جواب سلام کا بہر صورت دیتا ہوں۔ اس سے معلوم کیا چاہیے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سلام بھیجنے کی کیا بزرگی ہے۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سلام بھیجنے والے کو خصوصاً" بہت بھیجنے والے کو کیا شرف حاصل ہوتا ہے۔ اگر تمام عمر کے سلاموں کا ایک جواب آوے سعادت ہے چہ جائیکہ ہر سلام کا جواب آوے۔

بہر سلام مکن رنجہ در جواب آں لب　　کہ صد اسلام مرابس یکے جواب از تو

اس مضمون کو علامہ سخاویؒ نے اس طرح ذکر کیا ہے کہ کسی بندے کی شرافت کے لئے یہ کافی ہے کہ اس کا نام خیر کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مجلس میں آ جائے۔ اسی ذیل میں یہ شعر بھی کہا گیا ہے۔

ومن خطرت منه ببالک خطرة　　حقیق بان یسمو وان یتقدما

جس خوش قسمت کا خیال بھی تیرے دل میں گزر جائے وہ اس کا مستحق ہے کہ جتنا بھی چاہے فخر کرے اور پیش قدمی کرے (اچھلے کودے)۔

ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے

اس روایت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خود سننے میں کوئی اشکال نہیں اس لئے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبور میں زندہ ہیں۔ علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں لکھا ہے کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم زندہ ہیں' اپنی قبر شریف میں اور آپؐ کے بدن اطہر کو زمین نہیں کھا سکتی اور اس پر اجماع ہے۔ امام بیہقیؒ نے انبیاء علیہم السلام کی حیات میں ایک مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے۔ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ علامہ سخاویؒ نے اس کی مختلف طرق سے تخریج کی ہے اور امام مسلمؒ نے حضرت انسؓ ہی کی روایت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میں شب معراج میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا وہ اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ نیز مسلم ہی کی روایت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میں نے حضرات انبیاء کی ایک جماعت کے ساتھ اپنے آپ کو دیکھا تو میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم نبینا و علیہما الصلوٰۃ والسلام کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب نعش مبارک کے قریب حاضر ہوئے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چہرہ انور کو جو چادر سے ڈھکا ہوا تھا کھولا اور اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے خطاب کرتے ہوئے عرض کیا' میرے ماں باپ آپؐ پر قربان اے اللہ کے نبی' اللہ جل شانہ آپ پر دو موتیں جمع نہ کریں۔ ایک موت جو آپ کے لیے مقدر تھی وہ آپ پوری کر چکے (بخاری) علامہ سیوطیؒ نے حیات انبیاء علیہم السلام میں مستقل ایک رسالہ تصنیف فرمایا ہے۔ اور فصل ثانی کی ایک نمبر ۳ پر بھی مستقل یہ مضمون آ رہا ہے کہ اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ چیز حرام کر رکھی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے بدنوں کو کھائے۔ علامہ سخاویؒ قول بدیع میں تحریر فرماتے ہیں کہ مستحب یہ ہے کہ جب مدینہ منورہ کے مکانات اور درختوں وغیرہ پر نظر پڑے تو درود شریف کثرت سے پڑھے اور جتنا قریب ہوتا جائے اتنا ہی درود شریف میں اضافہ کرتا جائے اس لئے کہ یہ مواقع وحی اور قرآن پاک کے نزول سے معمور ہیں۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت میکائیل علیہ السلام کی بار بار یہاں آمد ہوئی ہے اور اس کی مٹی سید البشرؐ پر مشتمل ہے اسی جگہ سے اللہ کے دین اور اس کے پاک رسول کی سنتوں کی اشاعت ہوئی ہے۔ یہ فضائل اور خیرات کے مناظر ہیں۔ یہاں پہنچ کر اپنے قلب کو نہایت ہیبت اور تعظیم سے بھرپور کر لے۔ گویا کہ وہ حضور کی زیارت کر رہا ہے اور یہ تو محقق ہے کہ حضورؐ اس کا سلام سن رہے ہیں۔ آپس کے جھگڑے اور فضول باتوں سے احتراز کرے اس کے بعد قبلہ کی جانب سے قبر شریف پر حاضر ہو' اور بقدر چار ہاتھ فاصلہ سے کھڑا ہو اور نیچی نگاہ رکھتے ہوئے نہایت خشوع خضوع اور ادب و احترام کے ساتھ یہ پڑھے۔

السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا نبی اللہ السلام علیک یا خیرۃ اللہ السلام علیک یا خیر خلق اللہ السلام علیک یا حبیب اللہ السلام علیک یا سیذ المرسلین السلام علیک یا خاتم النبین السلام علیک یا رسول رب العالمین السلام علیک یا قائد الغرالمحجلین السلام علیک یا بشیر السلام علیک یا نذیر السلام علیک و علی اھل بیتک الطاہرین السلام علیک و علی ازواجک، الطاھرات امھات المومنین السلام علیک و علی سائر الانبیاء والمرسلین و سائر عباداللہ الصالحین جزاک اللہ عنا یا رسوول اللہ افضل ما جزی نبینا عن قومہ و رسولا عن امتہ و صلی اللہ علیک کلما ذکرک الذاکرون و کلما غفل عن ذکرک الغافلون و صلی علیک ففی الاولین و صلی علیک فی الاخرین افضل و واکمل و اطیب ما صلی علی احد من الخلق اجمعین کما استنقذ نابک من الضلالتہ و بصرنا بک من العمی والجھالتہ اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد انک عبدہ و رسولہ و امینتہ و خیرتہ من خلقہ و اشھد انک قد بلغت الرسالتہ و ادیت الامانتہ و نصحت الامتہ و جاھدت فی اللہ حق جھادہ اللھم اتہ نھایتہ ما ینبغی ان یاء ملہ الاملون قلت و ذکرہ النووی فی مناسکہ

بأكثر منه

آپ پر سلام اے اللہ کے رسول' آپ پر سلام اے اللہ کے نبی' آپ پر سلام اے اللہ کی برگزیدہ ہستی آپ پر سلام اے اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر ذات آپ پر سلام اے اللہ کے حبیب' آپ پر سلام اے اللہ کے رسولوں کے سردار' آپ پر سلام اے خاتم النبین' آپ پر سلام اے رب العالمین کے رسول' آپ پر سلام اے سرداران لوگوں کے جو قیامت میں روشن چہرے والے اور روشن ہاتھ پاؤں والے ہوں گے (یہ مسلمانوں کی خاص علامت ہے کہ دنیا میں جن اعضاء کو وضو میں دھوتے رہے ہیں وہ قیامت کے دن نہایت روشن ہوں گے) آپ پر سلام اے جنت کی بشارت دینے والے آپ پر سلام اے جہنم سے ڈرانے والے آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر سلام جو طاہر ہیں۔ سلام آپ پر اور آپ کی ازواج مطہرات پر جو سارے مومنوں کی مائیں ہیں سلام پر اور تمام رسولوں پر اور تمام اللہ کے نیک بندوں پر یا رسول اللہ اللہ جل شانہ آپ کو ہم لوگوں کی طرف سے ان سب سے بڑھ کر جزائے خیر عطا فرمائے جتنی کہ کسی نبی کو اس کی قوم کی طرف سے اور کسی رسول کو اس کی امت کی طرف سے عطا فرمائی ہوں اور اللہ تعالیٰ آپ پر درود بھیجے جب بھی ذکر کرنے والے آپ کا ذکر کریں اور جب بھی کہ غافل لوگ آپ کے ذکر سے غافل ہوں اللہ تعالیٰ شانہ آپ پر اولین میں درود بھیجے اللہ تعالیٰ شانہ' آپ پر آخرین میں درود بھیجے۔ اس سب سے افضل اور اکمل اور پاکیزہ جو اللہ نے اپنی ساری مخلوق میں سے کسی پر بھی بھیجا ہو' جیسا کہ اس سے نجات دی ہم کو آپ کی برکت سے گمراہی سے اور آپؐ کی وجہ سے جہالت اور اندھے پن سے بصیرت عطا فرمائی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کے امین ہیں اور ساری مخلوق میں سے اس کی برگزیدہ ذات ہیں اور اس کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اللہ کی رسالت کو پہنچا دیا اس کی امانت کو ادا کر دیا امت کے ساتھ پوری پوری خیر خواہی فرمائی۔ اور اللہ کے بارے میں کوشش کا حق ادا فرما دیا۔ یا اللہ آپ کو اس سے زیادہ سے زیادہ عطا فرما جس کی امید کرنے والے امید کر سکتے ہیں۔

اس کے بعد اپنے نفس کے لئے اور سارے مومنین اور مومنات کے لئے دعا کرے اور یہ سمجھ لینا چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قبر اطہر کے پاس کھڑے ہو کر سلام پڑھنا

درود پڑھنے سے افضل ہے۔ (یعنی السلام علیک یا رسول اللہ افضل ہے الصلوٰۃ علیک یا رسول اللہ سے) علامہ باجی کی رائے یہ ہے کہ درود افضل ہے۔ علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے جیسا کہ علامہ مجد الدین صاحب قاموسؒ کی رائے ہے۔ اس لئے کہ حدیث میں ما من مسلم یسلم علی عند قبری آیا ہے۔ علامہ سخاویؒ کا اشارہ اس حدیث پاک کی طرف ہے جو ابو داؤد شریف وغیرہ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کی گئی ہے کہ جب کوئی شخص مجھ پر سلام کرتا ہے تو اللہ جل شانہ مجھ پر میری روح لوٹا دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں لیکن اس ناکارہ کے نزدیک صلوٰۃ کا لفظ (یعنی درود) بھی کثرت سے روایات میں ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ اسی روایات میں جو اوپر ابھی ۸ پر گزری ہے۔ اس میں یہ ہے کہ جو شخص میری قبر کے قریب درود پڑھتا ہے میں اس کو سنتا ہوں۔ اسی طرح بہت سی روایات میں یہ مضمون آیا ہے۔ اس لئے بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود و سلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے یعنی بجائے السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا نبی اللہ وغیرہ کے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ اسی طرح آخیر تک السلام کے ساتھ الصلوٰۃ کا لفظ بھی بڑھا دے تو زیادہ اچھا ہے۔ اس صورت میں علامہ باجیؒ اور علامہ سخاویؒ دونوں کے قول پر عمل ہو جائے گا۔ وفا الوفاء میں لکھا ہے کہ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ ابن الحسین سامری حنبلیؒ اپنی کتاب مستوعب میں زیادہ قبر النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے باب میں آداب زیارت ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں پھر قبر شریف کے قریب آئے اور قبر شریف کی طرف منہ کر کے اور منبر کو اپنی بائیں طرف کر کے کھڑا ہو۔ اور اس کے بعد علامہ سامری حنبلیؒ نے سلام اور دعا کی کیفیت لکھی ہے اور منجملہ اس کے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ پڑھے اللھم انک قلت فی کتابک لنبیک علیہ السلام ولو انھم اذظلموا انفسھم جاوک فاستغفروا اللہ واستغفرلھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔ و انی قد اتیت نبیک مستغفرا فاسئلک ان توجب لی المغفرۃ کما اوجبتھا لمن اتاہ فی حیاتہ اللھم انی اتوجہ الیک بنبیک صلی اللہ علیہ وسلم

اے اللہ تو نے اپنے پاک کلام میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یوں ارشاد فرمایا

کہ اگر وہ لوگ جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور پھر اللہ جل شانہ سے معافی چاہتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے تو ضرور اللہ کو توبہ کا قبول کرنے والا رحمت کرنے والا پاتے۔ اور میں تیرے نبی کے پاس حاضر ہوا ہوں اس حال میں کہ استغفار کرنے والا ہوں۔ تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ تو میرے لیے مغفرت کو واجب کر دے جیسا کہ تو نے مغفرت واجب کی تھی اس شخص کے لیے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں ان کی زندگی آیا ہو۔ اے اللہ میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں' تیرے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وسیلہ سے (اس کے بعد اور لمبی چوڑی دعائیں ذکر کیں)

حضرت ابی بن کعبؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں آپ پر درود کثرت سے بھیجنا چاہتا ہوں تو اس کی مقدار اپنے اوقات دعا میں سے کتنی مقرر کروں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جتنا تیرا جی چاہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک چوتھائی۔ حضورؐ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس پر بڑھادے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ تو میں نے عرض کیا کہ نصف کر دوں۔ حضورؐ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر بڑھا دے تو تیرے لیے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا تو دو تہائی کر دوں۔ حضور نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس سے بڑھادے تو تیرے لیے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر میں اپنے سارے وقت کو آپ کے درود کے لیے مقرر کرتا ہوں' حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تو اس صورت میں تیرے سارے فکروں کی کفایت کی جائے گی اور تیرے گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے۔

ف۔ مطلب تو واضح ہے وہ یہ کہ میں نے کچھ وقت اپنے لیے دعاؤں کا مقرر کر رکھا ہے اور چاہتا یہ ہوں کہ درود شریف کثرت سے پڑھا کروں تو اپنے اس معین وقت میں سے درود شریف کے لیے کتنا وقت تجویز کروں۔ مثلاً" میں نے اپنے اوراد وظائف کے لیے دو گھنٹے مقرر کر رکھے ہیں تو اس میں سے کتنا وقت درود شریف کے لیے تجویز کروں علامہ سخاویؒ نے امام احمدؒ کی ایک روایت سے یہ نقل کیا ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اگر میں اپنے سارے وقت کو آپ پر درود کے لیے مقرر کر دوں تو کیسا؟ حضورؐ نے فرمایا ایسی صورت

میں حق تعالیٰ شانہ تیرے دنیا اور آخرت کے سارے فکروں کی کفایت فرمائے گا۔ علامہ سخاویؒ نے متعدد صحابہؓ سے اسی قسم کا مضمون نقل کیا ہے۔ اس میں کوئی اشکال نہیں کہ متعدد صحابہ کرامؓ نے اس قسم کی درخواستیں کی ہوں۔ علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ درود شریف چونکہ اللہ کے ذکر پر اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعظیم پر مشتمل ہے تو حقیقت میں یہ ایسا ہی ہے جیسا دوسری حدیث میں اللہ جل شانہ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جس کو میرا ذکر مجھ سے دعا مانگنے میں مانع ہو یعنی کثرت ذکر کی وجہ سے دعا کا وقت نہ ملے تو میں اس کو دعا مانگنے والوں سے زیادہ دوں گا۔ صاحب مظاہر حق نے لکھا ہے کہ سبب اس کا یہ ہے کہ جب بندہ اپنی طلب و رغبت کو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیز میں کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتا ہے اور اپنے مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہے اس کے سب مہمات کی من کان للہ کان اللہ لہ یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہے وہ کفایت کرتا ہے اس کو جب شیخ بزرگوار عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اس مسکین کو یعنی شیخ عبدالحق کو واسطے زیارت مدینہ منورہ کی رخصت کیا فرمایا کہ جانو اور آگاہ ہو کر نہیں ہے اس راہ میں کوئی عبادت بعد ادا فرض کے مانند درود کے اوپر سید کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چاہیے کہ تمام اوقات اپنے کو اس میں صرف کرنا اور چیز میں مشغول نہ ہونا۔ عرض کیا گیا کہ اس کے لئے کچھ عدد معین ہو۔ فرمایا یہاں معین کرنا عدد کا شرط نہیں اتنا پڑھو کہ ساتھ اس کا رطب اللسان ہو اور اس کے رنگ میں رنگ ہو اور مستغرق ہو اس میں اس پر یہ اشکال نہ کیا جائے کہ اس حدیث پاک سے یہ معلوم ہوا کہ درود شریف سب اور درود وظائف کے بجائے پڑھنا زیادہ مفید ہے۔ اس لئے کہ اول تو خود اس حدیث پاک کے درمیان میں اشارہ ہے کہ انہوں نے یہ وقت اپنی ذات کے لیے دعاؤں کا مقرر رکھا تھا۔ اس میں سے درود شریف کے لیے مقرر کرنے کا ارادہ فرما رہے تھے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ چیز لوگوں کے احوال کے اعتبار سے مختلف ہوا کرتی ہے جیسا کہ فضائل ذکر کے باب دوم حدیث ۲۰ کے ذیل میں گزرا ہے کہ بعض روایات میں الحمد للہ کو افضل الدعا کہا گیا ہے اور بعض روایات میں استغفار کو افضل الدعا کہا گیا ہے اسی طرح سے اور اعمال کے درمیان میں بھی مختلف احادیث میں مختلف اعمال کو سب سے افضل قرار دیا گیا ہے۔ یہ اختلاف لوگوں کے حالات کے اختلاف کے اعتبار سے اور اوقات کے اعتبار سے ہوا کرتا ہے۔ جیسا کہ ابھی مظاہر حق سے نقل کیا گیا ہے کہ شیخ عبدالحق محدث نوراللہ مرقدہ

کو ان کے شیخ نے مدینہ پاک کے سفر میں یہ وصیت کی کہ تمام اوقات درود شریف ہی میں خرچ کریں۔ اپنے اکابر کا بھی یہی معمول ہے کہ وہ مدینہ پاک کے سفر میں درود شریف کی بہت تاکید کرتے ہیں۔

علامہ منذریؒ نے ترغیب میں حضرت ابیؓ کی حدیث بالا میں ان کے سوال سے پہلے ایک مضمون اور بھی نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ جب چوتھائی رات گزر جاتی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کھڑے ہو جاتے اور ارشاد فرماتے' اے لوگو اللہ کا ذکر کرو۔ اے لوگو اللہ کا ذکر کرو۔ (یعنی بار بار فرماتے) راجفہ آگئی اور رادفہ آ رہی ہے موت ان سب چیزوں کے ساتھ جو اس کے ساتھ لاحق ہیں آ رہی ہے۔ اس کو بھی دو مرتبہ فرماتے۔ راجفہ اور رادفہ قرآن پاک کی آیت جو سورہ والنازعات میں ہے کی طرف اشارہ ہے جس میں اللہ پاک کا ارشاد ہے يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ جس کا ترجمہ اور مطلب یہ ہے کہ اوپر چند چیزوں کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے قیامت ضرور آئے گی جس دن ہلا دینے والی چیز سب کو ہلا ڈالے گی اس سے مراد پہلا صور ہے۔ اس کے بعد ایک پیچھے آنے والی چیز آئے گی اس سے مراد دوسرا صور ہے بہت سے دل اس روز خوف کے مارے دھڑک رہے ہوں گے' شرم کی وجہ سے ان کی آنکھیں جھک رہی ہوں گی۔ (بیان القرآن مع زیادہ)

حضرت ابوالدرداءؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح اور شام مجھ پر دس دس مرتبہ درود شریف پڑھے اس کو قیامت کے دن میری شفاعت پہنچ کر رہے گی۔

علامہ سخاویؒ نے متعدد احادیث سے درود شریف پڑھنے والے کو حضورؐ کی شفاعت حاصل ہونے کا مژدہ نقل کیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے حضور کا یہ ارشاد نقل کیا ہے جو مجھ پر درود پڑھے قیامت کے دن میں اس کا سفارشی بنوں گا۔ اس حدیث پاک میں کسی مقدار کی بھی قید نہیں۔ حضرت ابوہریرہ کی ایک اور حدیث سے درود نماز کے بعد بھی یہ لفظ نقل کیا ہے کہ میں قیامت کے دن اس کی گواہی دوں گا اور اس کے لیے سفارش کروں گا۔ حضرت رویفع بن ثابتؓ کی روایت سے حضور کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص درود شریف پڑھے

اللھم صلّ علی محمد و انزلہ المقعد المقرب عندک یوم القیمۃ
اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے علامہ سخاویؒ نے حضرت ابوہریرہ کی روایت سے نقل کیا ہے کہ جو شخص میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے میں اس کو سنتا ہوں اور جو شخص دور سے مجھ پر درود پڑھتا ہے اللہ جل شانہ اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو مجھ تک درود کو پہنچائے۔ اور اس کے دنیا و آخرت کے کاموں کی کفایت کر دی جاتی ہے اور میں قیامت کے دن اس کا گواہ یا سفارشی بنوں گا۔ "یا" کا مطلب یہ ہے کہ بعض کے لیے سفارشی اور بعض کے لیے گواہ' مثلاً" اہل مدینہ کے لیے گواہ دوسروں کے لیے سفارشی یا فرمانبرداروں کے لیے گواہ اور گناہ گاروں کے لیے سفارشی وغیرہ ذلک کما قالہ السخاویؒ۔

حضرت عائشہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو ایک فرشتہ اس درود کو لے جا کر اللہ جل شانہ کی پاک بارگاہ میں پیش کرتا ہے۔ وہاں سے ارشاد عالی ہوتا ہے کہ اس درود کو میرے بندہ کی قبر کے پاس لے جاؤ یہ اس کے لیے استغفار کرے گا اور اس کی وجہ سے آنکھ ٹھنڈی ہوگی۔

زادالسعید میں مواہب لدنیہ سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی مومن کی نیکیاں کم ہو جائیں گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک پرچہ سرانگشت کی برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلہ وزنی ہو جائے گا وہ مومن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کون ہیں آپ کی صورت و سیرت کیسی اچھی ہے آپ فرمائیں گے میں تیرا نبیؐ ہوں اور یہ درود ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا۔ تیری حاجت کے وقت میں نے اس کو ادا کر دیا۔ اس پر یہ اشکال نہ کیا جائے کہ ایک پرچہ سرانگشت کی برابر میزان کے پلڑے کو کیسے جھکا دے گا اس لیے کہ اللہ جل شانہ کے یہاں اخلاص کی قدر ہے اور جتنا بھی اخلاص زیادہ ہوگا اتنا ہی وزن زیادہ ہوگا۔ حدیث البطاقہ یعنی ایک ٹکڑا کاغذ کا جس پر کلمہ شہادت لکھا ہوا تھا وہ ننانوے دفتروں کے مقابلہ میں ہر دفتر اتنا بڑا کہ منتہائے نظر تک ڈھیر لگا ہوا تھا غالب آ گیا۔

حضرت ابو سعید خدریؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو وہ یوں دعا مانگا کرے اللھم صلّ سے اخیر تک اے اللہ درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جو تیرے بندے ہیں اور تیرے رسول ہیں اور رحمت بھیج

مومن مرد اور مومن عورتوں پر اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں پر پس یہ دعا اس کے لیے زکوٰۃ یعنی صدقہ ہونے کے قائم مقام ہے اور مومن کا پیٹ کسی خیر سے کبھی نہیں بھرتا یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جائے۔

علامہ سخاویؒ نے لکھا ہے کہ حافظ ابن حبان نے اس حدیث پر یہ فصل باندھی ہے اس چیز کا بیان کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پڑھنا صدقہ نہ ہونے کی صورت میں صدقہ کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔ علماء میں اس بات میں اختلاف ہے کہ صدقہ افضل ہے یا حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بعض علماء نے کہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود صدقہ سے بھی افضل ہے اس لیے کہ صدقہ صرف ایک ایسا فریضہ ہے جو بندوں پر ہے اور درود شریف ایسا فریضہ ہے جو بندوں پر فرض ہونے کے علاوہ اللہ تعالیٰ شانہٗ اور اس کے فرشتے بھی اس عمل کو کرتے ہیں۔ اگرچہ علامہ سخاویؒ خود اس کے موافق نہیں ہیں علامہ سخاویؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے حضور کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجا کرو اس لیے کہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لیے زکوٰۃ (صدقہ) کے حکم میں ہے۔ ایک اور حدیث سے نقل کیا ہے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کہ وہ تمہارے لیے زکواۃ (صدقہ) ہے۔ نیز حضرت علی کی روایت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر تمہارا درود بھیجنا تمہاری دعاؤں کو محفوظ کرنے والا ہے۔ تمہارے رب کی رضا کا سبب ہے اور تمہارے اعمال کی زکواۃ ہے (یعنی ان کو بڑھانے والا اور پاک کرنے والا ہے) حضرت انسؓ کی حدیث سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجا کرو۔ اس لیے کہ مجھ پر درود تمہارے لیے (گناہوں کا) کفارہ ہے۔ اور زکوٰۃ (یعنی صدقہ) ہے اور حدیث پاک کا آخری ٹکڑا کہ مومن کا پیٹ نہیں بھرتا اس کو صاحب مشکوٰۃ نے فضائل علم میں نقل کیا ہے اور صاحب مرقات وغیرہ نے خیر سے علم مراد لیا ہے۔ اگرچہ خیر کا لفظ عام ہے اور ہر خیر کی چیز اور ہر نیکی کو شامل ہے اور مطلب ظاہر ہے کہ مومن کامل کا پیٹ نیکیاں کمانے سے کبھی نہیں بھرتا۔ وہ ہر وقت اس کوشش میں رہتا ہے کہ جو نیکی بھی جس طرح اس کو مل جائے وہ حاصل ہو جائے۔ اگر اس کے پاس مالی صدقہ نہیں ہے تو درود شریف ہی سے صدقہ کی فضیلت حاصل کرے۔ اس ناکارہ کے نزدیک خیر کا لفظ علی العموم ہی زیادہ بہتر ہے کہ وہ علم اور دوسری چیزوں کو شامل ہے۔ لیکن صاحب مظاہر حق نے بھی صاحب

مرقات وغیرہ کے اتباع میں خیر سے علم ہی مراد لیا ہے اس لیے وہ تحریر فرماتے ہیں۔ "ہرگز نہیں سیر ہوتا مومن خیر سے یعنی علم سے یعنی اخیر عمر تک طلب علم میں رہتا ہے اور اس کی برکت سے بہشت میں جاتا ہے۔ اس حدیث میں خوشخبری ہے طالب علم کو کہ دنیا سے باایمان جاتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اور اس درجہ کو حاصل کرنے کے لیے بعض اہل اللہ اخیر عمر تلک تحصیل علم میں مشغول ہو رہے ہیں باوجود حاصل کرنے بہت سے علم کے اور دائرہ علم کا وسیع ہے جو کہ مشغول ہو ساتھ علم کے اگرچہ تعلیم و تصنیف کے ہو' حقیقت میں ثواب طلب علم اور تکمیل اس کا ہی حق ہے۔

اس فصل کو قرآن پاک کی دو آیتوں اور دس احادیث شریفہ پر اختصاراً" ختم کرتا ہوں کہ فضائل کی روایت بہت کثرت سے ہیں ان کا احصاء بھی اس مختصر رسالہ میں دشوار ہے اور سعادت کی بات یہ ہے کہ اگر ایک بھی فضیلت نہ ہوتی تب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ و بارک وسلم کے امت پر اس قدر احسانات ہیں کہ ان کا شمار ہو سکتا ہے اور نہ ان کی حق ادائیگی ہو سکتی ہے اس بنا پر جتنا بھی زیادہ سے زیادہ آدمی درود پاک میں رطب اللسان رہتا وہ کم تھا چہ جائیکہ اللہ جل شانہ نے اپنے لطف و کرم سے اس حق ادائیگی کے اوپر بھی سینکڑوں اجر و ثواب اور احسانات فرما دیے۔ علامہ سخاویؒ نے اول مجملاً" ان انعامات کی طرف اشارہ کیا ہے جو درود شریف پر مرتب ہوئے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں' باب ثانی درود شریف کے ثواب میں اللہ جل شانہ کا بندہ پر درود بھیجنا اس کے فرشتوں کا درود بھیجنا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا خود اس پر درود بھیجنا۔ اور درود پڑھنے والوں کی خطاؤں کا کفارہ ہونا اور ان کے اعمال کو پاکیزہ بنا دینا اور ان کے درجات کا بلند ہونا اور گناہوں کا معاف ہونا اور خود درود کا مغفرت طلب کرنا درود پڑھنے والے کے لیے اور اس کے نامہ اعمال میں ایک قیراط کے برابر ثواب کا لکھا جانا اور قیراط بھی وہ جو احد پہاڑ کے برابر ہو اور اس کے اعمال کا بہت بڑی ترازو میں تلنا اور جو شخص اپنی ساری دعاؤں کو درود بنا دے اس کے دنیا و آخرت کے سارے کاموں کی کفایت جیسا کہ قریب ہی نمبر۹ پر حضرت ابیؓ کی حدیث میں گزر چکا اور خطاؤں کو مٹا دینا اور اس کے ثواب کا غلاموں کے آزاد کرنے سے زیادہ ہونا اور اس کی وجہ سے خطرات سے نجات پانا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا قیامت کے دن اس کے لیے شاہد و گواہ بننا اور آپ کی شفاعت کا واجب ہونا اور اللہ

کی رضا اور اس کی رحمت کا نازل ہونا اور اس کی ناراضگی سے امن کا حاصل ہونا اور قیامت کے دن عرش کے سایہ میں داخل ہونا اور اعمال کے تلنے کے وقت نیک اعمال کے پلڑے کا جھکنا اور حوض کوثر پر حاضری کا نصیب ہونا اور قیامت کے دن کی پیاس سے امن نصیب ہونا اور جہنم کی آگ سے خلاصی کا نصیب ہونا اور پل صراط پر سہولت سے گزر جانا اور مرنے سے پہلے اپنا مقرب ٹھکانہ جنت میں دیکھ لینا اور جنت میں بہت ساری بیبیوں کا ملنا اور اس کے ثواب کا بیس جہادوں سے زیادہ ہونا اور نادار کے لیے صدقہ کے قائم مقام ہونا اور درود شریف زکواۃ ہے اور طہارت ہے اور اس کی وجہ سے مال میں برکت ہوتی ہے اور اس کی برکت سے سو حاجتیں بلکہ اس سے بھی زیادہ پوری ہوتی ہیں اور عبادت تو ہے ہی اور اعمال میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے اور مجالس کے لیے زینت ہے اور فقر کو اور تنگی معیشت کو دور کرتا ہے اور اس کے ذریعہ سے اسباب خیر تلاش کیے جاتے ہیں۔ اور یہ کہ درود پڑھنے والا قیامت کے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہوگا اور اس کی برکات سے خود درود پڑھنے والا اور اس کے بیٹے اور پوتے منتفع ہوتے ہیں اور وہ بھی منتفع ہوتا ہے کہ جس کو درود شریف کا ایصال ثواب کیا جائے اور اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں تقرب حاصل ہوتا ہے اور بے شک نور ہے اور دشمنوں پر غلبہ حاصل ہونے کا ذریعہ ہے اور دلوں کو نفاق سے اور زنگ سے پاک کرتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہونے کا ذریعہ ہے اور خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت کا ذریعہ ہے اور اس کا پڑھنے والا اس سے محفوظ رہتا ہے کہ لوگ اس کی غیبت کریں۔ درود شریف بہت بابرکت اعمال میں سے ہے اور افضل ترین اعمال میں سے ہے اور دین و دنیا دونوں میں سب سے زیادہ نفع دینے والا عمل ہے اور اس کے علاوہ بہت سے ثواب جو سمجھدار کے لیے اس میں رغبت پیدا کرنے والے ہیں ایسا سمجھدار جو اعمال کے ذخیروں کے جمع کرنے پر حریص ہو اور ذخائر اعمال کے ثمرات حاصل کرنا چاہتا ہو۔ علامہ سخاویؒ نے باب کے شروع میں یہ اجمالی مضمون ذکر کرنے کے بعد پھر ان مضامین کی روایات کو تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ جن میں سے بعض فصل اول میں گزر چکی ہیں اور بعض فصل ثانی میں آ رہی ہیں۔ اور ان روایات کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ ان احادیث میں اس عبارت کی شرافت پر بین دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا درود' درود پڑھنے والے پر المضاعف (یعنی دس

گنا) ہوتا ہے اور اس کی نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے' گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔ درجات بلند ہوتے ہیں۔ پس جتنا بھی ہو سکتا ہو سید السادات اور معدن السعادات' پر درود کی کثرت کیا کر۔ اس لیے کہ وہ وسیلہ ہے مسرات کے حصول کا اور ذریعہ ہے بہترین عطاؤں کا اور ذریعہ ہے مضرات سے حفاظت کا اور تیرے لیے ہر اس درود کے بدلہ میں جو تو پڑھے دس درود ہیں۔ جبار الارضین والسموات کی طرف سے اور درود ہے اس کے ملائکہ کرام کی طرف سے وغیرہ وغیرہ ایک اور جگہ اقلیشی کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ کون سا وسیلہ زیادہ شفاعت والا ہو سکتا ہے اور کون سا عمل زیادہ نفع والا ہو سکتا ہے اس ذات اقدس پر درود کے مقابلہ میں جس پر اللہ جل شانہ' درود بھیجتے ہیں اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اور اللہ جل شانہ نے اس کو دنیا و آخرت میں اپنی قربت کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے۔ یہ بہت بڑا نور ہے اور ایسی تجارت ہے جس میں گھاٹا نہیں۔ یہ اولیا کرام کا صبح و شام کا مستقل معمول رہا ہے۔ پس جہاں تک ہو سکے درود شریف پر جما رہا کر اس سے اپنی گمراہی سے نکل آئے گا اور تیرے اعمال صاف ستھرے ہو جائیں گے' تیری امیدیں بر آئیں گی' تیرا قلب منور ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ شانہ کی رضا حاصل ہوگی۔ قیامت کے سخت ترین وحشت ناک دن میں امن نصیب ہوگا۔ (فضائل درود شریف ص ۷ سطر ۱۰)

التذکرہ کے ص ۸۷ سطر ۵ پر ہے فرمایا اللہ غالب و بزرگ نے "تحقیق اللہ و سارے فرشتے اس کے برابر درود بھیجتے ہیں حضرت نبی (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر اے ایمان والو تم بھی درود بھیجو ان پر اور سلام بھیجو۔ سلام۔ لبیک۔

روایت ہے ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لائے اور خوشی ظاہر تھی آپ کے چہرہ مبارک سے۔ فرمایا آپ نے کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ آیا آپ راضی نہیں ہیں۔ اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) اس امر سے کہ آپ کی امت میں سے کوئی شخص آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس پر دس بار رحمتیں نازل کرے اور کوئی شخص آپ کی امت میں سے سلام بھیجے آپ پر ایک بار تو میں سلام بھیجوں اس پر دس بار۔

فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ نزدیک مجھ سے وہ ہو گا جو زیادہ درود بھیجا کرتا ہو گا مجھ پر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جو کہ درود بھیجتا ہے مجھ پر تو درود بھیجتے

ہیں اس پر فرشتے جب تک کہ وہ شخص درود بھیجتا رہتا ہے مجھ پر۔ پس وہ شخص مختار ہے کہ درود کی اس فضیلت کو جاننے کے بعد مجھ پر کم درود بھیجے یا زیادہ۔

فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ کافی ہے مرد کے واسطے اسی قدر بخل کہ میرا ذکر کیا جائے اس کے پاس اور وہ نہ درود بھیجے مجھ پر۔

فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ زیادہ بھیجا کرو مجھ پر درود جمعہ کے دن

اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجے میری امت میں سے مجھ پر ایک بار تو لکھی جائیں گی اس کے واسطے دس نیکیاں اور محو کر دیئے جائیں گے دس گناہ

اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جس نے درود بھیجا مجھ پر کسی کتاب میں لکھ کر تو ہمیشہ فرشتے درود بھیجا کرتے ہیں اس پر جب تک لکھا رہتا ہے میرا نام اس کتاب میں

اور فرمایا ابو سلیمان دارانی نے کہ جو شخص چاہے یہ کہ سوال کرے اللہ سے اپنی کسی حاجت کے لئے تو چاہیے کہ زیادہ درود بھیجا کرے حضرت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اور تب مانگے اپنی حاجت اور چاہیئے کہ ختم کرے اپنی دعا کو درود شریف پر اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ضرور قبول کرے گا دونوں درودوں کو اور وہ بڑا کریم ہے اور بالا تر ہے اس بات سے کہ چھوڑ دے اس دعا کو جو دونوں درودوں کے درمیان ہو۔

اور روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو آدمی درود بھیجے جمعہ کے دن ۱۰۰ بار بخش دیئے جائیں گے اس کے اسی برس کے گناہ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھ پر درود بھیجنے والے کے لئے پل صراط پر ایک نور ہو گا اور جس کے پاس نور ہو گا وہ دوزخی نہیں ہو گا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جو شخص بھولا مجھ پر درود بھیجنا وہ بھولا جنت کا راستہ (بھولنے سے مراد چھوڑ دینا ہے) پس درود بھیجنے والا جنت کا راستہ پر چلنے والا ہے۔

اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ کی امت میں سے جو کوئی آپ پر درود بھیجتا ہے اس پر ستر ہزار فرشتے درود بھیجتے ہیں اور جس آدمی پر فرشتوں نے درود بھیجا وہ بہشتی ہو گا۔

اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جو شخص تم میں سے بہت درود بھیجا کرے گا مجھ پر تو وہ بہت بیبیوں والا ہو گا بہشت میں اور مروی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ جس شخص نے درود بھیجا مجھ پر محض میرے حق کی تعظیم کے لئے تو پیدا کرتا ہے اللہ عزوجل اسی درود سے ایک فرشتہ جس کا ایک بازو تو پورب اور دوسرا پچھم میں اور دونوں پاؤں اس کے ٹھہرے ہوئے ہیں ساتویں زمین میں جو سب زمین سے نیچے ہے اور گردن اس کی لگی ہوتی ہے نیچے عرش کے اور فرماتا ہے اللہ عزوجل اس فرشتے سے تو درود بھیجتا رہ میرے بندے پر جس طرح اس نے درود بھیجا ہے میرے نبی پر پس وہ فرشتہ برابر درود بھیجتا رہتا ہے اس درود خواں پر قیامت تک۔

روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ آویں گے میرے پاس حوض کوثر پر قیامت کے دن اس قدر قومیں کہ نہ پہچانوں گا میں ان کو مگر بباعث درود بھیجنے کے مجھ پر اور روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص درود بھیجے مجھ پر ایک بار تو رحمت بھیجتا ہے حق تعالیٰ اس پر دس بار اور جو درود بھیجے مجھ پر دس بار تو رحمت بھیجتا ہے خدا اس پر سو بار اور جو درود بھیجتا ہے مجھ پر سو بار تو رحمت بھیجتا ہے حق تعالیٰ اس پر ہزار بار تو حرام کر دیتا ہے حق تعالیٰ بدن اس کا آتش دوزخ پر اور ثابت رکھتا ہی اس کو ساتھ قول ثابت کے دنیا کی زندگانی میں اور آخرت میں سوال کے وقت قبر میں اور داخل کرے گا اس کو جنت میں اور جو درود اس نے مجھ پر بھیجے ہیں وہ نور کی شکل میں اس کے پاس آئیں گے قیامت کے دن پل صراط پر پانچ سو برس کی راہ تک اور دے گا اللہ تعالیٰ اس کو ایک محل جنت میں کم ہو یہ درود یا زیادہ۔

فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ نہیں ہے کوئی بندہ ایسا کہ جس نے بھیجا درود مجھ پر مگر یہ کہ نکل جاتا ہے وہ درود جھٹ پٹ اس کے منہ سے اور پھر نہیں باقی رہتا کوئی میدان اور کوئی دریا اور نہ کوئی جانب پورب پچھم کے مگر یہ کہ گذرتا ہے وہ درود ان سب تک اور کہتا ہے کہ میں درود فلاں شخص کا ہوں جو فلاں شخص کا بیٹا ہے کہ اس نے درود بھیجا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جو مختار ہیں اللہ تعالیٰ کے اور بہترین خلق اللہ کے پس نہیں باقی رہتی کوئی چیز مگر یہ کہ درود بھیجتی ہے اس درود خواں پر اور پیدا کی جاتی ہے اس درود سے ایک چڑیا

جس کے ستر ہزار بازو ہوتے ہیں اور ہر بازو میں ستر ہزار پر اور ہر پر میں ستر ہزار سر اور ہر سر میں ستر ہزار چہرے اور چہرے میں ستر ہزار منہ اور ہر منہ میں ستر ہزار زبان اور ہر زبان سے تسبیح کرتی ہے اللہ برتر کی ستر ہزار بولیوں میں اور لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس درود خواں کے لئے ثواب سب تسبیحوں کا۔

اور روایت ہے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص درود بھیجے مجھ پر جمعہ کے دن سو بار تو آوے گا وہ شخص قیامت کے دن ایسے نور کے ساتھ کہ اگر تقسیم کردیا جائے تو وہ نور ساری خلقت میں تو کافی اور بس ہو جائے سب کے لئے۔

بعض خبروں میں ہے کہ عرش کے پایہ پر لکھا ہے کہ جو مشتاق ہو گا میرا تو میں اس پر اپنی مہر کر دوں گا جو شخص سوال کرے گا تو میں اس کو دوں گا جو شخص نزدیکی چاہے گا میری طرف بوسیلہ درود بھیجنے کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تو میں بخش دوں گا اس کے گناہ اگرچہ گناہ اس کی سمندر کی جھاگ ہی کی طرح کیوں نہ ہوں۔

بعض صحابہ سے روایت ہے (اللہ تبارک و تعالیٰ ان سے راضی ہو) کہ کوئی ایسی مجلس نہیں کہ جس پر درود بھیجا جاتا ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مگر یہ کہ اس سے ایک پاکیزہ خوشبو اٹھتی ہے یہاں تک کہ پہنچ جاتی ہے اطراف آسمان تک پس کہتے ہیں فرشتے یہ وہ مجلس ہے کہ جس میں درود بھیجا گیا ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مذکور ہے بعض احادیث میں کہ جب کوئی مرد یا عورت مسلمان درود بھیجنا شروع کرتا ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تو کھولے جاتے ہیں اس کے لئے دروازے آسمان کے اور سراپردہ عرش تک پس نہیں رہتا باقی کوئی فرشتہ آسمانوں میں مگر یہ کہ درود بھیجتا ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور سب فرشتے استغفار کرتے ہیں اس مرد یا عورت مسلمان کے واسطے جب تک کہ اللہ پاک چاہے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اگر کسی کو کوئی مشکل پیش آجائے یا کوئی حاجت ہو تو اس کو چاہئے کہ بہت درود بھیجے مجھ پر اس واسطے کہ درود دور کرتا ہے سب اندوہوں اور غموں کو اور سخت سے سخت رنج کو اور زیادہ کرتا ہے روزیوں کو اور روا کرتا ہے حاجتوں کو اور روایت ہے بعض نیکو کاروں سے کلہ میرا ایک پڑوسی تھا جو کتابیں لکھا کرتا تھا وہ مر گیا میں نے

اس کو خواب میں دیکھا کہا میں نے کیا کیا اللہ پاک نے تیرے ساتھ معاملہ اس نے کہا مجھے تو بخش دیا میں نے اس سے کہا کہ کس سبب سےاس نے کہا کہ اس سبب سے کہ جب لکھتا تھا نام پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کسی کتاب میں تو درود بھیجتا تھا آپ پر پس دیں پروردگار نے مجھے وہ وہ چیزیں جو نہ تو آنکھوں سے دیکھیں نہ کانوں سے سنیں اور نہ ہی ان کا کھٹکا ہوا کسی آدمی کے دل پر

اور روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہیں ہوتا اس وقت تک پورا مومن جب تک کہ میں اس کی جان' مال' بیٹے' باپ اور سارے جہاں کے لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ آپ بجز میری جان کے ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں پس فرمایا حضرت عمرؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے عمرؓ تم پورے مومن نہیں ہو گے جب تک کہ میں تمہارے نزدیک تمہاری جان سے بھی زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں پس عرض کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے اتاری آپ پر کتاب کہ آپ میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں میرے نزدیک تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اب اے عمر پورا (مکمل) ہوا ایمان تمہارا۔

دوسری روایت میں ہے کہ پوچھا کسی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کب ہوں گا میں مومن اور ایک دوسری روایت میں ہے سچا مومن فرمایا جب تو دوست رکھے گا اللہ پاک کو فرمایا جب تو دوست رکھے اس کے رسول کو پھر عرض کیا گیا کیونکر معلوم ہو کہ میں دوست رکھتا ہوں اس کے رسول کو فرمایا جب پیروی کرے تو اس کی راہ کی اور عمل کرے تو اس کی سنت پر اور دوستی کرے تو بوجہ اس کی دوستی کے اور دشمنی کرے تو بوجہ اس کی دشمنی کے اور یاری کرے تو بوجہ اس کی یاری اور بدخواہی کرے تو بوجہ اس کی بدخواہی کے اور متفاوت ہوتے ہیں لوگ ایمان میں بقدر ان کے تفاوت کے میری دوستی میں اور متفاوت ہوتے ہیں لوگ کفر میں بقدر ان کے تفاوت کے میرے بغض میں۔

ہاں بے شک اس کو ایمان نہیں جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہیں ہاں اس کو ایما نہیں جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہیں بے شک اس کو ایما

نہیں جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے محبت نہیں۔

عرض کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض مومن فروتنی کرتے ہیں اور بعض نہیں کرتے۔کیا سبب ہے اس کا پس فرمایا آپ نے جس نے پائی اپنے ایمان میں حلاوت اس نے فروتنی کی اور جس نے نہ پائی حلاوت اس نے فروتنی نہیں کی پھر عرض کیا گیا کس طرح پائی جاتی ہے یا حاصل کی جاتی ہے یا پہچانی جاتی ہے حلاوت ایمانی فرمایا محبت کرنے کے ساتھ پھر عرض کیا گیا کیونکر پائی جاتی ہے محبت اللہ کی فرمایا محبت کرنے سے اس کے رسول کے ساتھ پس جستجو کرو رضامندی اللہ پاک کی اور رضامندی اس کے رسول کی محبت میں ان دونوں کی اور عرض کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کون ہیں آل آپ کے جن کے ساتھ محبت کرنے کا اور ان کی تعظیم اور ان کے ساتھ نیکی کرنے کا ہم کو حکم ہوا پس فرمایا آپ نے وہ لوگ جو دل کے صاف اور وعدہ کے پورے ہیں اور جو مجھ پر ایمان لائے اور مخلص ہوئے پھر عرض کیا گیا آپ سے کیا نشانیاں ہیں ان کی پس فرمایا وہ اختیار کرتے ہوں گے میری محبت کو اپنے ہر دوست کی محبت پر اور دل لگائے رہتے ہیں ہوں گے میرے ذکر کے ساتھ اللہ کے ذکر کے بعد اور دوسری روایت میں ہے کہ پہچان ان کی یہ ہے کہ وہ ہمیشہ میرا ذکر کرتے ہوں گے اور کثرت سے درود بھیجتے ہوں گے مجھ پر۔

اور عرض کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کون قوی ہے آپ پر ایمان لانے میں پس فرمایا جو ایمان لائے مجھ پر ورانحالیکہ نہ دیکھا ہو مجھ کو کیونکہ وہ ایمان لایا مجھ پر محض ایک شوق سے جو میرے ساتھ ہے اور سچی محبت سے جو میرے ساتھ ہے اور شناخت اس کے شوق و محبت کی یہ ہے کہ وہ دوست رکھے گا میرے دیدار کو بمقابلہ اپنی ساری ملکیت کے اور دوسری روایت میں ہے اور چاہے گا میرا دیدار زمین بھر سونے کے عوض ایسا شخص ایمان لانے میں پکا ہے اور خالص محبت کرنے والا ہے میرے ساتھ سچائی سے اور عرض کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ خبر دیجئے ان لوگوں کے درود کے متعلق جو بھیجتے ہیں آپ پر درود اور جو آپ سے غائب ہیں اور جو آئیں گے آپ کے بعد کیا حال ہے ان دونوں کا آپ کے نزدیک فرمایا میں خود سن لیتا ہوں درود اپنے اہل محبت کا اور پہچانتا ہوں ان کو اور پیش ہوتے ہیں میرے پاس درود نبر محبت والوں کے فرشتوں کے واسطے سے۔

فضیلت درود

شفاء القلوب کے ص ۱۹۰ سطر ۹ پر تحریر ہے اگر یہ درود پڑھا جائے تو قیامت کے دن میزان عدل میں سختی سے محفوظ رہے گا۔

اللهم صل علٰی سید نا محمد النبی الامی و
ازواجه امهات المومنین و ذریته و اهل بیته
کما صلیت علٰی سیدنا ابراهیم انک
حمید مجید ○

جمعہ کے دن بعد از نماز عصر یہ درود پاک ایک سو بار اخلاص و محبت سے پڑھا جائے تو اللہ تعالٰی اسی سالہ گناہ معاف فرمائے گا۔

اللهم صل علٰی سید نا محمد النبی الامی و
علٰی آله وسلم تسلیما ○

شب معراج کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک فرشتے کو دیکھا اس کے پر جلے ہوئے ہیں اور بازو ٹوٹے ہوئے ہیں آپ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت فرمایا تو جبرائیل علیہ السلام نے بتایا یا رسول اللہؐ یہ فرشتہ عزرائیل کے ماتحت ہے اللہ تعالٰی نے اسے ایک بستی میں بھیجا کہ وہاں ایک عورت کی جان قبض کر آئے یہ اس بستی میں پہنچا تو اس نے دیکھا کہ وہ عورت اپنی نوزاد بچے کو دودھ پلا رہی ہے اسے اس کی حالت دیکھ کر ترس آگیا اور چند لمحے حکم کی تکمیل میں رک گیا اللہ تعالٰی کی نگاہ غضب نے اس کے پر جلا کر رکھ دیئے حضور نے پوچھا کیا اس کی توبہ قبول نہیں ہو سکی حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بارگاہ رب العزت میں عرض کی تو اللہ جل جلالہ نے فرمایا اگرچہ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے مگر اس کی توبہ اس وقت تک قبول نہیں ہو گی جب تک یہ میرے محبوب پر دس بار درود نہیں پڑھ لیتا حضور نے اسے خوشخبری سنائی اس نے توبہ کرنے سے پہلے حضورؐ پر دس مرتبہ درود شریف پڑھا اور اللہ نے اس کو معافی دے دی

اور اصلی حالت میں آگیا۔

اگر کوئی دشمن تکلیف دے رہا ہو تو مظلوم کو چاہئے کہ یہ درود پاک جمعرات کو بعد از نماز عشا ایک ہزار بار پڑھے ہر تسبیح کے بعد تیں بار دعا کرے یاد رہے اس دعا کے دوران دشمن کی شکل کا تصور ذہن میں رکھے تو دشمن اپنے مذموم ارادوں میں ناکام رہے گا اس کام کو چاند کے آخری ایام میں ہفتے یا منگل کے روز بھی شروع کر سکتا ہے اور متواتر اس دن تک پڑھتا رہے جب تک دشمن تائب نہیں ہو جاتا درود پاک یہ ہے

اللهم صل علی سیدنا محمد النبی الامی و
علی آلہ وسلم یا رسول اللہ استجریک
فلاں ابن فلانه (یہاں دشمن کا اور اس کی والدہ کا
نام لے) فخدلی حقی منه ○

جناب مولانا محمد نبی بخش حلوائی شفاء القلوب ص ۲۰۲ سطر اپر تحریر فرماتے ہیں حضرت تلمسانی رحمتہ اللہ علیہ اپنے "محشی" کے صفحہ ساٹھ پر لکھے ہیں کہ جو شخص تین تین بار صبح و شام اس درود پاک کو پڑھتا ہے اس کے سارے گناہ مٹ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کی دعائیں قبول فرمائے گا اسے ہر کام میں فتح حاصل ہو گی جنت میں آل اور رسول اللہ کے قریب جگہ ملے گی جنت میں اعلیٰ درجات ملیں گے وہ درود یہ ہے۔

اللهم صل علی سیدنا محمد کلما ذکره
الذاکرون و سهی عن ذکره الغافلون ○

فاکہانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں اس درود پاک کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے جو شخص اس درود پاک کو ستر بار پڑھے گا اسے خواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت ہو گی حضور فرماتے ہیں جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ قیامت کے دن مجھے

پہچان لے گا حشر میں میری شفاعت کا حقدار ہو گا حوض کوثر پر میرے ہاتھ سے پانی پیئے گا اس درود پاک کو حاشیہ منزل سوم دلائل الخیرات میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد فی الارواح و
علی جسدہ فی الاجساد علی قبرہ فی
القبور وعلیٰ آلہ وسلم اللھم صل علیٰ
سیدنا محمد کلما ذکرہ الذاکرون اللھم
صلّ علیٰ سیدنا محمد کلما غفل عن
ذکرہ الغافلون ○

مندرجہ ذیل درود پاک کے متواتر پڑھنے سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے یہ درود کتاب مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں درج ہے۔

اللھم صل علیٰ محمد فی الارواح و صل
علیٰ جسد محمد فی الاجساد و صل
علیٰ قبر محمد فی القبور اللھم بلغ روح
محمد عنی تحیۃً وسلاماً ○

حضور نے اس درود پڑھنے والے کی شفاعت کو اپنے ذمہ لیا ہے

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد و انزلہ منزل
المقرب عندک یوم القیامۃ ○

یہ درود پاک چودہ ہزار درود پاک جیسا ایک ہے اسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے پتھروں پر نقش کیا تھا بعض اولیاء اللہ نے اس درود پاک کو تواتر سے وظیفہ بنایا ہے۔

حکایت

یہ واقعہ حصن حصین میں صحیح حدیث سے نقل کیا گیا ہے حضرت شیخ محمد رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "ہدایت المسلمین" میں بھی ذکر کیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک شخص کو ایک بڑی سخت حاجت درپیش ہوئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی اس شخص پر نظر شفقت فرمایا کرتے تھے ابن حنیف رضی اللہ عنہ کے سامنے اس شخص نے اپنی دکھ بھری کہانی بیان کی کہ چند روزی سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی نظر شفقت میں تبدیلی آگئی ہے اور وہ میری طرف التفات نہیں فرماتے ابن حنیف نے اس شخص کو ایک دعا پڑھنے کو کہا اور کہا اسے وسیلہ نبی پاک سے گڑگڑا کر مانگو انشاء اللہ تمام امور بہ حسن و خوبی انجام پائیں گے۔

وہ دعا کرنے کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دربار میں حاضر ہوا تو دربانوں نے اس کا استقبال کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بڑی شفقت سے اپنے پاس بٹھایا اور پوچھا تمہیں کوئی کام ہو تو بتاؤ اس نے جو بھی کام تھا عرض کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کر دیا وہ دوسرے دن نہایت مسرور ہو کر حضرت ابن حنیف کے پاس آیا اور آکر شکریہ ادا کر کے کہنے لگا آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس میری سفارش کی ہے انہوں نے میرا کام کر دیا ہے اور بے پناہ شفقت فرمائی ہے۔

حضرت ابن حنیف نے بتایا میں نے تو کوئی سفارش نہیں کی اور نہ ہی تمہارا ذکر کیا لیکن میں نے ایک بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ایک نابینے شخص کو دیکھا کہ وہ دربار رسالت میں حاضر ہوا اور اپنی حاجت بیان کرنے لگا یہ دعا حضورؐ نے اسے پڑھنے کو کہا تھا میں نے بھی تمہیں وہ دعا پڑھنے کو کہا ہے جس سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دل مہربان ہو گیا۔

حضرت ملا علی قادری شرح شفا (نسیم الریاض) میں لکھتے ہیں کہ یہ عمل ہر مشکل میں کام آتا ہے ابن حنیف اس دعا کو ہر کام کے لئے سکھایا کرتے تھے حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ "جذب القلوب" میں لکھتے ہیں جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی کا وسیلہ پکڑتا ہے وہ اپنا مطلب حاصل کر لیتا ہے حضور کی رحلت کے بعد صحابہ کرام اسی وسیلے سے

مشکلات حل کرتے تھے تابعین اور تبع تابعین کا بھی یہی عمل رہا اگر حضور کی زندگی کے بعد ندا جائز نہ ہوتی تو تابعین اور تبع تابعین کبھی ایسا کام نہ کرتے آثار السنن میں لکھا ہے اس میں ذرہ بھر شک نہیں کرنا چاہئے امام طبرانی نے کبریٰ میں یہی لکھا ہے یہ وظیفہ ہم قارئین کے لئے درج کرتے ہیں۔

دعائے معظم

اس دعاء معظم کو ترمذی شریف نسائی شریف اور حصن و حصین شریف میں بھی دیکھا جا سکتا ہے اس دعا کے آداب اور طریقہ میں یہ بات مزید لکھی ہوئی ہے

اگر کسی کو کوئی سخت ضرورت در پیش ہو تو اسے چاہئے کہ وہ وضو کرے اور پاک صاف ہو کر دو رکعت نوافل ادا کرے پھر اس دعا کو پڑھے۔

اے اللہ میں بیچارہ اور عاجز بندہ دلی درد کے ساتھ تجھ سے متوجہ ہوتا ہوں اور اس دعا کی لئے تیرے حبیب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو وسیلہ بناتا ہوں وہ نبی رحمت عاموں اور خاصوں کے لئے باعث رحمت ہے اسی کے وسیلے سے بے پناہ بخششیں عطا فرما اے اللہ کے حبیب! آپ بھی میری طرف توجہ فرمائیں میں آپ کے وسیلہ سے ہی اللہ سے التجا کرتا ہوں اے اللہ! مجھے تیرے نبی کا وسیلہ ہی کافی ہے اسی وسیلے سے ایک نابینا نے التجا کی تھی تو اسے بینائی عطا فرما دی۔ آمین ثم آمین

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو ضرورت یا مصیبت کے وقت درود سے پکارنا تو حدیث سے ثابت ہوا ہے اور یا عباد اللہ کی صدا لگانا بھی حدیث سے ثابت ہے۔

فان لرادعونا فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا

عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی

(ترجمہ) امداد کی ضرورت پڑے تو پکارا کرو اے اللہ کے بندوں میری امدا کو پہنچو! اس حدیث کو بیہقی نے بھی لکھا ہے ترمذی اور نسائی نے بھی بیان کیا ہے ابن حنیف نے حاکم سے اسے روایت کیا ہے۔

ایک دن نابینے نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس عرض کی یا رسول اللہؐ میری بینائی کے لئے دعا فرمائیں حضور نے فرمایا اگر صبر کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے نہیں تو مجھے دعا کرنی پڑے گی نابینے نے کہا حضور اگر آپ نے مجھے اختیار دیا ہے تو میں پھر عرض کروں گا کہ میرے لئے آپ بینائی کی دعا کریں حضور نے فرمایا جاؤ دور کہیں تنہائی میں چلے جاؤ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھو اور اللہ کے حضور یوں کہو۔

ان اعمیٰ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال یا رسول اللہ ادع اللہ ان یاتنی ضوء
قال ان شیئت صبرت فھو خیرلک
قالفادعه فافره ان یتو ضافیحسن وضوء
یصلی رکعتین و یدعوا بھذا الدعاءO

وہ نابینا گیا اور ایک تنہا جگہ پہنچ کر اسی طریقہ سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے اسے بینائی سے نوازا بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ حضورؐ کی موجودگی میں اور آپ کی زندگی میں ایسا سوال تو درست ہے مگر بعد از وفات تو ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

ہم اس کے جواب میں یوں کہتے ہیں کہ قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی معروف تصنیف کتاب الشفاء میں لکھا ہے اس حکم کا اطلاق بعد از وفات اور غائب میں بھی ہوتا ہے حضر نے فرمایا تھا یہاں سے دور چلے جاؤ اور کسی تنہا جگہ جہاں تم مجھے نہ دیکھ سکو وہاں جا کر دعا کرو اس سے ثابت ہوا کہ حضورؐ کی عدم موجودگی میں دعا قبول ہوئی تھی بلکہ حضورؐ سرور کائنات نے ہی یہ طریقہ سکھایا تھا حضورؐ کا ظاہر و باطن ایک ہی ہے حاضر و غائب حضورؐ کے لئے یکساں ہے۔

حضورؐ کی ظاہر زندگی کے بعد یہ عمل صحابہ کرام میں جاری رہا حضرت علامہ ابن حجر مکی نے اپنی کتاب الجواہر میں اس مسئلہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے جہاں کہیں زیارت مزار نبی کا

ذکر کیا ہے اس نابینے کا واقعہ بیان کیا ہے اگر حضورؐ اس نابینے کے لئے خود بھی دعا فرما دیتے تو بینائی مل جاتی مگر حضورؐ نے اسے دور جا کر اللہ کی بارگاہ میں وسیلہ مصطفیٰؐ کے ساتھ دعا مانگنے کا طریقہ سکھایا۔ آج تک اہل درد اپنی حاجت کے لئے حضورؐ کا وسیلہ اختیار کرتے ہیں اور دعا قبول ہوتے دیکھتے ہیں۔ شفاء القلوب ص ۲۰۴ سطر ۳

امام جلال الدین سیوطی خصائص کبریٰ میں فرماتے ہیں

علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ اپنی تالیف خصائص اکبریٰ میں ابو نعیم کی روایت سنن بیہقی سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں ابن حنیف رضی اللہ عنہ کے بھتیجے نے بتایا کہ جس شخص کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کام تھا اسے میں نے ہی دعا بتائی تھی جس سے اس کی مشکل حل ہو گئی تھی شرح دلائل الخیرات میں بھی یہ بتایا گیا ہے۔ یہ دعا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا معمول تھی حضرت امام جزری محدث رحمتہ اللہ علیہ نے حصن حصین میں لکھا ہے کہ یہ دعا ہر حاجت کے وقت پڑھنی چاہئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نابینے کو جو حدیثیں بتائی تھیں ان کو سامنے رکھا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ امام قسطلانی نے مواہب میں اس حدیث کے اور فوائد بیان فرمائے ہیں حضور کی شفاعت کی طلب لحات غم کی سختی کا حل اسی دعا سے ہوتا ہے۔
شفاء القلوب ص ۲۰۷ سطر ۱۰

مشکلات میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دستگیری

اس حدیث پاک میں دو قسم کی دستگیری اور امداد مانگنی ثابت ہوتی ہے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ خدا سے امداد طلب کی جائے اور حضور کا وسیلہ لیا جائے دوسری بات یہ ہے کہ حضور سے براہ راست دستگیری حاصل کی جائے اس حدیث میں تقضی لی کے الفاظ اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ اس امر دشوار کو حل کیا جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک انک لتهدی الی صراط المستقیم آپ ہی سیدھے راستے کی راہنمائی فرمانے والے ہیں حالانکہ حقیقی طور پر ہادی اللہ کی ذات ہے جو فرماتا ہے لا تهدی من احببت (یعنی آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں فرما

سکتے) اور پھر ومارمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ یعنی آپ نے نہیں ماریں ہم نے وہ کنکریاں ماریں ہیں۔ قرآن پاک میں ہے مجازی طور پر استاد اپنے شاگرد کو ہدایت دیتا ہے اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ہدایت کا وسیلہ استاد کی ذات گرامی ہے انبتت البقل الربیع (وہ کسان ربیع کی فصلیں اگاتا ہے) حالانکہ حقیقی طور پر فصلیں اگانے والا تو اللہ کریم ہے معنویون کے لفظ سے حضور کی دستگیری واضح ہوتی ہے فقیروں کی امداد قیدیوں کی رہائی سب کی سب حضور کے اختیار میں ہے۔ اولیاء اللہ پاک کی بارگاہ سے دامن مراد بھرتے ہیں وہ کمان سے نکلا ہوا تیر واپس لانے کی قدرت رکھتے ہیں۔

اس نظریہ کی تائید میں وہابیوں کے امام اسمٰعیل دہلوی بھی اپنی کتاب "صراط مستقیم" میں لکھتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ میرے پیرو مرشد کو نقشبندی سلسلہ کے امام حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندیہ اور قادریہ طریقہ کے بانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے بیک وقت فیض بخشا۔ اس نے اس کتاب کے آخر میں یہ بھی لکھا ہے کہ اولیاء اللہ اندھیروں کو نور سے بدل دیتے ہیں "صراط مستقیم" کے صفحہ ۱۱۳ پر لکھتے ہیں کہ جب ولی کامل ہوجاتا ہے تو اس کے اندر اللہ کی صفات نمایاں ہونے لگتی ہیں اس مقام پر اسے اللہ کہہ کر پکارنا بھی درست ہے اگر وہ یہ کہے کہ میرے دامن میں خدا ہے تو اسے حق ماننا چاہئے نواب صدیق حسن خان بھوپالی اپنی تصنیف "نفح الطیب" میں اپنے استاد قاضی شوکانی سے دستگیری حاصل کرتے ہیں اور امداد کے لئے فریاد کرتے ہیں۔

اہل رائے ارباب سنت سے جھگڑا کرتے ہیں اے میرے شیخ میری امداد کو پہنچو اے قاضی شوکانی میری مدد فرماؤ۔

وحید الزمان (غیر مقلد) اپنی کتاب ہدیہ مہدی میں لکھتے ہیں غیر اللہ سے مدد مانگنا قرآن و حدیث سے ثابت ہے تعاونوا علی البر و التقویٰ نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی امداد کرو ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان گناہوں پر ایک دوسرے سے تعاون نہ کرو۔ اولیاء اللہ مظہر عون الٰہی ہوتے ہیں تفسیر عزیزی میں لکھا ہے اللہ کی امداد ولیوں کی معرفت آتی ہے نابینے کی حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضور کے وسیلے سے پکارنا اور حضور کی عدم موجودگی میں پکارنا جائز ہے۔

ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ نے حرز ثمین میں لکھا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی رحمت برسانے کے لئے ہر مقام پر حاضر ہیں اور ناظر ہیں۔ بعد از وفات بھی امت کی فریادیں سنتے ہیں آپ کی روح بخشش کے لئے توجہ فرماتی ہے اس زمانے میں حضور کو السلام علیک یا رسول اللہ کر کے خطاب کرنا جائز ہے تشہد میں ایسا خطاب ہی مروج ہے۔

بحرالرائق نے درمختار سے نقل کیا ہے کہ اپنی خواہش کے اظہار پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں صلوٰۃ و سلام پیش کریں ان اللہ ملٰئکتہ میں صلوٰۃ و سلام کی تاکید فرمائی گئی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنا اور اپنے فرشتوں کا معمول بتایا ہے پھر اپنی بندوں کو تاکید فرمائی ہے کہ میرے حبیب پر صلوٰۃ و سلام پڑھیں کتاب الشفاء میں قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہر وقت صلوٰۃ و سلام پڑھنا چاہئے ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ "نسیم الریاض" شرح کتاب الشفاء میں لکھتے ہیں کہ ہر مسلمان کو یہ عقیدہ رکھنا چاہئے کہ حضور اکرم کی روح پاک ہر مسلمان کے گھر میں تشریف لاتی ہے اس لئے صلوٰۃ و سلام پڑھنے والوں کی آواز حضور تک بلاواسطہ پہنچتی ہے۔

اسی طرح اقطاب و اولیاء کو پکارنا جائز ہے وہ نائبان رسول ہیں وہ ہر مشکل میں کام آتے ہیں حضور نبی کریم کی یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ بزرگان دین کو مشکل کے وقت دور سے پکارنا اور ان کی دستگیری حاصل کرنا اہل اللہ کا نہ صرف طریقہ ہے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہے۔

زید بن یحییٰ نے عتبہ بن غزوان سے اور اس نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے اور انہیں کسی امداد کی ضرورت ہو تو تم کسی ایسی سرزمین میں ہوں جہاں تمہارا کوئی یارومددگار نہ ہو تو تم پکارا کرو! اے اللہ کے بندو! میری مدد کو پہنچو۔ اے اللہ کے بندو میری مدد کو پہنچو۔ اے اللہ کے بندو میری مدد کو پہنچو یاد رکھو اللہ کے ایسے افراد موجود ہوتے ہیں جنہیں عام نظریں نہیں دیکھ سکتیں اور وہ امداد کو پہنچتے ہیں۔

صاحب حصن حصین نے اس عمل کو مجرب کو بتایا ہے یہ حدیث عتبہ بن غزوان نے روایت کی ہے اسے حصن حصین کے علاوہ ابن عباس نے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی

روایت کی ہے انہوں نے مزید وضاحت فرمائی ہے کہ حضور نے ہمیں یقین دلایا کہ جس شخص کی کوئی چیز گم ہو جائے اور کسی بیابان میں اکیلا اور بے یارومددگار ہو اور اسے مشکلات کا سامنا ہو تو وہ زور سے ندا کرے اور تین بار اللہ کے بندوں کو فریاد کرے اللہ کے ایسے بندے جو نظر نہیں آتے امداد کو پہنچتے ہیں۔

یہ بات صاحب حصن حصین نے بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ یہ عمل کرنے میں جنگل بیابان کا ہونا ضروری نہیں شہر میں بھی یہ عمل کیا جا سکتا ہے حضرت ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ "حرز ثمین" میں فرماتے ہیں یہ حدیث مرفوع ہے اور صحیح ہے بہت سے مشائخ نے اس عمل کو مجرب بتایا ہے حضرت امام نووی رحمتہ اللہ نے اپنی دعوات میں ایک امام سے بیان کیا ہے کہ ہمارے شیخ کبیر ایک دفعہ ایک جنگل میں سفر کر رہے تھے ان کے ہاتھ سے انکا خچر چھوٹ کر جنگل میں بھاگ گیا وہ اس کے پیچھے دوڑے مگر وہ دور نکل گیا ساری تدابیر بیکار ثابت ہوئیں انہوں نے اس حدیث پر عمل کیا تو خچر کو کوئی خچر گھیر کر آپ کے پاس لے آئی اس کے بعد وہ خچر اتنا اصیل ہوا کہ کبھی سرکشی نہ کی۔

حضرت امام نووی فرماتے ہیں یہ اللہ کے بندے رجال الغیب ہیں جو اولیاء اور اوتاد کا رتبہ رکھتے ہیں یہ اللہ کے بندے ہماری نظروں میں نہیں آتے لیکن وہ سارے جہاں میں پھرتے ہیں اور دادرسی کرتے ہیں یہ اللہ کے شیر دور و نزدیک کی ندائیں سنتے ہیں اور مظلوموں کی امداد کرتے ہیں وہ اپنی قوت پرواز سے جہاں جائیں آن کی آن میں پہنچ جاتے ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ نے اپنی معروف کتاب حجتہ اللہ البالغہ میں لکھا ہے کہ یہ اللہ کے بندے رجال الغیب ملائکہ کی طرح خاص مراتب پر فائز ہوتے ہیں اور اسی طرح ان کی شان اور قدر ہوتی ہے وہ مومنوں کے کام کرتے ہیں ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں نیکیوں میں اضافہ کرنے کے لئے دلوں میں الہام کرتے ہیں شاہ اسمٰعیل دہلوی نے اپنے رسالے منصب امامت میں لکھا ہے ان رجال الغیب کا ایک فرد ہزاروں انسانوں کی داد رسی کرتا ہے اور ہزار ہا مقامات پر تصرف فرماتے ہیں حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ ابن عدی سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے اس حدیث کی سند حضرت علی علیہ السلام سے ملائی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جعفر طیار رضی اللہ عنہ کو جو جنگ

موتہ میں شہید ہوئے تھے فرشتوں کے ایک مجمع کے ساتھ پرواز کرتے ہوئے دیکھا یہ فرشتے حبشہ میں بشارتیں دے رہے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن تمام اصحابی حضور کی مجلس میں بیٹھے تھے حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت اسماء بھی پاس ہی پردے میں بیٹھی ہوئی تھیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی غائبانہ آواز کے سلام کا جواب دیا آپ نے بی بی اسماء کو بتایا کہ حضرت جعفر نے سلام بھیجا ہے وہ حضرت جرائیل اور میکائیل کے ساتھ سیر کر رہے تھے جب میرا بازور کاٹا گیا تو میرے دائیں ہاتھ میں جھنڈا تھا پھر میں نے اسے بائیں ہاتھ میں پکڑ لیا وہ بھی کٹ گیا تو میں نے اپنی گردن میں رکھ کر جھنڈے کو بلند رکھا میری اس ادا کو اللہ تعالیٰ نے اتنا پسند فرمایا کہ اب مجھے جرائیل و میکائیل کے ساتھ پرواز کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

یہ لوگ دنیا کی باتیں سنتے ہیں اور فرشتوں کی طرح مراتب حاصل کرتے رہتے ہیں ہماری نگاہیں انہیں دیکھ نہیں سکتیں وہ ہمارے حالات سے واقف ہوتے ہیں جس طرح ملائکہ دنیا کے امور میں اپنی قوت کا مظاہرہ کرتے ہیں اسی طرح ایسے لوگ دنیا کے معاملات میں اثر انداز ہوتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لن للہ عباد اللہ کے کچھ بندے ہوتے ہیں لا نری لہم جنہیں دیکھا نہیں جاتا۔ ان بندوں سے یہی لوگ مراد ہیں۔

حضرت نظامی گنجوی رحمتہ اللہ علیہ نے مخزن اسرار میں لکھا ہے کہ اولیاء اللہ کے آسمان کے نیچے کام کرتے ہیں وہ عام لوگوں کی طرح نہیں کرتے وہ قبروں میں رہتے ہوئے تمام کائنات ارضی کی سیر کرتے رہتے ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ نے شرح مشکوٰۃ میں باب زیارت قبور میں لکھا ہے کہ چار ولی اللہ اپنی قبروں میں بھی زندہ ہیں ایک حضرت معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ' دوسرے حضرت عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ' تیسرے حضرت موسیٰ کاظم رحمتہ اللہ علیہ (مگر چوتھے کا علم نہیں ہو سکا) مولوی اسماعیل دہلوی نے اولیاء اللہ کے تصرف کی بات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ان کے پیر و مرشد کو قادریوں اور نقشبندیوں سے بیک وقت روحانی فیض ملا تھا۔ سید احمد بریلوی کو حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند اور حضرت جناب شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے فیض

بخشا تھا۔

صراط مستقیم میں اسمٰعیل دہلوی نے یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ اولیاء کرام فرشتوں کی طرح تصرف فرماتے ہیں بعض ملاً الاعلیٰ کی طرح کام کرتے ہیں مدبرات فی الامر کی طرح امور دنیا کو طے کرتے ہیں۔

صراط مستقیم میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اولیاء اللہ اپنے آپ سے فانی ہوتے جاتے ہیں مگر اللہ سے باقی ہوتے ہیں انہیں غیب سے امداد حاصل ہوتی ہے اللہ کے فضل کی بارشیں ہوتی ہیں جس طرح ایک شہنشاہ اپنے نائب کو وسیع اختیارات سے نوازتا ہے اور اسے لوگوں کو سزا دینے اور انعامات سے نوازنے کے پورے پورے اختیارات ہوتے ہیں شہنشاہ نے اسے پورے پورے اختیارات دیئے ہیں اگر کوئی ولی اللہ دعویٰ کرے کہ میرا کابل سے بحیرہ قلزم تک اختیار ہے تو درست ہے وہ یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ اللہ کا یہ ملک میرے زیر نگیں ہے اللہ نے مجھے اختیارات دیئے ہیں کہ میں اس کا انتظام وانصرام کروں اس ظاہری دنیا میں اور عالم برزخ میں اس کا پورا پورا اختیار دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق سے اپنے ولیوں کو منتخب کیا ہے۔

کتاب صراط مستقیم میں شاہ اسماعیل دہلوی ایک ۱۰۰ ایک صفحہ پر لکھتے ہیں کہ عرش سے فرش تک تمام مخلوق خدا اولیاء کرام کے تصرف میں ہے اولیاء اللہ ملائکہ کے اختیارات رکھتے ہیں بعض تو ملاء الاعلیٰ کی طرح دلوں پر حکومت کرتے ہیں اور مخلوق خدا کے کام سنوارتے ہیں بعض تدابیر کر کے ضرورت مندوں کی حاجت روائی کرتے ہیں نگرانی کرتے ہیں بعض رزق کی تقسیم کرتے ہیں بعض بارشیں برساتے ہیں بعض طوفانوں کی نگرانی کرتے ہیں بعض رحم مادر میں مخلوق کی پرورش کے نگران ہیں ہم نے جن ملائکہ کا اوپر بیان کیا ہے بعض ملاء الاعلیٰ اور مدبرات یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی رضا میں تمام ملکوں میں کام کرتے ہیں زمین و آسمان کی مخلوق کی حاجت روائی کرتے ہیں جونہی کوئی پکار کرتا ہے اس کی فریاد کو پہنچتے ہیں۔ جس طرح ملک الموت جان قبض کرنے پر مقرر ہے اور وہ ایک لمحہ میں لاکھوں جانیں قبض کر لیتا ہے اس مصروفیت کے باوجود ذکر الٰہی میں بھی کمی نہیں آنے دیتا یہ دونوں کا بیک وقت ہوتے ہیں ایک کام دوسرے فریضہ مین حارج نہیں ہوتا ایسے ہی ایک فرشتہ انسانوں کے دلوں میں الہام کرتا رہتا ہے حضرت میکائیل سارے جہاں پر فیض کی بارشیں برساتا رہتا ہے۔

"مشرق و مغرب کی فریادیں بھی بغداد پہنچتی ہیں لیکن ذکر الٰہی بھی جاری رہتا ہے حضرت شاہ نقشبند بہاء الدین بخاری' حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی' حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمتہ اللہ علیہ کا حکم چار دانگ عالم میں چلتا ہے یہ ملاء الاعلیٰ کی طرح اپنے بلند رتبہ کے ساتھ کام کرتے ہیں ان کے خلفا و مرید مدبرات کی طرح عام مریدوں کی حاجت روائی کرتے رہتے ہیں "صراط مستقیم" کے آخریں حصہ میں اسماعیل دہلوی اس موضوع پر تفصیل کے ساتھ گفتگو کرتے ہیں"

یہ لوگ حضور کے امتی اتباع کرنے والے ہیں اگر ان لوگوں کا یہ تصرف ہے یہ اختیارات ہیں تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اختیارات و درجات کا کیا مقام ہو گا۔ بخارا سے حضرت بہاء الدین بغداد سے حضرت عبدالقادر جیلانی فیض رسائی کیلئے سید احمد بریلوی پر جھگڑتے رہے یہ جھگڑا ایک ماہ رہا آخر کار دونوں اس بات پر راضی ہوئے کہ دونوں فیض سے نوازیں دونوں نے مل کر توجہ فرمائی تو قادری اور نقشبندی فیض میرے پیرو مرشد سید احمد بریلوی کو ملا ایسے ہی حضرت بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ قبر میں بیٹھ کر امداد فرماتے ہیں۔

اسماعیل دہلوی کے مندرجہ بالا خیالات سے واضح ہوتا ہے کہ ایک تو دونوں بزرگ کو بغداد اور بخارا میں ہوتے ہوئے یہ علم ہوا کہ ہندوستان میں ایک بزرگ سید احمد بریلوی نامی جو اسماعیل دہلوی کا مرشد ہے خود ابھی تک بے مرشد ہے اسے بیعت کیا جانا چاہئے پھر دونوں اپنی افتاد طبع کے لحاظ سے اکٹھے ہندوستان آپہنچے اور اتنی طویل مسافت کو طے کر آئے ایک بغداد مین دوسرا بخارا اور بیک وقت آئے وہ دونوں ایک دوسرے کے پروگرام' رفتار اور اوقات سے اچھی طرح واقف تھے انہیں سماعت ادراک شعور اور تصرف کے اختیارات حاصل تھے اور دونوں میں برابر برابر اگر ایسا نہ ہوتا تو ایک دوسرے سے یقیناً" پیچھے رہ جاتا ایک دوسرے کے پروگرام سے ناواقف ہوتا ایک بات یہ بھی واضح ہوجاتی ہے کہ ان بزرگوں کا مرید جہاں کہیں بھی ہو اس تک رسائی ہوتی ہے اور اس کے پوشیدہ حالات کی خبر ہوتی ہے ایک اور بات جو سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنی توجہ سے فیض بخشتے ہیں پھر یہ بزرگ قبروں میں ہوتے ہوئے بھی فیض بخشتے ہیں اسماعیل دہلوی کے مرشد کی طرح ہزاروں حضرات اس فیض سے فیضیاب ہوتے ہیں اور یہ بزرگ کائنات ارضی کے شہرون قصبوں میں اپنے عقیدت مندوں کو آسانیاں مہیا کرتے رہتے ہیں۔

حضرت جناب عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب فتوح الغیب کے چوتھے مقالے میں لکھا ہے کہ بارش سے کھیت سرسبز ہوتے ہیں لوگوں کی بیماریوں اور تکلیفوں میں کمی ہوتی ہے اسی طرح بزرگوں کی توجہ سے بیماریوں اور مصائب کا حل ہوتا رہتا ہے۔ اسماعیل دہلوی اپنی کتاب منصب امامت میں لکھا ہے کہ شام میں چالیس ابدال ایسے رہتے ہیں جو مخلوق خدا کی حاجتیں پوری کرتے رہتے ہیں نبی اور ولی سے امداد طلب کرنا عرفان الٰہی کی نشانی ہے کیونکہ یہ مظہر عون خداوندی ہے۔

مسلم شریف میں سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک حدیث بیان کی گئی ہے اور اس حدیث کو ربیعہ نے بیان کیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم جو چاہتے ہو مجھ سے مانگو قرآن پاک میں آیا ہے الا ان اغنٰہم اللّٰہ ورسولہ من فضلہ اللہ اور اس کے رسول نے ان لوگوں کو غنی بنا دیا اس آیت کریمہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول لوگوں کو غنی بناتا ہے یہ اوصاف خداوندی اللہ کے عطا کردہ ہیں۔

اسماعیل دہلوی جیسا وہابی بھی ان کمالات کا اقرار کرتا ہے اور صراط مستقیم میں بزرگوں کے کاموں کو اللہ کا کام قرار دیتا ہے وحدت الوجود کے سلسلہ میں وہ لکھتا ہے کہ لیس فی جبتی سوا اللّٰہ (میرے دامن میں سوائے اللہ کے کچھ نہیں) پھر یہ بھی لکھتا ہے کہ اناالحق کہنا جائز ہے انی انا اللّٰہ میں اللہ ہوں تو فرشتے کی آواز تھی فرشتے نے اپنے آپ کو اللہ کہہ کر موسیٰ کو مخاطب کیا تھا تو اولیاء اللہ ایسے مقام پر انا الحق کہہ لیں تو کون سی تعجب کی بات ہے وہابیوں کا یہ امام ایسے عقائد کی تبلیغ کرتا ہے مگر عام وہابی اولیاء اللہ کے صفات کے قائل نہیں اور مسلمانوں کے پیر پرستی کے طعنے دیتے رہے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مندرجہ بالا درود پاک پڑھنے والے کے لئے اپنی شفاعت واجب قرار دی ہے اللھم صل علی سیدنا محمد انزلہ المنزل المقرب عندک یوم القیامۃ شفاء القلوب ص ۲۰۸ سطر ۳

حکایت

ایک غم زدہ عورت ایک ولی کے پاس حاضر ہوئی اور فریاد کرنے لگی کہ میری لڑکی فوت ہو

گئی ہے اس کے درد و غم میں مجھے چین نہیں آتا۔ میری ایک ہی بیٹی تھی میں اس کی جدائی میں ہر وقت تڑپتی رہتی ہوں میرے گلستان زندگی میں خزاں آ گئی ہے مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جس سے میں اپنی بیٹی کو ایک نظر دیکھ لوں۔ ولی اللہ نے اسے ایک وظیفہ بتایا ایک رات وہ لڑکی اسے خواب میں نظر آئی وہ سخت عذاب میں تھی اس کے ہاتھوں میں زنجیریں اور پاؤں میں بیڑیاں پڑی ہوئی تھیں۔ صبح ماں اسی ولی اللہ کے پاس آئی اور رو کر کہنے لگی میری بیٹی تو سخت عذاب میں ہے مجھے کوئی علاج بتائیے ولی اللہ نے کہا کہ اللہ کی راہ میں صدقہ دو کچھ عرصہ کے بعد اس ولی اللہ کو وہ لڑکی دکھائی دی اس کی شکل نورانی حوروں کی طرح تھی اور حوروں کے اجتماع میں خوش خوش گھوم رہی تھی وہ اپنی محبوبی اور حسن و جمال میں کمال رکھتی تھی اور جنت کے مختلف باغات میں سیر کر رہی تھی اس ولی نے پوچھا تم کون ہو! اور کس کی بیٹی ہو اس نے حقیقت حال بیان کرتے ہوئے کہا حضور میں اسی عورت کی بیٹی ہوں جسے آپ نے صدقہ دینے کا حکم دیا تھا جو مجھے خواب میں عذاب میں دیکھ کر چیخ اٹھی تھی میری طرح ایک سو پچاس اور گناہگار ایسے ہی عذاب میں مبتلا تھے ایک دن ایک نیک انسان ہمارے قبرستان سے گذرا۔ اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھا اور اہل قبرستان کو بخشا اس درود پاک کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے عذاب ختم کر دیئے۔

جو شخص مندرجہ ذیل درود شریف گیارہ سو گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرے گا اس پر آگ اثر نہیں کرے گی۔

اللھم صل علی سید الخلایق و افضل
البشرو شفیع الامۃ یوم الحشر و النشر
بعدد کل معلوم لک ○

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے شوق میں جو شخص تین بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دے گا یہ حدیث بخاری اور مسلم میں لکھی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک درود کے بدلے میں دس نیکیاں حاصل ہوتی ہیں۔ یہ بے پناہ مفید ثابت ہوا ہے دنیا میں جتنے سودے ہیں ان میں اتنا نفع کسی میں نہیں ہوتا جتنا کہ اس وظیفہ پاک

میں ہے ایک بار پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ اے تاجران دنیا اور اے سوداگران جہاں۔ اٹھو! اور اس مال عزیز میں تجارت کی بنیاد ڈالو! اس سوداگری میں نفع ہی نفع ہے پھر نفع بھی دس گنا!

لوگ کیمیا گری سیکھنے کے لئے عمریں ضائع کر دیتے ہیں اگر انہیں اس اکسیر اعظم کے حقائق پر یقین آجائے تو وہ مالا مال ہو جائیں سرکار دو عالم کی محبت سارے اکسیروں سے اعلیٰ ہے یاد رکھو! یہ زندگی دوبارہ نہیں ملے گی۔ اسے غنیمت شمار کریں فقراء اور مساکین کے لئے بھی درود پاک ایک خوشخبری ہے خاص وہ فقراء جو (حصروا فی سبیل اللہ میں ہیں لا یستطیعون ضربا فی الارض اور انہیں زمین کی سیر کی استطاعت نہیں ہے) حضور کا اعلان رحمت فقرا کے لئے کتنا دل کش ہے یا معشر الفقرا اصبرو لحتٰی تلقو نی علی الحوض لول مرۃ و نزد علی اے فقیرو! صبر کرو حوصلہ کرو تم مجھے حوض کے کنارے ملنے والے ہو اور میرے پاس اکٹھے ہونے والے ہو۔

یاد رہے کہ فقیروں کے لئے حکم ہے کہ وہ اگر بلند آواز سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں تو ان کا مقام مجاہد فی سبیل اللہ سے کم نہیں اور درود پاک کی تاثیر اتنی سریع الاثر ہے کہ اگر بیٹھا شخص پڑھے گا تو کھڑا ہونے سے پہلے بخشا جائے گا اگر سونے سے پہلے پڑھے گا تو جاگنے سے پہلے بخشا جائے گا وہ درود یہ ہے اور اسے دلائل الخیرات میں بھی لکھا گیا ہے۔

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آلہ وسلم ○

صلوا علی خیرلا نام محمد !!
ان الصلواۃ علیہ نور یعتقدو !
من کان صل قاعدا یغفرلہ !
قبل القیام للحساب یعجلوا !
وکذاک ان صل علیہ قاعدا !
یغفرلہ قبل القعود و یرشد !

مالاح فی الافاق نجم القرقد !
صلی اللہ علیہ ، وجل جلالہ

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد صلوٰۃ الکرم
بھا مثوابھم و تشرف بھا عقبہ و تبلغ بھا
یوم القیامتہ بناہ ورضاہ ھدہ الصلوٰۃ
تعظیماً تحقق یا محمد صلی اللہ علیہ
وسلم○

یہ درود پاک سات جمعے ہر جمعہ کے دن سات سات بار پڑھنے سے اللہ کے حبیب کی شفاعت واجب ہو گی اس حدیث کو امام سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے مرفوع لکھا ہے۔

حکایت

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی والدہ ماجدہ کو لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ وقت نماز عشاء سے تھوڑا سا پہلے تھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ سے کچھ گفتگو فرمائی اور جب حضرت ابوبکرؓ رخصت ہونے لگے تو حضور نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے حضرت ابوبکر نے عرض کی یا رسول اللہ سب خیر و عافیت ہے مگر میں درخواست لے کر آیا ہوں کہ آپ دعا فرمائیں کہ میری والدہ دولت ایمان حاصل کر لے حضور نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی اس ضعیفہ نے اسی وقت اپنی لب ہلائے اور اسی وقت کلمہ شہادت بلند آواز سے پڑھا لوگ کہتے ہیں اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ کی والدہ کا معمول رہا کہ جب نیند سے بیدا ہوتیں تو کلمہ شہادت پڑھتیں اور کہتیں اس حکم کی بدولت مجھے دولت ایمان ملی ہے۔

سبحان اللہ وہ کیا خوش قسمت لوگ تھے کہ سوتے وقت حضور کو حالت کفر میں دیکھتے صبح کے وقت اٹھتے تو دولت ایمان سے مالا مال ہو کر حضور کا چہرہ انور دیکھتے حضرت ابن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی ایک تصنیف میں بیان کیا ہے کہ کسی شخص کو خواب میں ایک نیک مرد نظر آیا اس کی حالت پوچھی گئی تو اس نے بتایا مجھے اللہ تعالیٰ نے اس وقت بخش دیا جب میرے گناہ تولے

جا رہے تھے مگر درود پاک نے میری نیکیوں کا پلڑا بھاری کر دیا اللہ نے حکم فرمایا اس شخص کا مزید حساب نہ لو اسے جنت میں لے جاؤ درود پاک کے مقابلہ میں گناہوں کی کیا حیثیت ہے! مندرجہ بالا درود پاک کی فضیلت میں ایک یہ بات بھی کہی جا سکتی ہے کہ اس درود پاک کو ایک بار پڑھنے والا ایک ہزار بار درود پڑھنے کے برابر ہے۔ شفاء القلوب ص ۲۲۰ سطر ۳

خاص خاص درود کے خاص خاص فضائل کے بیان میں

حضرت عبدالرحمنؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت کعبؓ کی ملاقات ہوئی وہ فرمانے لگے کہ میں تجھے ایک ایسا ہدیہ دوں جو میں نے حضور سے سنا ہے میں نے عرض کیا ضرور مرحمت فرمائیے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر درود کن الفاظ سے پڑھا جائے یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتلا دیا کہ آپ پر سلام کس طرح بھیجیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح درود پڑھا کرو (اللھم صل سے اخیر تک) یعنی اے اللہ درود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر اور ان کی آل پر جیسا کہ آپ نے درود بھیجا حضرت ابراہیمؑ پر اور ان کی آل (اولاد) پر' اے اللہ بے شک آپ ستودہ صفات اور بزرگ ہیں۔ اے اللہ نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر اور ان کی آل (اولاد) پر جیسا کہ برکت نازل فرمائی آپ نے حضرت ابراہیمؑ پر اور ان کی آل (اولاد) پر بے شک آپ ستودہ صفات اور بزرگ ہیں۔

ہدیہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ ان حضرات کے ہاں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین مہمانوں اور دوستوں کے لئے بجائے کھانے پینے کی چیزوں کے بہترین تحائف اور بہترین ہدیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر شریف حضورؐ کی احادیث کے حالات تھے ان چیزوں کی قدر ان حضرات کے ہاں مادی چیزوں سے کہیں زیادہ تھی جیسا کہ ان کے حالات اس کے شاہد عدل ہیں اسی بنا پر حضرت کعبؓ نے اس کو ہدیہ سے تعبیر کیا۔ یہ حدیث شریف بہت مشہور ہے اور حدیث کی سب کتابوں میں بہت کثرت سے ذکر کی گئی ہے اور بہت صحابہ کرام سے مختصر اور مفصل الفاظ میں نقل کی گئی ہے۔ علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں اس کے بہت طرق اور مختلف الفاظ نقل کئے ہیں۔ وہ ایک حدیث میں حضرت حسنؓ سے مرسلاً" نقل کرتے ہیں کہ جب آیت شریفہ ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! سلام

تو ہم جانتے ہیں کہ وہ کس طرح ہوتا ہے۔ آپ ہمیں درود شریف پڑھنے کا کس طرح حکم فرماتے ہیں تو حضورؐ نے فرمایا کہ اللھم اجعل صلواتک و برکاتک الخ۔ پڑھا کرو۔ دوسری حدیث میں ابو مسعود بدری سے نقل کیا ہے کہ ہم حضرت سعد عبادہؓ کی مجلس میں تھے کہ وہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم تشریف لائے حضرت بشیرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ جل شانہ نے ہمیں درود پڑھنے کا حکم دیا ہے پس ارشاد فرمائیے کہ کس طرح آپ پر درود پڑھا کریں حضور نے سکوت فرمایا یہاں تک کہ ہم تمنا کرنے لگے کہ وہ شخص سوال ہی نہ کرتا۔ پھر حضور نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو اللھم صل علٰی محمد و علٰی آل محمد الخ۔ یہ روایت مسلم و ابوداؤد وغیرہ میں ہے۔ اس کا مطلب کہ ہم اس کی تمنا کرنے لگے یہ ہے۔ کہ ان حضرت صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین کو غایب محبت اور غایب احترام کی وجہ سے جس بات کے جواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو تامل فرمانا پڑا۔ بعض روایات سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے طبری کی روایت سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے سکوت فرمایا یہاں تک کہ حضور پر وحی نازل ہوئی۔ مسند احمد و ابن حبان وغیرہ میں ایک اور روایت سے نقل کیا ہے کہ ایک صحابی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور کے سامنے بیٹھ گئے۔ ہم لوگ مجلس میں حاضر تھے ان صاحب نے سوال کیا یا رسول اللہ! سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے۔ جب ہم نماز پڑھا کریں تو اس میں آپ پر درود کیسے پڑھا کریں حضور نے اتنا سکوت فرمایا کہ ہم لوگوں کی یہ خواہش ہونے لگی کہ یہ شخص سوال ہی نہ کرتا۔ اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا کہ جب نماز پڑھا کرو تو یہ درود پڑھا کرو۔ اللھم صل علٰی محمد الخ۔

ایک اور روایت میں عبدالرحمٰن بن بشیرؓ سے نقل کیا ہے۔ کسی نے عرض کیا' یا رسول اللہ! اللہ جل شانہ نے ہمیں صلوٰۃ و سلام کا حکم دیا ہے' سلام تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے آپ پر درود کیسے پڑھا کریں؟ تو حضور نے فرمایا یوں پڑھا کرو اللھم صل علٰی آل محمد ۔ ملٰئکتہ یصلون علی النبی الایتہ نازل ہوئی تو ایک صاحب نے آکر عرض کیا' یا رسول اللہ! سلام تو ہمیں معلوم ہے۔ آپ پر درود کیسے پڑھا کریں تو حضور نے ان کو درود تلقین فرمایا۔ اور بھی بہت سی روایات میں اس قسم کے مضمون ذکر کئے گئے ہیں اور درودوں کے الفاظ

میں اختلاف بھی ہے جو اختلاف روایات میں ہوا ہی کرتا ہے۔ جس کی مختلف وجوہ ہوتی ہیں۔ اس جگہ ظاہر یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مختلف صحابہ کو مختلف الفاظ ارشاد فرمائے تاکہ کوئی لفظ خاص طور پر واجب نہ بن جائے۔ نفس درود شریف کا وجوب علیٰحدہ چیز ہے جیسا کہ فصل رابع میں آ رہا ہے اور درود شریف کے کسی خاص لفظ کا وجوب علیٰحدہ چیز ہے کوئی خاص لفظ واجب نہیں یہ درود شریف جو اس فصل کے شروع میں نمبر ا پر لکھا گیا ہے۔ یہ بخاری شریف کی روایت ہے جو سب سے زیادہ صحیح ہے اور حنفیہ کے نزدیک نماز میں اسی کا پڑھنا اولیٰ ہے۔ جیسا کہ علامہ شامی نے لکھا ہے کہ حضرت امام محمد سے سوال کیا گیا کہ حضورؐ پر درود شریف کن الفاظ سے پڑھے۔ تو انہوں نے یہی درود شریف ارشاد فرمایا جو فصل کے شروع میں لکھا گیا اور درود موافق ہے اور اس کے جو صحیحین (بخاری و مسلم) وغیرہ میں ہے۔ علامہ شامی نے یہ عبارت شرح منیہ سے نقل کی ہے۔ شرح منیہ کی عبارت یہ ہے کہ درود و موافق ہے اس کے صحیحین میں کعب بن عجرہؓ سے نقل کیا گیا ہے اور کعبؓ بن عجرہ کی یہی روایت ہے جو اوپر گزری۔ علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت کعبؓ وغیرہ کی حدیث سے ان الفاظ کی تعیین ہوتی ہے۔ جو حضورؐ نے اپنے صحابہ کو آیت شریفہ کے امتثال امر میں سکھلائے اور بھی بہت سے اکابر سے اس کا افضل ہونا نقل کیا گیا ہے۔ ایک جگہ علامہ سخاویؒ لکھتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صحابہؓ کے اس سوال پر کہ ہم لوگوں کو اللہ جل شانہ نے صلوٰۃ و سلام کا حکم دیا ہے تو کونسا درود پڑھیں۔ حضور نے تعلیم فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ یہ سب سے افضل ہے۔ امام نوویؒ نے اپنی کتاب روضہ میں تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ قسم کھا بیٹھے کہ میں سب سے افضل درود پڑھوں گا تو اس درود کے پڑھنے سے قسم پوری ہو جائے گی۔ حصن حصین کے حاشیہ پر حرز ثمین سے نقل کیا ہے کہ یہ درود شریف سب سے زیادہ صحیح ہے اور سب سے زیادہ افضل ہے۔ نماز میں اور بغیر نماز کے اسی کا اہتمام کرنا چاہئے۔ یہاں ایک بات قابل تنبیہ یہ ہے کہ زادالسعید کے بعض نسخوں میں کاتب کی غلطی سے حرز ثمین کی یہ عبارت بجائے اس درود شریف کے ایک دوسرے درود کے نمبر پر لکھ دی گئی اس کا لحاظ رہے۔ اس کے بعد اس حدیث شریف میں چند فوائد قابل ذکر ہیں۔ اول یہ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا یہ عرض کرنا کہ سلام ہم جان چکے ہیں۔ اس سے مراد التحیات کے اندر السلام علیک

ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ ہے علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ یعنی حافظ ابن حجرؒ کے نزدیک یہی مطلب زیادہ ظاہر ہے۔ اوجز میں امام بیہقی سے بھی نقل کیا گیا ہے۔

اور اس میں بھی متعدد علماء سے یہی مطلب نقل کیا گیا۔ ایک مشہور سوال کیا جاتا ہے کہ جب کسی چیز کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے مثلاً" یوں کہا جائے کہ فلاں شخص حاتم طائی جیسا سخی ہے تو سخاوت میں حاتم طائی کا زیادہ سخی ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اس وجہ سے اس حدیث پاک میں حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درود کا افضل ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اس کے بھی اوجز میں کئی جواب دیے گئے ہیں اور حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں دس جواب دیے ہیں۔ کوئی عالم ہو تو خود دیکھ لے غیر عالم ہو تو کسی عالم سے دل چاہے تو دریافت کر لے سب سے آسان جواب یہ ہے کہ قاعدہ اکثریہ تو وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن بسا اوقات بعض مصالح سے اس کا الٹا ہوتا ہے جیسے قرآن پاک کے درمیان میں اللہ جل شانہ کی نور کے متعلق ارشاد ہے مَثَلُ نُورِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ترجمہ اس کے نور کی مثال اس طاق کی سے ہے جس میں چراغ ہو۔ اخیر آیت تک حالانکہ اللہ جل شانہ کے نور کو چراغوں کے نور کے ساتھ کیا مناسبت۔
یہ بھی مشہور اشکال ہے کہ سارے انبیاء کرام علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ و السلام میں حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کے درود کو کیوں ذکر کیا۔ اس کے بھی اوجز میں کئی جواب دیئے گئے ہیں۔ حضرت اقدس تھانوی نور اللہ مرقدہ نے بھی زاد السعید میں کئی جواب دیئے ہیں۔ بندے کے نزدیک تو زیادہ پسند یہ جواب ہے کہ حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام کو اللہ جل شانہ نے اپنا خلیل قرار دا۔ چنانچہ ارشاد ہے وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا ○ لہٰذا جو درود اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہو گا محبت کی لائن کا ہو گا۔ اور محبت کی لائن کی ساری چیزیں سب سے اونچی ہوتی ہیں۔ لہٰذا جو درود محبت کی لائن کا ہو گا۔ وہ یقیناً" سب سے زیادہ لذیذ اور اونچا ہو گا۔ چنانچہ ہمارے حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اللہ جل شانہ ن اپنا حبیب قرار دیا ہے اور حبیب اللہ بنایا اور اسی لئے دونوں کا درود ایک دوسرے کے مشابہ ہوا۔ مشکوٰۃ میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے قصہ نقل کیا گیا ہے۔ کہ صحابہؓ کی ایک جماعت کرام کا تذکرہ کر رہی تھی کہ اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کو خلیل بنایا اور موسیٰؑ کو کلام کی' اور حضرت عیسیٰؑ اللہ کا کلمہ اور روح ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ نے اپنا صفی قرار دیا ہے۔ اتنے میں حضورؐ

تشریف لائے حضورؐ نے ارشاد فرمایا میں نے تمہاری گفتگو سنی' بیشک ابراہیمؑ خلیل اللہ ہیں اور موسٰیؑ نجی اللہ ہیں (یعنی کلیم اللہ) اور ایسے ہی عیسٰیؑ اللہ کا کلمہ اور روح ہیں اور آدمؑ اللہ کے صفی ہیں لیکن بات یوں ہے۔ غور سے سنو کہ میں اللہ کا حبیب ہوں اور اس پر کوئی فخر نہیں کرتا اور قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اور اس جھنڈے کے نیچے آدمؑ اور سارے انبیاء ہوں گے اور اس پر فخر نہیں کرتا اور قیامت کے دن سب سے پہلے میں شفاعت کرنے والا ہوں گا اور سب سے پہلے جس کی شفاعت قبول ہو جائے گی وہ میں ہوں گا اور اس پر بھی کوئی فخر نہیں کرتا اور سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھلوانے والا میں ہوں گا اور سب سے پہلے جنت میں میں اور میری امت کے فقراء داخل ہوں گے اور اس پر بھی کوئی فخر نہیں کرتا' اور میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم ہوں اولین اور آخرین میں اور کوئی فخر نہیں کرتا۔ اور بھی متعدد روایت سے حضورؐ کا حبیب اللہ ہونا معلوم ہوتا ہے۔ محبت اور خلت میں جو مناسبت ہے۔ وہ ظاہر ہے اسی لئے ایک کے درود کو دوسرے کے درود کے ساتھ تشبیہ دی اور چونکہ حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے آباء میں ہیں۔ اس لئے بھی من لشبہ اباہ فما ظلم آباء و اجداد کے ساتھ مشابہت بہت ممدوح ہے مشکوٰۃ کے حاشیہ پر لمعات سے اس میں ایک نکتہ بھی لکھا ہے۔ وہ یہ کہ حبیب اللہ اور کلیم اللہ ہونے کو بھی اور صفی اللہ ہونے کو بھی بلکہ ان سے زائد چیزوں کو بھی جو دیگر انبیاء کے لئے ثابت نہیں اور وہ اللہ کے محبوب ہونا ہے۔ ایک خاص محبت کے ساتھ میں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ہی کے ساتھ مخصوص ہے۔

حضرت ابوہریرہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے۔ جس شخص کو یہ بات پسند ہو تو اس کا ثواب بہت بڑے پیمانہ میں تلا جائے تو وہ ان الفاظ سے درود پڑھا کرے (اللھم صلّ علٰی محمد سے اخیر تک) ترجمہ:۔ اے اللہ درود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) پر جو نبی امی ہیں اور آپؐ کی آل اولاد پر اور آپ کے گھرانے پر جیسا کہ درود بھیجا آپ نے آل ابراہیم پر بے شک آپ ہی سزاوار حمد بزرگ ہیں۔

نبی امی حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا خاص لقب ہے اور یہ لقب آپ کا تورات' انجیل اور تمام کتابوں میں جو آسمان سے اتریں ذکر کیا گیا ہے۔ (کذافی المظاہر)

حضرت اقدس شیخ المشائخ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب حرز ثمین ۱۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے ان الفاظ کے ساتھ درود پڑھنے کا حکم دیا تھا اللھم صل علٰی محمد النبی الامی و آلہ و بارک وسلم میں نے خواب میں اس درود شریف کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پڑھا تو حضورؐ نے اس کو پسند فرمایا اس کا مطلب کہ بہت بڑے پیمانہ میں ناپا جائے یہ ہے کہ عرب میں کھجوریں غلہ وغیرہ پیمانوں میں ناپ کر بیچا جاتا تھا۔ جیسا کہ ہمارے شہروں میں یہ چیزیں وزن سے بکتی ہیں تو بہت بڑے پیمانہ کا مطلب گویا بہت بڑی ترازو ہوا اور گویا حدیث پاک کا مطلب یہ ہوا کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے درود کا ثواب بہت بڑی ترازو میں تولا جائے تو ظاہر ہے کہ بہت بڑی ترازو میں وہی چیز تولی جائے گی جس کی مقدار بہت زیادہ ہو گی۔ تھوڑی مقدار بڑی ترازو میں تولی بھی نہیں جا سکتی جن ترازوؤں میں حمام کے لکڑ تولے جاتے ہوں ان میں تھوڑی چیزوں میں بھی نہیں آ سکتی پاسنگ میں رہ جائے گی۔ ملا علی قاریؒ نے اور اس سے قبل علامہ سخاویؒ نے یہ لکھا ہے کہ جو چیزیں تھوڑی مقدار میں ہوا کرتی ہیں۔ وہ ترازو میں تلا کرتی ہیں جو بڑی مقداروں میں ہوا کرتی ہیں۔ وہ عام طور پر پیمانوں میں ہی ناپی جاتی ہیں، ترازوؤں میں ان کا آنا مشکل ہوتا ہے۔ علامہ سخاویؒ نے حضرت ابو مسعودؓ سے بھی حضورؐ کا یہی ارشاد نقل کیا ہے اور حضرت علی علیہ السلام کی حدیث سے بھی یہی نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کا درود بہت بڑے پیمانے میں ماپا جائے جب وہ اہل بیت پر درود بھیجے تو یوں پڑھا کرے۔ اللھم اجعل صلوتک و برکاتک علٰی محمد النبی و ذریتہ و اھل بیتہ کما صلیت علٰی آل ابراھیم انک حمید مجید اور حسن بصری سے یہ نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض سے بھرپور پیالہ پیوے وہ یہ درود پڑھا کرے۔ اللم صل علٰی محمد وعلٰی آلہ و اولادہ و ذریتہ و اھل بیتہ و اصھارہ و انصارہ واشیاعہ و محبیہ و امتہ و علینا معھم اجمعین یا ارحم الراحمین اس حدیث کو قاضی عیاض نے بھی شفا میں نقل کیا ہے۔

یا رب صل و سلم دائما ابدا

علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت ابو الدرداؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ! آپ کے انتقال کے بعد بھی حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہاں انتقال کے بعد بھی اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے۔ پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے۔ رزق دیا جاتا ہے۔

ملا علی قاریؒ کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے انبیاء کے اجساد کو زمین پر حرام کر دیا پس کوئی فرق نہیں ہے ان کے لئے دونوں حالتوں یعنی زندگی اور موت میں اور اس حدیث پاک میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ درود روح مبارک اور بدن مبارک دونوں پر پیش ہوتا ہے۔ اور حضور کا یہ ارشاد کہ اللہ نبی زندہ ہے رزق دیا جاتا ہے اور مراد حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پاک ذات ہو سکتی ہے۔ اور ظاہر یہ ہے کہ اس سے ہر نبی مراد ہے اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا۔ اور اسی طرح حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام کو بھی دیکھا جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے۔ اور یہ حدیث کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں صحیح ہے اور رزق سے مراد رزق معنوی بھی ہو سکتا ہے اور اس میں بھی کوئی مانع نہیں کہ رزق حسی مراد ہو اور وہی ظاہر ہے اور متبادر علامہ سخاویؒ نے یہ حدیث بہت سے طرق سے نقل کی ہے حضرت اوسؓ کے واسطہ سے حضور کا ارشاد نقل کیا ہے تمہارے افضل ترین ایام میں سے جمعہ کا دن ہے اسی دن میں حضرت آدمؑ کی پیدائش ہوئی اسی میں ان کی وفات ہوئی اسی دن میں نفخہ (پہلا صور) اور اسی میں صعقہ (دوسرا صور) ہو گا۔ پس اس دن میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا آپ تو (قبر میں) بوسیدہ ہو چکے ہوں گے ؟ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے بدنوں کو کھاوے۔ حضرت ابو امامہؓ کی

حدیث سے بھی حضور کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میرے اوپر ہر جمعہ کے دن کثرت درود بھیجا کرو اس لئے کہ میری امت کا درود ہر جمعہ کو پیش کیا جاتا ہے۔ پس جو شخص میرے اوپر درود پڑھنے میں سب سے زیادہ ہو گا وہ مجھ سے (قیامت کے دن) سب سے زیادہ قریب ہو گا۔ حضرت ابو مسعود انصاریؓ کی حدیث سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جمعہ کے دن میرے اوپر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ جو شخص بھی جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ پر فوراً" پیش ہوتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی حضور کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ میرے اوپر روشن رات (یعنی جمعہ کی رات) اور روشن دن (یعنی جمعہ کے دن) میں کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے تو میں تمہارے لئے دعاء اور استغفار کرتا ہوں۔ اسی طرح حضرت ابن عمرؓ" حضرت حسن بصریؒ" حضرت خالد بن ولیدؓ" معدان وغیرہ سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے۔ کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو سلیمان بن سحیمؒ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت کی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ! جو لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور آپ کی خدمت میں سلام کرتے ہیں۔ کیا آپ و اس کا پتہ چلتا ہے؟ حضور نے فرمایا ہاں' اور میں ان کے سلامکا جواب دیتا ہوں ابراہیم بن شیبانؒ کہتے ہیں کہ جب میں نے حج کیا اور مدینہ پاک میں حاضری ہوئی اور میں نے قبر اطہر سے "وعلیک السلام" کی آواز سنی بلوغ المسرات میں حافظ ابن قیم سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن درود شریف کی زیادہ فضیلت کی وجہ سے مخلوق کی سردار ہے اس لئے اس دن کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود کے ساتھ ایک ایسی خصوصیت ہے جو اور دنوں کو نہیں اور بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم باپ کی پشت سے اپنی ماں کے پیٹ میں اسی دن تشریف لائے تھے۔

علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ جمعہ کے درود شریف کی فضیلت حضرت ابوہریرہؓ حضرت انسؓ اوس بن اوسؓ" ابو امامہؓ" ابولدرداءؓ" ابو مسعودؓ" حضرت عمرؓ اور ان کے صاحبزادے عبداللہؓ وغیرہ حضرات رضی اللہ عنہم سے نقل کی گئی ہے جن کی روایت علامہ سخاوی نے نقل کی ہیں۔

علامہ سخاوی نے قول بدلیع میں اس حدیث کو متعدد روایات سے جن پر ضعف کا حکم بھی لگایا ہے نقل کیا اور صاحب اتحاف نے بھی شرح احیاء میں اس حدیث کو مختلف طرق سے نقل

کیا ہے اور محدثین کا قاعدہ ہے ضعیف روایت بالخصوص جبکہ وہ متعدد طرق سے نقل کی جائے فضائل میں معتبر ہوتی ہے۔ غالباً اسی وجہ سے جامع الصغیر میں ابو ہریرہؓ کی اس حدیث پر حسن کی علامت لگائی ہے۔ ملا علی قاریؒ نے شرح شفاء میں جامع الصغیر کے حوالہ سے براویت طبرانی ودار قطنی اس حدیث کو نقل کیا ہے علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت انسؓ کی روایت سے بھی نقل کی جاتی ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک حدیث میں یہ نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسی مرتبہ درود شریف پڑھے اللھم صل علٰی محمدن النبی الامی و علٰی آلہ وسلم تسلیما" اس کے اسی سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اسی سال کی عبادت کا ثواب اس کے لئے لکھا جائے گا دار قطنی کی ایک روایت میں حضورؐ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسی مرتبہ درود شریف پڑھے اس کے اسی سال کے گناہ معاف کئے جائیں گے۔ کسی نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ! درود کس طرح پڑھا جائے؟ حضورؐ نے فرمایا اللھم صل علٰی محمد عبدک و نبیک و رسولک النبی الامی اور یہ پڑھ کر ایک انگلی بند کر لے انگلی بند کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انگلیوں پر شمار کیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انگلیوں پر گننے کی ترغیب وارد ہوئی اور ارشاد ہوا کہ انگلیوں پر گنا کرو اس لئے کہ قیامت کے دن ان کی گویائی دی جائے گی اور ان سے پوچھا جائے گا۔

ہم لوگ اپنے ہاتھوں سے سینکڑوں گناہ کرتے ہیں جب قیامت کے دن پیشی کے وقت میں ہاتھ اور انگلیاں وہ ہزاروں گناہ گنوائیں جو ان سے زندگی میں کئے گئے ہیں ان کے ساتھ کچھ نیکیاں بھی گنوائیں جو ان سے کی گئی ہیں یا ان سے گنی گئی ہیں دار قطنی کی اس روایت کو حافظ عراقی نے حسن بتلایا ہے حضرت علی علیہ السلام سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن سو ۱۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھے اس کے ساتھ قیامت کے دن ایک ایسی روشنی آئے گی کہ اگر اس روشنی کو ساری مخلوق پر تقسیم کیا جائے تو سب کو کافی ہو جائے۔ حضرت سہل بن عبداللہ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اللھم صل علٰی محمدن النبی الامی و علٰی آلہ وسلم اسی دفعہ پڑھے اس کے اسی سال کے گناہ معاف ہوں۔ علامہ سخاویؒ نے ایک دوسری جگہ حضرت

انسؓ کی حدیث سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو اس کے اسی سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے زادالسعید میں بحوالہ درمختار اصبہانی سے بھی حضرت انسؓ کی اس مقبول اور غیر مقبول ہوتے ہیں یا نہیں۔ شیخ ابو سلیمان دارانی سے نقل کیا ہے کہ ساری عبادتوں میں مقبول اور مردود ہونے کا احتمال ہے لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود شریف قبول ہی ہوتا ہے اور بھی بعض صوفیہ سے یہی نقل کیا ہے۔

حضرت رویفعؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں جو شخص اس طرح کہے اللھم صل علیٰ محمد و انزله المقعد المقرب عندک یوم القیٰمه اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

درود شریف کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے اے میرے اللہ! آپ محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر درود بھیجئے اور ان کو قیامت کے دن ایسی مبارک ٹھکانے پر پہنچایئے جو آپ کے نزدیک مقرب ہو" علماء کے مقعد مقرب یعنی مقرب ٹھکانے میں مختلف اقوال ہیں علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ وہ مقام عالی جو سب سے اعلیٰ و ارفع ہے حرز ثمین میں لکھا ہے کہ مقعد کو مقرب کے ساتھ اس لئے موصوف کیا ہے کہ جو شخص اس میں ہوتا ہے وہ مقرب ہوتا ہے اس وجہ سے گویا اس مکان ہی کو مقرب قرار دیا اور اس کے مصداق میں علاوہ ان اقوال کے جو سخاوی سے گزرے ہیں کرسی پر تشریف فرما ہونے کا اضافہ کیا ہے ملا علی قاری کہتے ہیں کہ مقعد مقرب سے مراد مقام محمود ہے اس لئے کہ وہ روایت میں "یوم القیٰمۃ" کا لفظ ذکر کیا گیا ہے اور بعض روایت میں "المقرب عندک فی الجنۃ" کا لفظ آیا ہے یعنی وہ ٹھکانہ جو جنت میں مقرب ہو اس بناء پر اس سے مراد وسیلہ ہو گا جو جنت کے درجات میں سب سے اعلیٰ درجہ ہے بعض علماء نے کہا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے دو مقام علیحدہ علیحدہ ہیں ایک مقام تو وہ ہے جبکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شفاعت کے میدان میں عرش معلّٰی کے دائیں جانب ہوں گے جس پر اولین و آخرین سب کو رشک ہو گا اور دوسرا آپؐ کا مقام جنت میں جس کے اوپر کوئی درجہ نہیں بخاری شریف کی ایک بہت طویل حدیث میں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بہت طویل خواب جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دوزخ، جنت وغیرہ اور زنا

کار' سود خوار وغیرہ لوگوں کو ٹھکانے دیکھے اس کے اخیر میں ہے کہ پھر وہ دونوں فرشتے مجھے ایک گھر میں لے گئے جس سے زیادہ حسین اور بہترین مکان میں نے نہیں دیکھا تھا' اس میں بہت بوڑھے اور جوان عورتیں اور بچے تھے۔ اس کے بعد وہاں سے نکال کر مجھے وہ ایک درخت پر لے گئے وہاں ایک مکان پہلی سے بھی بڑھیا تھا۔ میرے پوچھنے پر انہوں نے بتلایا کہ پہلا مکان عام مسلمان کا ہے اور یہ شہداء کا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے کہا ذرا اوپر سر اٹھایئے تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو ایک ابر سا نظر آیا میں نے کہا کہ میں اس کو بھی دیکھ لوں۔ دونوں فرشتوں نے کہا کہ ابھی آپ کی عمر باقی ہے جب پوری ہو جائے گی آپ اس میں تشریف لے جائیں گے درود شریف کی مختلف احادیث میں مختلف الفاظ پر شفاعت واجب ہونے کا وعدہ پہلے بھی گزر چکا ہے آئندہ بھی آ رہا ہے کسی قیدی یا مجرم کو اگر یہ معلوم ہو جائے کہ حاکم کے یہاں فلاں شخص کا اثر ہے اور اس کی سفارش حاکم کے یہاں بڑی وقیع ہوتی ہے تو اس سفارشی کی خوشامد میں کتنی دوڑ دھوپ کی جاتی ہے ہم میں سے کونسا ایسا ہے جو بڑے سے بڑے گناہ کا مجرم نہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جیسا سفارشی جو اللہ کا حبیب سارے رسولوں اور مخلوق کا سردار' وہ کیسی آسان چیز پر اپنی سفارش کا وعدہ اور وعدہ بھی ایسا کہ موکد فرماتے ہیں کہ مجھ پر اس کی سفارش واجب ہے پھر بھی اگر کوئی شخص اس سے فائدہ نہ اٹھائے تو کس قدر خسارہ کی بات ہے۔ لغویات میں وقت ضائع کرتے ہیں فضول باتوں بلکہ غیبت وغیرہ گناہوں میں قیمتی اوقات کو برباد کرتے ہیں ان اوقات کو درود شریف میں اگر خرچ کیا جائے تو کتنے فوائد حاصل ہوں۔

حضرت ابن عباسؓ حضورؐ کا ارشاد نقل کرتے ہیں جو شخص یہ دعا کرے جزی اللّٰه عنا محمدا" ما ھوا اھلہ اللہ جل شانہ جزا دے محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کو ہم لوگوں کی طرف سے جس بدلے کے وہ مستحق ہیں تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن مشقت میں ڈالے گا۔

نزہتہ المجالس میں بروایت طبرانی حضرت جابرؓ کی حدیث سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح و شام یہ درود پڑھا کرے۔ اللھم رب محمد صل علٰی محمد و علٰی آل محمد و اجز محمدا" صلی اللّٰه علیہ وسلم ما ھوا اھلہ وہ اس کا ثواب لکھنے والوں کو ایک ہزار دن تک مشق میں ڈالے رکھے گا۔

صیغہ قرآنی

۱۔ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی "سلام نازل ہو اللہ کے برگزیدہ بندوں پر"
۲۔ سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ۔ "سلام ہو رسولوں پر"

چہل حدیث

مشتمل

بر صلوٰۃ و سلام (باضافہ ترجمہ) صیغہ صلوٰۃ

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و انزلہ المقعد المقرب عندک۔

"اے اللہ سیدنا محمدؐ اور آل محمد پر درود نازل فرما اور آپؐ کو ایسے ٹھکانے پر پہنچا جو تیرے نزدیک مقرب ہو"۔

اللھم رب ھذہ الدعوۃ القائمۃ والصلوٰۃ النافعۃ صل علی محمد و ارض عنی رضا لا تسخط بعدہ ابدا۔

"اے اللہ (قیامت تک) قائم رہنے والی اس پکار اور نافع نماز کے مالک، درود نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور مجھ سے اس طرح راضی ہو جا کہ اس کے بعد کبھی ناراض نہ ہو"۔

اللھم صل علی محمد عبدک و رسولك و صل علی المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات۔

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور درود نازل فرما سارے

مومنین اور مومنات اور مسلمین اور مسلمات پر"۔

اللھم صلّ علی محمد و علی آل محمد و بارک علی محمد و علی آل محمد و ارحم محمدا و آل محمد کما صلیت و بارکت و رحمت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔

"اے اللہ درود نازل فرما محمدؐ اور آل سیدنا محمدؐ پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آل سیدنا محمدؐ پر اور رحمت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آل سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے درود و برکت و رحمت سیدنا ابراہیمؑ اور آل سیدنا ابراہیمؑ پر نازل فرمایا۔ بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے"۔

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیم پر' بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آل سیدنا محمدؐ پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے"۔

اللھم صلّ علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم انک حمید مجید و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آل سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا آل سیدنا ابراہیمؑ پر بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے' اور برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آل سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر' بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے"۔

اللھم صلّ علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید۔

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیمؑ پر بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آل سیدنا محمدؐ پر

جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ پر برکت نازل فرمائی بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے"۔

اللھم صلّ علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید۔

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آل سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیم اور آل سیدنا ابراہیم پر بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے اور برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آل سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی' سیدنا ابراہیمؑ پر بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے"۔

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید۔

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمدؐ پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیمؑ پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمدؐ پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ پر برکت نازل فرمائی بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے"۔

اللھم صلّ علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید۔

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیم اور آل سیدنا ابراہیم پر بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے اور برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی' سیدنا ابراہیمؑ پر بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے"۔

اللھم صلّ علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید۔

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آل سیدنا محمدؐ پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیمؑ پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آل سیدنا محمدؐ پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ پر برکت نازل فرمائی بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے"۔

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم انک حمید مجید۔ اللھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیم پر بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جیسا کہ تو نے سیدنا ابراہیم کی اولاد پر برکت نازل فرمائی' بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

اللھم صلّ علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم فی العلمین انک حمید مجید۔

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آل سیدنا محمد پر جس طرح تو نے آل سیدنا ابراہیم پر درود نازل فرمایا اور برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیم کی اولاد پر برکت نازل فرمائی۔ سارے جہانوں میں بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے"۔

اللھم صلّ علی محمد و ذریته کما صلیت علی آل ابراہیم و بارک علی محمد و ذریته کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آپ کی ذریات پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر درود نازل فرمایا اور برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آپ کی ذریات پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیم' کی اولاد پر برکت نازل فرمائی بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

اللھم صلّ علی محمد و ذریته کما صلیت علی اٰل ابراہیم و بارک علی محمد و ذریته کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید

"اے اللہ درود نازل فرمایا سیدنا محمدؐ اور آپ کی ذریات پر جیسا تو نے درود نازل فرمایا آل ابراہیمؑ پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آپؐ کی ذریات پر جیسا کہ تو نے آل ابراہیمؑ پر برکت نازل فرمائی

بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

اللھم صلّ علی محمد النبی و ذریتہ و اھل بیتہ کما صلیت علی ابراہیم انک حمید مجید۔

اے اللہ درود نازل فرمائیں اکرم سیدنا محمدؐ پر اور آپ کی ذریات اور آپ کے اہل بیت پر جیسا تو نے سیدنا ابراہیمؑ پر درود نازل فرمایا بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے"۔

اللھم صلّ علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و ترحم علی محمد و علی آل محمد کما ترحمت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم۔

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آل سیدنا محمدؐ پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیم اور آل سیدنا ابراہیمؑ پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آل سیدنا محمدؐ پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ پر اور رحمت بھیج سیدنا محمدؐ اور آل سیدنا محمد پر جس طرح تو نے رحمت بھیجی سیدنا ابراہیمؑ پر اور سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر"۔

اللھم صلّ علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔ اللھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔ اللھم ترحم علی محمد و علی آل محمد کما ترحمت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔ اللھم تحنن علی محمد و علی آل محمد کما تحننت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔ اللھم سلم علی محمد و علی آل محمد کما سلمت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔

"اے اللہ سیدنا محمدؐ اور آل سیدنا محمدؐ پر درود نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر درود نازل فرمایا بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی اولاد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے سیدنا ابراہیم اور سیدنا ابراہیم کی اولاد پر برکت

نازل فرمائی بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ رحمت بھیج سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیم اور سیدنا ابراہیم کی اولاد پر رحمت بھیجی۔ بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی اولاد پر محبت آمیز شفقت فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر محبت آمیز شفقت فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ سلام بھیج سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر سلام بھیجا بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے"۔

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک وسلم علی محمد و علی آل محمد وارحم محمد و علی آل محمد کما صلیت وبارکت وترحمت علی ابراہیم انک حمید مجید۔

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور سیدنا محمدؐ کی آل پر اور برکت و سلام بھیج سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر اور رحمت فرما سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر جیسا تو نے درود و برکت اور رحمت نازل فرمائی سیدنا ابراہیمؑ اور آل سیدنا ابراہیمؑ پر سارے جہانوں میں' بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے"۔

اللھم صلّ علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔ اللھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔

"اے اللہ سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی اولاد پر درود نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیم کی اولاد پر درودد نازل فرمایا بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمد کی اولاد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ اور سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے"۔

یہ نماز والا مشہور درود ہے۔ فصل ثانی کی حدیث نمبرا پر مفصل کلام گزر چکا ہے۔ زادالسعید میں لکھا ہے کہ یہ سب صیغوں سے بڑھ کر صحیح ہے۔ ایک ضروری بات قابل تنبیہہ یہ ہے کہ زادالسعید کے حوالوں میں کاتب کی غلطی سے تقدم تاخر ہو گیا اس کا لحاظ رہے۔

اللھم صلّ علی محمد عبدک و رسولک کما صلیت علی آل ابراہیم و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم۔

"اے اللہ اپنے بندے اور رسولؐ سیدنا محمدؐ پر درود نازل فرما جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر درود نازل فرمایا اور سیدنا محمدؐ اور آل سیدنا محمدؐ پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی"۔

اللھم صلّ علی محمد النبی الامی و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و بارک علی محمد النبی الامی کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید۔

"اے اللہ درود نازل فرما نبی امی سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ پر درود نازل فرمایا' اور برکت نازل فرما نبی امی سیدنا محمد پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم پر برکت نازل فرمائی بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے"۔

اللھم صل علی محمد النبی الامی و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم و بارک علی محمد النبی الامی و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید

"اے اللہ درودو نازل فرما نبی امی سیدنا محمدؐ پر اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر جیسا تو نے درود نازل فرمایا حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیم کی اولاد پر اور برکت نازل فرما نبی امی سیدنا محمد اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر جیسا تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر' بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

اللھم صلّ علی محمد و علی اھل بیتہ کما صلیت علی ابراہیم انک حمید مجید۔ اللھم صل علینا معھم اللھم بارک علی محمد و علی اھل بیتہ کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید۔ اللھم بارک علینا معھم صلوۃ اللہ و صلوات المومنین علی محمد النبی

الامی۔

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آپ کے گھر والوں پر جیسا تو نے حضرت ابراہیم پر درود نازل فرمایا بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ ہمارے اوپر ان کے ساتھ درود نازل فرما' اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمد پر اور آپ کے گھر والوں پر جیسا تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ پر بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ ہمارے اوپر ان کے ساتھ برکت نازل فرما۔ اللہ تعالیٰ کے بکثرت درود اور مومنین کے بکثرت درود نبی امی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نازل ہوں۔

اللھم اجعل صلواتک و رحمتک و برکاتک علی محمد و علی ال محمد کما جعلتھا علی ال ابراہیم انک حمید مجید۔ و برک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و علی ال ابراہیم انک حمید مجید۔

و صلی اللہ علی النبی الامی

"اے اللہ اپنے درود اور اپنی رحمت اور اپنی برکتیں سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر نازل فرما جیسا تو نے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر فرمایا بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اور برکت فرما سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی اولاد پر جیسا تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر' بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے"۔

"اور اللہ تعالیٰ درود نازل فرمائیں نبی امی پر۔"

صِیَغَ السَّلام

التحیات للہ والصلوت والطیبات السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا و علی عباداللہ الصالحین۔ اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمدا عبدہ و رسولہ۔

"ساری عبادت قولیہ اور عبادات بدنیہ اور عبادات مالیہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ سلام ہو آپ پر

اے نبیؐ اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں آپ پر نازل ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ بے شک سیدنا محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

التحیات للہ الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا و علی عباداللہ الصالحین اشھدان لاالٰہ الا اللہ واشھدان محمد عبدہ و رسولہ۔

ساری عبادات قولیہ عبادات مالیہ عبادات بدنیہ اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

التحیات للہ الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا و علی عباداللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھدان محمدا عبدہ و رسولہ۔

"تمام عبادات قولیہ' مالیہ' بدنیہ اللہ ہی کے لیے ہیں اے نبی آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں' سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور شہادت دیتا ہوں کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔"

التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ سلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ سلام علینا و علی عباد للہ الصالحین اشھدان لا الہ الا اللہ و اشھدان محمدا عبدہ و رسولہ۔

"ساری بابرکت عبادات قولیہ' عبادات بدنیہ' عبادات مالیہ اللہ کے لیے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کے لیے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں' سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بے شک سیدنا محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

بسم اللہ و باللہ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا و علی عباد لہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد اعبدہ و رسولہ اسال اللہ الجنۃ واعوذ باللہ من النار۔

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ کی توفیق سے شروع کرتا ہوں' ساری عبادات قولیہ عبادات بدنیہ عبادات مالیہ اللہ کے لئے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر (بھی) سلام ہو' میں شہادت دیتا ہوں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ بے شک سیدنا محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے میں جنت کی درخواست کرتا ہوں اور جہنم سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں"۔

التحیات الزاکیات للہ الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا و علی عباداللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔

"پاکیزہ عبادات قولیہ' عبادات مالیہ' عبادات بدنیہ اللہ کے لیے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی' اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر (بھی) سلام ہو۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ بے شک سیدنا محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

بسم اللہ و باللہ خیر الاسماء التحیات الطیبات الصلوٰت للہ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمد اعبدہ و رسولہ ارسلہ بالحق بشیرا و نذیرا و ان الساعۃ اتیۃ لا ریب فیھا السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا و علی عباداللہ الصلحین اللھم اغفرلی واھدنی۔

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی کی توفیق سے جو سارے ناموں میں سب سے بہتر نام ہے ساری عبادات قولیہ' عبادات مالیہ' عبادات بدنیہ اللہ کے لیے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ

بلاشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بلا شک سیدنا محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں' آپ کو حق کے ساتھ (فرمانبرداروں کے لیے) خوشخبری دینے والا (نافرمانوں کے لیے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ قیامت آنے والی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر' اے اللہ میری مغفرت فرما اور مجھ کو ہدایت دے"۔

التحیات الطیبات والصلوات والملک للہ السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ

ساری عبادات قولیہ' عبادات مالیہ اور عبادات بدنیہ اور ملک اللہ کے لیے ہے' سلام ہو آپ پر اے نبیؐ اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

بسم اللہ التحیات للہ الصلوت للہ الزاکیات للہ السلام علی النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا و علی عباد اللہ الصلحین۔ شھدت ان لا الہ الا اللہ شھدت ان محمدا رسول اللہ۔

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں ساری عبادات قولیہ اللہ کے لیے ہیں ساری عبادات بدنیہ اللہ کے لیے ہیں ساری پاکیزہ عبادات اللہ کے لیے ہیں۔ سلام ہو نبی پر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر' میں نے اس بات کی گواہی دی کہ بلاشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں نے گواہی دی بلاشک سیدنا محمدؐ اللہ کے رسول ہیں"۔

التحیات الطیبات الصلوات الزاکیات للہ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمد اعبدہ و رسولہ السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا و علی عباد اللہ الصلحین۔

"ساری عبادات قولیہ مالیہ' عبادات بدنیہ (اور) ساری پاکیزگیاں اللہ کے لیے ہیں۔ میں شہادت دیتا ہوں' کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک سیدنا محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور

اس کی برکتیں ہوں' سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر"۔

التحیات الطیبات الصلوات الزاکیات للہ اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبداللہ و رسولہ السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا و علی عباد اللہ الصلحین۔

"ساری عبادات قولیہ' مالیہ اور عبادات بدنیہ اور ساری پاکیزگیاں اللہ کے لیے ہیں میں شہادت دیتا ہوں کہ سیدنا محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں' سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔

التحیات للہ الصلوت اللیبات السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ السلام علینا و علی عباد اللہ الصلحین۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔

"تمام عبادات قولیہ' بدنیہ مالیہ اللہ کے لئے ہیں' سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت ہو' سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر' میں گواہی دیتا ہوں کہ بلا شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا محمد بے شبہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

التحیات المبارکات الصلوات الطیبٰت للہ السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا و علی عباداللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا رسول اللہ۔

بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ۔

"ساری برکتیں عبادات قولیہ' عبادات بدنیہ' عبادات مالیہ اللہ کے لیے ہیں' سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر' میں شہادت دیتا ہوں کہ بے شبہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ بے شک سیدنا محمد اللہ کے رسول ہیں۔

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور سلام ہو اللہ کے رسول پر۔"

علامہ سخاوی نے قول بدیع میں مستقل ایک باب ان درودوں کے بارے میں تحریر فرمایا ہے جو اوقات مخصوصہ میں پڑھے جاتے ہیں اور اس میں یہ مواقع گنوائے ہیں۔ وضو اور تیمم سے

فراغت پر اور غسل جنابت اور غسل حیض سے فراغت پر۔ نیز نماز کے اندر اور نماز سے فراغت پر اور نماز قائم ہونے کے وقت اور اس کا موکدہ ہونا صبح کی نماز کے بعد اور مغرب کے بعد اور تشہد کے بعد اور قنوت میں تہجد کے لیے کھڑے ہونے کے وقت اور اس کے بعد اور مساجد پر گزرنے کے وقت اور مساجد کو دیکھ کر اور مساجد میں داخل ہونے کے وقت اور مساجد سے باہر آنے کے وقت اور اذان کے جواب کے بعد اور جمعہ کے (دن) میں اور جمعہ کی رات میں اور شنبہ کو' اتوار کو' پیر کو' منگل کو اور خطبہ میں جمعہ کے اور دونوں عیدوں کے خطبے میں اور استسقاء کی نماز کے اور کسوف کے اور خسوف کے خطبوں میں اور عیدین اور جنازہ کی تکبیرات کے درمیان میں اور میت کے قبر میں داخل کرنے کے وقت اور شعبان کے مہینے میں اور کعبہ پر نظر پڑنے کے وقت اور حج میں صفا مروہ پر چڑھنے کے وقت اور لبیک سے فراغت پر اور حجر اسود کے بوسہ کے وقت اور ملتزم سے چمٹنے کے وقت اور عرفہ کی شام کو اور منیٰ کی مسجد میں اور مدینہ منور پر نگاہ پڑنے کے وقت اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قبر اطہر کی زیارت کے وقت اور رخصت کے وقت اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے آثار شریفہ اور گزرگاہوں اور قیام گاہوں جیسے بدر وغیرہ پر گزرنے کے وقت اور جانور کو ذبح کرنے کے وقت اور تجارت کے وقت اور وصیت لکھنے کے وقت' نکاح کے خطبے میں دن کے اول و آخر میں' سونے کے وقت اور سفر کے وقت اور سواری پر سوار ہونے کے وقت اور جس کو نیند کم آتی ہو اس کے لیے اور بازار جانے کے وقت' دعوت میں جانے کے وقت اور گھر میں داخل ہونے کے وقت اور رسالے شروع کرنے کے وقت اور بسم اللہ کے بعد اور غم کے وقت' بے چینی کے وقت' سختیوں کے وقت اور فقر کی حالت میں اور ڈوبنے کے موقع پر اور طاعون کے زمانہ میں اور دعا کے اول اور آخر اور درمیان میں' کان بجنے کے وقت' پاؤں سونے کے وقت' چھینک آنے کے وقت اور کسی چیز کو رکھ کر بھول جانے کے وقت اور کسی چیز کے اچھا لگنے کے وقت اور مولی کھانے کے وقت اور گدھے کے بولنے کے وقت اور گناہ سے توبہ کے وقت اور جب ضرورتیں پیش آویں اور ہر حال میں اور اس شخص کے لیے جس کو کچھ تہمت لگائی گئی ہو اور وہ اس سے بری ہو اور دوستوں سے ملاقات کے وقت اور مجمع کے اجتماع کے وقت اور ان کے علیحدہ ہونے کے وقت اور قرآن پاک کے ختم کے وقت اور قرآن پاک کے حفظ کرنے کی دعا میں مجلس سے اٹھنے کے وقت اور ہر

اس جگہ میں جہاں اللہ کے ذکر کے لیے اجتماع کیا جاتا ہو اور ہر کلام کے افتتاح میں اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر مبارک ہو۔ علم کی اشاعت کے وقت' حدیث پاک کی قرات کے وقت' فتویٰ اور وعظ کے وقت اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام مبارک لکھا جائے۔ علامہ سخاویؒ نے اوقات مخصوصہ کے باب میں یہ مواقع ذکر کیے ہیں اور پھر ان کی تائید میں روایات اور آثار ذکر کیے ہیں۔ اختصارا" صرف مواقع کے ذکر پر اکتفا کیا گیا البتہ ان میں سے بعض کی روایات اس فصل میں ذکر کی جا چکی ہیں۔

عجیب سے عجیب حقیقت

یہ واقعی ایک ایسی حقیقت ہے جس کو آنکھ نے دیکھا اور دل و دماغ نے سمجھا اور بس کچھ کہنے سننے کی ہمت باقی نہیں ہے ایک فنا قلبی کے مرتبہ پر پہنچنے والے بزرگ (نام ظہار کرنے کا حق نہیں) ایک روز عشاء کی نماز کے بعد اپنے رہبر کامل کے پاس حاضر ہوئے اور اپنے بزرگ کو دیکھتے ہی چیخ چیخ کر نعرہ اللہ اکبر لگا کر بے ہوش ہو گئے۔ آخر دو گھنٹے کے بعد جب ہوش آیا تو تحقیق کی گئی کہ بھائی یہ کیا بات تھی جس نے تم کو پاگل بنا دیا۔ آخر حقیقت کیا ہے؟ اس بزرگ نے کہا کہ کیا عرض کروں سینکڑوں چاند اور سورج ہیں کہ جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قبر معطر اور مطہر اور منور سے نکل کر حضرت مرشد کامل کے نورانی دل میں پے در پے سما رہے ہیں جس کی روشنیوں اور تجلیوں کی تاب مجھ میں نہ رہی اور میں بے اختیار چیخ اٹھا۔ ایک محرم راز نے اس مرشد سے پوچھا کہ حضور یہ جو آپ کے مرید نے سورج اور چاند دیکھے یہ کیا تھے اتنے چاند اور سورج کہاں سے آئے؟ بزرگ کامل نے آہستگی سے فرمایا کہ اس وقت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود شریف پڑھ رہا تھا' چونکہ یہ خادم اپنے دل کے آئینہ کا ذکر قلبی اور ذکر خفی سے پوری صفائی کر چکا تھا لہٰذا میرے دل کا عکس اس کے دل کے آئینہ میں چمک اٹھا۔ یہ سب درود شریف کی برکتیں ہیں۔

حاصل مطلب یہ کہ درود شریف چاند اور سورج کی صورت میں ان کو دیکھنے میں آتے۔ حالانکہ چاند اور سورج بھی کیا ہیں' درود شریف ان سے بڑھ کر ہے۔ اس لئے کہ فعل الٰہی ہے'

خود خداوند تعالیٰ اس کا عامل ہے۔ سبحان اللہ تعالیٰ۔ درود کی برکات ص ۲۰ سطر ۳

فرشتہ درود بھیجتا ہے

دلائل الخیرات میں ایک لاجواب حقیقت درج ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میرے اوپر بہ سبب تعظیم درود بھیجا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ایک ایسا فرشتہ پیدا کراتا ہے جس کا ایک بازو مشرق میں اور دوسرا بازو مغرب میں اور پاؤں اس کے ساتوں زمینوں کے بیچ میں ہوتے ہیں اور گردن اس کی عرش سے لگی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس فرشتے سے فرماتا ہے اے فرشتے! درود بھیج اس بندے کے اوپر جس نے جس طرح درود بھیجا تعظیم کے لئے میرے نبیؐ پر لیں وہ فرشتہ قیامت تک اس آدمی پر درود بھیجتا رہتا ہے۔ (سبحان اللہ)

رنج دور ہو جاتا ہے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص پر کوئی مشکل آئے یا کوئی حاجت ہو' اس کو چاہیے کہ کثرت سے مجھ پر درود پڑھے۔ کیونکہ زیادہ درود رنج و غم کو دور کرتا ہے اور رزق کو زیادہ کرتا ہے۔ (درود کی برکات ص ۲۲ سطر ۱۳)

چار سو حج

خزانہ ________ خزانہ ________ خزانہ

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک مرتبہ فضائل حج و جہاد بیان فرمائے کہ جو حج کر کے جہاد کو جائے' ایک جہاد کا ثواب ۴۰۰ حج کے برابر پائے گا۔ وہ لوگ جن میں جہاد کرنے کی طاقت نہیں رہی تھی اس بات کو سن کر ملول اور دل شکستہ ہونے لگے۔ حضور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا وہ ایسی جزا پائے گا جو چار سو مرتبہ کے جہاد کرنے والے کو ملنا چاہیے۔

(حسن بریلوی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو دو مسلمان مصافحہ کرتے وقت درود شریف پڑھتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے رب العالمین غفور الرحیم ان کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ (درود کی برکات ص ۲۳ سطر ۵)

صدقہ اور درود

حدیث شریف میں آیا ہے کہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے غصہ کو ٹھنڈا نہیں کرتی جتنا صدقہ۔

لیکن اگر صدقہ دینے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرنا چاہیے؟ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی مسلمان کے پاس صدقہ دینے کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو وہ اپنی دعا میں یہ درود پڑھے اللھم صلّ علی محمد عبدک و رسولک و صل علی المومنین المومنات والمسلمین والمسلمات۔ یہ کتنا آسان اور بیش بہا نسخہ ہے کہ جس کی بدولت دونوں کام ہو جاتے ہیں۔ درود بھی ہو گیا اور صدقہ بھی۔ (درود کی برکات ص ۲۴ سطر ۱۲)

افلاس کا خاتمہ

شرح احیائے علوم الدین میں روایت ہے کہ کثرت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پڑھنا فاقہ اور افلاس کو دور کرتا ہے۔ واقعی یہ آزمایا ہوا ہے' سو فیصدی سچ ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی درود شریف حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر بھیجتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس کے کاروبار کے متولی اور وکیل ہوں گے حشر' حساب اور تولنے کے وقت میزان میں اعمال کے۔ پل صراط پر چلنے کے وقت اس کے علاوہ سب گناہ بخشوا کر اس شخص کو جنت میں داخل کرائیں گے۔

(انشاء اللہ تعالیٰ) (ترتیب الصلوۃ ص ۳۳)

"حصن حصین" دین اسلام کی ایک لاجواب کتاب ہے۔ اس کے مصنف فرماتے ہیں کہ درود شریف کے شیریں پھل بے حساب ہیں کوئی کسی بھی حالت میں گن نہیں سکتا خصوصاً" تنگی

اور مشکل فکر اور حاجات کے بر آنے میں بارہا میں نے یہ تجربہ کیا ہے یہاں تک کہ اکثر خوف اور ہلاکت کی جگہ میں پھنس گیا تو ایسے نازک وقت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے درود شریف کی برکت سے مجھے نجات بخشی حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ بھی فرماتے ہیں کہ دنیا اور آخرت میں تکلیفوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے درود شریف سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں (درودی برکات ص ۲۴ سطر ۲)

درود کا اصلی فلسفہ

افضل الذکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کہا گیا ہے۔ مگر ان الفاظ میں صرف یہی الفاظ ہیں جن کو آپ اوپر دیکھ سکتے ہیں یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہے افضل الذکر اس لئے ہے کہ اس کلمہ شریف میں اللہ۔ محمد دونوں نام ایک ساتھ آ گئے ہیں درود شریف میں بھی دونوں نام آ گئے ہیں مگر دیکھیے کیا راز سمایا گیا ہے ایک سے التجا کی گئی ہے اور دوسرے کے لئے دعا مانگی گئی ہے یعنی دونوں کو ہم بذات خود مخاطب ہیں۔ اللہ سے عرض کیا گیا ہے کہ محمد کے اوپر اور ان کی اولاد کے اوپر سلامتی بھیج یہ الفاظ خود خدا بھی کہہ رہا ہے۔ ہم تو صرف اللہ تعالیٰ کی ہاں میں ہاں ملانے والے ہیں۔

اتنے بڑے مالک اور اتنی پاک و اعلیٰ ہستی کی ہاں میں ہاں ملانا کتنا عالی شان کام ہے۔ کتنا زبردست اور کتنا مایہ ناز ہے۔ اللہ تعالیٰ سے بھی ہم بات کر رہے ہیں۔ اور حضور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بھی۔ اس لئے اگر لا الہٰ الا اللہ محمد رسول اللہ افضل الذکر ہے تو اللھم صلّ علی محمد و علی آل محمد و بارک وسلم اعلیٰ ترین دعا ہے۔ وہ افضل الذکر' یہ افضل الدعاء اس دعا کو مانگنے سے خدا بھی خوش' اس کا رسول بھی خوش فرشتے بھی خوش تو روح بھی خوش' غرضیکہ زمین سے آسمان تک سب مخلوق بمع اپنے خالق کے خوش ہی خوش اور رحمت کی بارش فورا" برسنے لگتی ہے۔ سبحانہ اللہ

نہ فقط کلمہ افضل الذکر اور درود افضل الدعا بلکہ یہ فلسفہ بھی افضل الفلسفہ بلکہ اعلیٰ ترین فلسفہ ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بوسہ دینا

حضرت شیخ ابن حجر مکی کی روایت ہے کہ ایک آدمی ہر رات سوتے وقت درود شریف پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات اس نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اور اس کا تمام گھر روشن ہو گیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا وہ منہ لاؤ جو کہ بہت درود پڑھتا تھا تاکہ بوسہ دوں۔ اس شخص نے شرماتے ہوئے رخسار سامنے کر دیا۔ آپؐ نے اس کے رخسار پر بوسہ دیا۔ اس کے بعد وہ نیند سے بیدار ہو گیا اور اس کا سارا گھر خوشبو سے معطر تھا۔

سب سے زیادہ فائدہ جو درود شریف پڑھنے میں ہے وہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت ہوتی ہے۔ خاص طور پر درود تاج پڑھنے والے کو تو بہت جلد زیارت ہوتی ہے۔ درود کی برکات ص ۲۹ سطر ۹

خاص الخاص نعمت

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرھم علی صلوۃ یعنی قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ مجھ سے قریب مجھ پر زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا۔ اس سے زیادہ اور کیا نعمت ہوگی کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ قیامت میں قرب نصیب ہوگا۔ پھر کس چیز کا ڈر ہوگا۔ (درود کی برکات ص ۳۰ سطر ۵)

امام رازی کا فلسفہ

حضرت امام فخر الدین رازیؒ فرماتے ہیں کہ استغفار اور درود میں سے درود کو بہتر جانو۔ تم درود پڑھو اور استغفا کا کام حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر چھوڑ دو، کیونکہ درود شریف تو اسرار عمل الہی ہے۔ اس کے منظور ہونے یا نہ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا مگر استغفار دعا کی ایک درخواست ہے کوئی گارنٹی نہیں کہ قبول ہوگی یا نہ ہوگی اگر دعا میں اخلاص وغیرہ شامل نہیں تو اس کے قبول نہ ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے استغفار کا یقین نہیں کیا جا سکتا لیکن درود کا یقین کیا جا سکتا ہے اور درود شریف کے قبول ہونے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔

اس لئے پر امن اور اطمینان بخش راہ یہ ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ درود یعنی صلوٰۃ کا ورد

جاری رکھیں اور استغنا کا کام حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حوالے کر دیں۔ وہ ہمیشہ ہی اپنی امت کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی استغفار اور دعا ہر حال میں قبول ہی قبول ہے۔ ادھر ہمارا درود قبول ادھر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دعا (استغفار) قبول' دونوں طرف کامیابی ہی کامیابی ہے (ص ۳۰ سطر ۱۲)

بشارت

حضرت خالد ابن کثیرؒ کا جب وقت وفات قریب آیا تو لوگوں نے ان کے سرہانے ایک پرچہ کاغذ پر مضمون لکھا ہوا پایا کہ۔

براته من النار خالد بن کثیر

یعنی خالد ابن کثیر کو دوزخ سے نجات ہے۔ اس کاغذ کے پرچہ کو دیکھتے ہی لوگوں کو بڑا تعجب ہوا۔ سب کے سب فوراً گھر والوں کے پاس جمع ہو کر اس کا سبب دریافت کرنے لگے۔ ہر ایک حیران تھا اور ہر ایک یہ راز سننے کے لئے بے قرار تھا۔ گھر والوں سے معلوم ہوا کہ ہر جمعہ کو دس ہزار مرتبہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر حضرت خالد بن کثیر درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ ان کا معمول تھا کہ رات کو دس ہزار مرتبہ اللھم صلّ علی محمد النبی الامی و علی آلہ وسلم پڑھتے تھے۔ سبحان اللہ اس درود شریف کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر بھیجنے کا انعام ان کو دنیا ہی میں مل گیا' آخرت تو آگے ہے۔

(معراج المومنین صفحہ ۱۸۱)

اس فانی دنیا میں ایسے بھی خدا رسیدہ بزرگ ہیں کہ وہ جب نماز میں تشہد پڑھنے بیٹھتے ہیں اور السلام علیک ایھا النبی کہتے ہیں تو آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اس کا باقاعدہ جواب و علیکم السلام و رحمتہ اللہ و برکاتہ' سنتے ہیں۔ یہ سب درود شریف کی برکت ہے۔ درود کی برکات ص ۳۱ سطر ۱۶

ستر ہزار نیکیاں ------ ستر ہزار دن

مزرع الحسنات میں درج ہے کہ اگر کوئی شخص اس درود شریف کو پڑھے تو ستر ہزار فرشتے

ستر ہزار روز تک اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھتے ہیں۔ (سبحان اللہ)

اللھم صلّ علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد کما تحب و ترضاہ لہ

(الٰہی حضور آقائے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت محمد کی آل و اولاد پر درود بھیج جو تیرا محبوب اور پسندیدہ ہے)

عبدل میرے گناہوں کو بخشے وہ کریم — محشر میں رٹ لگاؤں گا جب میں درود کی

حضرت عابد الرحمن صدیقی صاحب اپنی تصنیف میں فرماتے ہیں کہ خصوصیت کے ساتھ طالب علموں کو یومیہ ایک سو مرتبہ کم از کم درود شریف ضرور پڑھنا چاہیے اس سے قلب منور ہوتا ہے۔

اس ناچیز کا بھی یہ اعلان ہے کہ واقعی جلد از جلد قلب کو منور کرنے والی اگر کوئی چیز لاجواب دیکھی تو وہ درود شریف ہے۔ اسی لئے درود شریف کو تاج الوظائف کہتے ہیں۔ (درود کی برکات ص ۳۳ سطر ۳)

جبرئیل کا درود

ایک روز جبرائیل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اللہ نے جب مجھے پیدا کیا تو دس ہزار سال تک یہ پتہ نہ چل سکا کہ کیوں پیدا کیا گیا ہوں اور کیا کروں اس کے بعد ندا آئی اے جبرائیل علیہ السلام۔ تب معلوم ہوا کہ میرا نام جبرائیل علیہ السلام ہے۔ فوراً" عرض کیا لبیک اللھم لبیک حکم ہوا میری پاکی بیان کرو۔ دس ہزار برس یہ کیا پھر حکم ہوا میری بزرگی بیان کرو۔ دس ہزار تک یہ کیا اس کے بعد مجھ پر انوار عرش ظاہر ہوئے۔ عرش پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا میں نے عرض کیا اے باری تعالیٰ محمد رسول اللہ کون ہیں؟ حکم ہوا اگر محمد نہ ہوتے تو میں تجھ کو پیدا نہ کرتا۔ بلکہ نہ جنت نہ دوزخ نہ چاند نہ سورج۔ اے جبرائیل محمد پر درود پڑھو میں دس ہزار برس تک آپ پر درود پڑھتا رہا۔ (درود کی برکات ص ۴ سطر ۱)

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا سجدہ

اور خدا کا سلام

عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم باہر تشریف لے گئے۔ حتیٰ کہ کھجوروں کے باغ میں داخل ہوئے اور آپ نے سجدہ کیا اور بہت دراز کیا۔ یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی ہے۔ عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھنے کے لیے باہر آیا تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سر اٹھایا اور فرمایا کہ جبرائیل امین نے مجھ سے فرمایا کہ میں آپ کو اس چیز کی خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی بھی آپ پر درود بھیجے تو میں اس آدمی پر رحمت نازل کروں گا اور جو آپؐ پر سلام بھیجے تو میں خود اس آدمی پر سلام بھیجوں گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

درود عرش پر

ابن جوزیؒ نے نقل کیا ہے کہ درود شریف عرش سے پہلے کسی مقام پر نہیں رکے گا اور کسی فرشتہ سے اس کا گذر نہیں ہوگا مگر وہ کہے گا کہ اس کے کہنے والے کے لئے دعا کرو۔ جیسا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجا ہے۔

حافظ منذریؒ نے ترغیب و ترتیب میں طبرانی کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔ اور جو شخص مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس شخص کو قیامت میں شہداء کے ساتھ مقام عطا فرمائے گا۔ (درود کی برکات ص ۳۴ سطر ۱۳)

جواب

امام طبرانی فرماتے ہیں کہ ایک فرشتہ اس کام پر مامور ہے کہ جو کوئی بھی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجتا ہے تو وہ کہتا رہتا ہے و انت صلی اللہ علیک یعنی تجھ پر بھی اللہ کی رحمتیں ہوں۔

(وسیلۃ العظما)

زبدۃ الواعظین میں ہے کہ قیامت کے روز ایک ایسی جماعت ہوگی کہ جن کے منہ چاند کی طرح روشن ہوں گے اور ان کے بال سچے موتیوں سے لبریز ہوں گے اور نور کے ممبر پر اس حال میں بیٹھے رہیں گے۔ اہل جنت کہیں گے کہ تم فرشتے ہو یا انبیاء؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم نہ تو نبی ہیں اور نہ ہی فرشتے ہیں' صرف اتنا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے امتی ہیں۔

فرشتے حیران ہو کر کہیں گے "یہ مرتبہ کیسے نصیب ہوا" وہ کہیں گے کہ پنج وقتہ نماز ہم نے آداب اور سنتوں کے ساتھ با جماعت پڑھی اور اس کے ساتھ جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام مبارک آتا تب آپؐ کی محبت اور عشق کے باعث دل سے صلوٰۃ (درود) پڑھتے تھے۔

پانچ فرشتے

مجالس الابرار میں ہے کہ انسان کے ساتھ پانچ فرشتے رہتے ہیں۔ ایک سیدھی جانب جو نیکیاں لکھتا ہے۔ دوسرا بائیں جانب جو بدیاں لکھتا ہے تیسرا آگے رہتا ہے جو نیکیوں کی تلقین کرتا ہے۔ چوتھا پیچھے رہتا ہے جو بلاؤں کو دور کرتا ہے۔ پانچواں پیشانی پر رہتا ہے جو درود شریف لکھتا ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وہ آلہ وسلم کو پہنچا دیتا ہے۔ (سبحان اللہ) (درود کی برکات ص ۳۶ سطر آخر)

دلائل الخیرات و فضائل درود شریف

التذکرہ کے ص ۸۴ سطر ۳ پر تحریر ہے افادیت و جامعیت' اور مقبولیت کے لحاظ سے جتنا جامع بیان درود شریف کے فضائل کے متعلق دلائل الخیرات کے دیباچہ میں ہے کہیں اور نظر نہیں آتا۔ اور نہ اتنی عمدہ جامع کتاب ہی کوئی صرف درود شریف پر مشتمل آج تک شائع ہوئی۔ تمام علماء و مشائخ امت کا اجماع ہے کہ جو درود و صلوات و مناجات و تحیات صاحب دلائل الخیرات نے اس کتاب میں جمع کئے ہیں وہ بحذف اسانید احادیث کا لب لباب ہیں چونکہ یہ دیباچہ عربی میں ہے اس لئے عربی داں حضرات ہی مستفید ہو سکتے ہیں اس لئے اس کا عام فہم ترجمہ درج کیا جاتا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے فائدہ حاصل کر سکیں اس ضمن میں دو باتیں قابل ذکر ہیں اور یہ دونوں باتیں ایسی ہیں کہ ان سے کثرت سے درود شریف پڑھنے کی ترغیب ہوتی ہے۔

پہلی تو سبب تالیف دلائل الخیرات ہے۔

مولف دلائل الخیرات حضرت امام ابو عبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی معہ اپنے شاگردوں کے ملک بربر (مراکش) میں گشت کرتے کرتے جب ایک گاؤں میں پہنچے تو وہاں ظہر کا وقت آخر ہونے لگا پانی نہ تھا بہ ہزار جستجو ایک کنواں ملا مگر ڈول رسی ندارد شیخ موصوف نہایت پریشان ہو گئے کنویں کے گرد پھرتے تھے کچھ فاصلہ پر ایک مکان تھا جس کے روزن سے ایک آٹھ نو سال کی لڑکی شیخ کی یہ حالت دیکھ رہی تھی بولی اے شیخ باعث پریشانی کیا ہے؟ جواب دیا کہ میں محمد بن سلیمان جزولی ہوں ظہر کا وقت تنگ ہے پانی میسر نہیں ہے سبب کیا ہے صبر کرو آتی ہوں جب لڑکی آئی تو جا کر کنویں میں پھوک دیا جس کی وجہ سے پانی میں یک دم جوش آگیا اور چاروں طرف سے بہنے لگا لڑکی اپنے گھر چلی گئے شیخ جب نماز سے فارغ ہوئے تو سیدھے اس کے گھر کے دروازہ پر گئے اور دستک دی لڑکی نے کہا کون ہے شیخ نے کہا اے پیاری بیٹی تم کو خدا کی قسم ہے جس نے تم کو پیدا کر کے راستہ دکھایا تم کو میں خدا اور تمام پیغمبروں کا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جن کی شفاعت کی تم امیدوار ہو واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کہ تم بتاؤ کہ اس مرتبہ کو تم کیونکر پہنچیں۔ اس نے جواب دیا کہ اگر تم اتنی بڑی قسم نہ دلاتے تو میں ہرگز نہیں بتاتی فلاں درود کے پڑھنے سے جس کا میں ورد کرتی ہوں یہ مرتبہ مجھے حاصل ہوا ہے۔ تب شیخ نے وہ درود اور اس کے پڑھنے کی اجازت اس سے حاصل کی اور فوراً" دل میں خیال بلکہ شوق عظیم پیدا ہوا کہ ایک

ایسی کتاب لکھوں جو درود کے بہترین الفاظ پر مشتمل ہو اور لڑکی کا بتایا ہوا درود بھی اس میں درج کیا جائے تب آپ نے کتاب دلائل الخیرات تالیف کی درود اور وظائف میں تمام عالم اسلام کے درمیان اور خصوصاً حرمین شریفین و مصر میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کتاب کو مقبول خاص و عام بنایا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ خود شیخ علیہ الرحمتہ جس مرتبہ کو پہنچے اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ آپ کی وفات یکم ربیع الاول ۸۷۰ھ میں بمقام سوس واقع ملک بربر میں نماز صبح کی پہلی رکعت کے دوسرے سجدے میں ہوئی اسی روز ظہر کے وقت مسجد کے قریب مدفون ہوئے ستر سال بعد مراکش کے شاہ نے ان کی نعش کو مقام سوس سے منتقل فرما کر قبرستان ریاض الفردوس واقع مراکش مین دفن کیا جب نعش برآمد ہوئی تھی تو بالکل تازہ معلوم ہوتی تھی جس پر زمین کا مطلق اثر نہیں ہوا تھا۔ داڑھی اور سر کے بال اسی دن کے بنے معلوم ہوتے تھے بعض حاضرین نے انگلی سے چہرہ مبارک کو دبایا تو خون سرک گیا انگلی کو ہٹایا تو پھر اپنی مقام پر آگیا آپ کے مزار مبارک پر کثرت سے انوار عظیمہ کا ظہور ہوتا رہتا ہے۔

حضرت سید محمد ابن سلیمان جزولی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس کتاب یعنی دلائل الخیرات کے دیباچہ میں فرماتے ہیں " سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے کہ جس نے ہدایت کی طرف رہنمائی کی اور ایمان اور اسلام سے نوازا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و سلام نازل ہو ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جن کے سبب سے ہمیں بتوں کی پرستش سے رہائی ملی اور باطل خداؤں کی عبادت سے چھڑایا اور ان کی اولاد و اصحاب پر جو برگزیدہ نیکو کار اور صاحب کرامت ہیں یہ سب مقصدوں میں زیادہ بہتر مقصد ہے اس شخص کے لئے جو قرب چاہے درگاہ خداوند حقیقی کا تاکہ رضا اور خوشنودی حاصل ہو اللہ برتر کی اور محبت پیدا ہو حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کہ نام نامی ان کا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور اللہ تعالیٰ ہی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان کی سنت کی اتباع کرنے والوں میں داخل فرماوے اور ان کے کامل دوستداروں میں سے کردے بے شک اللہ تبارک تعالیٰ اس دعا کو قبول کرنے والا ہے اور نہیں کوئی معبود سوائے اس کے اور نہ کوئی نیکی سوائے اس کی نیکی کے اور کیا ہی اچھا وہ مولیٰ ہے اور کیا اچھا مددگار ہے اور انہیں کوئی حلیہ گناہ سے بچنے کا اور کچھ زور نہیں عبادت پر کسی کا بجز اللہ

برتر ہے۔

درود شریف کے فوائد و نتائج

شفاء القلوب ص ۱۷۶ سطر ۲ پر مولانا نبی بخش حلوائی تحریر فرماتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک حدیث بیان کی ہے آپ نے فرمایا کثرت سے درود پڑھا کرو درود قبر کا نور اور پل صراط کا راہنما ہے درود دلوں کا نور ہے جس سے نیکیاں جگمگا اٹھتی ہیں اور ان نیکیوں کی قبولیت کے دروازے کھل جاتے ہیں پھر ان نیکیوں پر ثابت قدمی ہو جاتی ہے پھر اللہ تعالیٰ اس نور سے ایک نور حسی پیدا فرماتا ہے یہ نور قبر پل صراط دل و دماغ غرضیکہ ہر مقام پر مددگار ہو تا ہے۔ جس طرح پانی آگ کو ٹھنڈا کر دیتا ہے ایسے ہی درود کا نور گناہوں کو مٹا دیتا ہے دل میں نفاق و بخل کی میل سے پاک ہو جاتے ہیں غم و اندوہ کٹ جاتے ہیں اور حاجت پوری ہو جاتی ہیں من عسرت علیہ حاجۃ فلیکثر من الصلواۃ (حدیث) جسے تنگی آئے اسے درود پاک کی کثرت کرنی چاہئے گناہوں سے نجات ملتی ہے اور نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے جنت میں درجات بلند ہوتے ہیں"

درود پڑھنے والا غیروں کی محبت دل سے دور کر دے تو اس کے دل میں حسی نور کی جلوہ نمائی ہوتی ہے وہ حقائق پر غور کرنا شروع کر دیتا ہے اور حقائق پا لیتا ہے اور درود کے نور سے اس کے ساتھ زندگی کی راہیں روشن ہو جاتی ہین وہ اس نور کی برکت سے حق کو پہچاننا شروع کر دیتا ہے اور باطل کو نظر انداز کر دیتا ہے جس طرح صاف شیشے سے ہر چیز دکھائی دینے لگتی ہے ویسے ہی اچھے برے کی تمیز ہو جاتی ہے اس کی خواہشات نفسانی دور ہو جاتی ہیں اور دل میں یقین کی قوت بڑھنے لگتی ہے نفس عمارۃ اور نفس لوامہ کی قوتیں کمزور پڑنے لگتی ہین اور گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے تو نفس مطمئنہ کو قوت حاصل ہو جاتی ہے۔

پھر وہ نہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے بلکہ شریعت کے مطابق چلتا ہے وہ زر خالص کی طرح چمکتا ہے یا ایھا نفس المطمئنۃ ارجعی الٰی ربک راضیۃ مرضیۃ کی تصویر بن جاتا ہے اس مقام پر رحمت خداوند کا نزول ہوتا ہے اور دولت سکینہ حاصل ہوتی ہے جب عام نیک لوگوں کے ذکر سے دعائیں قبول ہونا شروع ہو جاتی ہیں تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے ذکر سے دعاؤں کے قبول ہونے میں کیا شک رہ جاتا ہے۔

حضرت خالد عمران بیان کرتے ہیں ایک باری ایک ندی کے کنارے ہم تین شخص ملے ایک نے بتایا کہ بیس سال سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مبارک میری آنکھوں سے اوجھل نہیں ہوئی۔ دوسرے نے بتایا کہ سابقہ آٹھ سالوں سے حضور سرور کائنات کی شکل و صورت کو اپنی سامنے پاتا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے درود پاک میں دن بھی ناغہ نہیں کیا۔

تیسرے نے دریافت کیا اس کثرت درود کی اور تاثیر کیا دیکھی گئی ہے اس نے کھڑے کھڑے اپنے ہاتھ پر ایک پھونک ماری تو اس سے کستوری کی خوشبو پھیلنے لگی پھر یہ خوشبو کئی دن رات اسی مقام پر آتی رہی اس کامل مرد نے مزید بتایا کہ دراصل صحابہ رسول کا ورثہ ہے یہ صحابہ کرام کے طفیل سلسلہ فیض جاری ہے اس روایت کو شرح عقود الفاتحہ میں ابن حاج نے بیان کی ہے اور کتاب تجلی الاسرار کے صفحہ نمبر ۱۳ میں درج ہے۔

حضرت امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے درود پاک کے فوائد لکھے ہیں تاکہ لوگ محبت سے پڑھ سکیں جس طرح حضرت ابی کعب کی حدیث سے یہ حکم ملا ہے کہ اجعل لک صلواتی کلھا (میرے لئے ہر وقت درود پڑھا کرو) اس سے دونوں جہانوں کے غم دور ہو جاتے ہیں اس درود پاک کی کثرت سے دین و دنیا کی تمام حاجات پوری ہو جاتی ہیں۔

درود پاک کے فوائد احادیث نبوی میں

درود پاک اعمال کو پاکیزہ کرتا ہے اور گناہوں کو مٹاتا ہے اور پھر پڑھنے والے کے درجات بلند کراتا ہے بخشش کے دوازے کھول دیتا ہے اس کا ثواب احد پہاڑ کے برابر ہوتا ہے اس کی نیکیوں کا پورا وزن دیا جائے گا دنیا کے تمام امور صحیح ہوتے ہیں غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے غم و فکر سے محفوظ رہتا ہے دہشت سے مبرا ہوتا ہے حضور میدان حشر میں اس کی شفاعت فرمائیں گے۔

اللہ کی رحمت اور خوشنودی حاصل ہو گی۔

اللہ کے غضب سے محفوظ رہے گا۔

میزان میں اس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گا۔
وہ حوض کوثر سے پانی پی سکے گا۔
دوزخ کے قہر اور غضب سے بچ جائے گا۔
پل صراط سے بجلی کی رفتار سے گذرے گا۔
مرنے سے پہلے ہی جنت میں اپنی جگہ دیکھ لے گا۔
جنت میں حوروں کی خدمت میسر ہو گی۔
اللہ کے راستے میں بیس جنگ لڑنے سے زیادہ ثواب ملے گا۔
وہ پاک و طاہر ہو گا۔
ایک درود سے ایک سو حاجتیں پوری ہوں گی۔

فرشتے اس پر درود پڑھتے رہیں گے۔
رزق کی تنگ دستی سے محفوظ رہے گا۔
ہر مجلس میں وہ زیب و زینت حاصل کرے گا۔
میدان حشر میں حضور کی نگاہ میں ممتاز رہے گا۔
حضور کی شفاعت لازمی ہو گی۔
اللہ کی قربت اور حضور کی بارگاہ میں رسائی رہے گی۔
پل صراط پر نور کی روشنی میسر ہو گی۔
ہر دشمن پر فتح پائے گا۔
لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت بڑھ جائے گی۔
ہر جگہ اتفاق کی دولت میسر آئے گی۔
ہر منافق سے حسد کرے گا۔
وہ خواب میں سید النساء کی زیارت سے مشرف ہو گا۔
اس کی غیبت کم ہو گی۔
دنیاوی فائدے حاصل ہوں گے۔

درود میں اللہ کی فرمانبرداری ملے گی۔
اللہ کے موافقت میں حضور پر درود بھیجے گا۔
اللہ اس کے عیبوں پر پردہ پائے گا۔
وہ حسرت کی موت نہیں مرے گا۔
وہ بخل کی بیماری سے محفوظ رہے گا۔
اس کی دعا سے معاندین کی ناک کٹے گی۔
میدان حشر میں اسے بہشت کی راہیں کھلی ملیں گی۔
اس کے بدن سے خوشبو آیا کرے گی۔
جو لوگ درود نہ پڑھ کر حضور پر ظلم کرتے ہیں ان سے دور رہے گا۔
حضور کی محبت میں اضافہ ہو گا۔
اسے نیکی کی خواہش ہر وقت رہے گی۔
حضور کی بارگاہ میں اس کا نام لیا جائے گا۔
وہ مرنے تک ایمان پر سلامت و قائم رہے گا۔
اللہ کے احسانات وارد ہوں گے۔
دل میں حضور کی صورت مبارک نقش ہو جائے گی۔
اللہ کی بارگاہ میں دست بدعا رہے گا۔
اس میں مرشد کامل کی خصوصیات پیدا ہوں گی۔
اس کے گناہوں کی آگ بجھ جائے گی۔
اس کی دعائیں بارگاہ الٰہی میں قبول ہوں گی۔
میدان حشر میں حضور کا وصل نصیب ہو گا۔
بھولی ہوئی چیزیں یاد آجا کریں گی۔
جنت میں بلند درجات نصیب ہوں گے۔
اللہ کی حمد کے ساتھ حضور کا درود اس کے لئے ایک ممتاز مقام لے کر دے گا۔
زمین و آسمان والوں کی دعائیں اس کے لئے وقف ہوں گی۔

اللہ اس کی ذات میں برکات دے گا۔
اس کے اعمال میں برکت ہو گی۔
اس کی اولاد میں برکت ہو گی۔
اس کے مال اور اسباب میں برکت ہو گی۔
چار پشتوں تک برکت کے آثار ظاہر ہوں گے۔
حضور کی محبت میں اضافہ ہوتا رہے گا۔
حضور کی بارگاہ میں اپنے آپ کو حاضر پائے گا۔
اس کی زبان پر حضور کا ذکر جاری رہے گا۔
دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔
گناہوں کا کفارہ ہو گا۔
اس کے گناہوں پر پردہ پڑا رہے گا۔
ملائکہ اس کے درود کو سنہری حروف میں لکھ کر بارگاہ رسالت میں پیش کریں گے۔
حضور اس سے مصافحہ فرمائیں گے۔
موت سے پہلے اسے توبہ کی توفیق ملے گی۔
جان کندن کی سختی سے محفوظ رہے گا۔
اللہ کی رضا اور محبت میں اضافہ ہوتا رہے گا۔
اس کا گھر روشن رہے گا۔
اس کے چہرے پر نور اور گفتار میں حلاوت پیدا ہو گی۔
اس کی مجلس میں بیٹھنے والے بھی مسرور رہیں گے۔
اس کی دعوت کا ثواب دس گنا ہو گا۔
وہ اللہ کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرتا رہے گا۔
وہ فرشتوں کا امام بنے گا۔
اوامر و نواہی کا احترام کرے گا۔
حضور کی قولی اور فعلی اتباع کرے گا۔

اس کی کشتی طوفان سے پار ہو گی۔
وہ ہمیشہ نیک ہدایت حاصل کرے گا۔
وہ دنیا کے مشاغل سے فارغ رہے گا۔
اس کو فوز و فلاح کے مراتب حاصل ہوں گے۔
حضور کے احسانات کا بدلہ درود پڑھنے والا چکاتا رہتا ہے۔
حضور ہی میدان حشر میں اس کے کفیل ہوں گے۔
جنت میں اس کا گھر حضور کے گھر کے ساتھ ہو گا۔
لوگوں کی زبانیں اس کی غیبت سے بند ہو جائیں گی۔
درود کی کثرت سے بہشتی رہن سہن میں وسعت ہو گی۔
درود پڑھنے والا طاعون کی بیماری میں مبتلا نہیں ہو گا۔
اس سے بلائیں دور رہیں گی۔

مندرجہ بالا فضائل کی تفصیل دیگر کتابوں کے علاوہ ابن حجر اور شمس الدین ہروی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی تصانیف میں درج کی ہے ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ ان فضائل کے لئے سند ہیں جب اس نے حضور سے کہا اجعل لک صلواتی کلھا (یا رسول اللہ میں تمام وقت آپ کے درود پر صرف کرتا ہوں) حاکم رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو صحیح لکھا ہے اور اس کی سند کو قوی بتایا ہے علامہ بوصیری رحمتہ اللہ علیہ اور امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی ان احادیث کی اسناد قوی بیان کی ہیں۔

اگر کسی مجلس میں بیٹھے ہوئے بسم اللہ کے بعد درود پاک پڑھ لیا جائے تو اہل مجلس میں اس کی غیبت سے زبانوں کو بند رکھیں گے اس عمل کے بغیر عام طور پر لوگوں کی زبانوں پر غیبت آتی رہتی ہے۔

درود پڑھنے والا تھوڑے ہی عرصہ میں غنی ہو جاتا ہے۔
دنیا میں معروف و مشہور ہو جاتا ہے۔
اگر درود پڑھنے والا دوزخ میں بھی ڈال دیا جائے تو درود پاک اس کی شفاعت کو پہنچ جاتا ہے۔

میدان حشر میں درود پڑھنے والے کی زبان سے نور کی کرنیں نکلیں گی۔
درود نہ پڑھنے والے کی زبان کالی ہو گی اور اس کی قیامت کو کوئی شنوائی نہیں ہو گی۔
جو شخص ہر روز ہزار بار درود پڑھے گا اسے موت سے پہلے جنت میں اپنا مقام نظر آجائے گا۔

یاد رہے جس مجلس میں درود کے بغیر اٹھا جائے اس مجلس سے گندی بدبو اٹھتی ہے جو خدا کے فرشتوں کو ناپسند ہے حضرت ابو ذر غفاری فرماتے ہیں مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی کہ سفر و حضر میں درود پاک پڑھتا رہوں۔ اللہ کے فرشتے جنت کی دیواروں پر بیٹھے درود پاک پڑھتے ہیں ان فضائل کی روشنی میں ہم بلاخوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ درود پاک تمام عبادات سے افضل ترین عبادت ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت درود کے اثرات

شفاء القلوب کے ص ۱۳۳ سطر ۸ پر مولانا محمد نبی بخش حلوائی فرماتے ہیں۔
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت اور متواتر درود پاک پڑھنے سے حضور کے ساتھ ایک خاص تعلق اور رابطہ پیدا ہونے لگتا ہے حضور نے فرمایا مجھے وہ شخص بہت پسند ہے جو مجھے کثرت کے ساتھ درود بھیجتا ہے۔

متواتر درود پڑھنے سے حضور کی ذات اقدس کے ساتھ ایک خاص نسبت پیدا ہو جاتی ہے اس سلسلہ میں جس قدر اخلاص ہو گا اسی قدر قدرو منزلت بڑھے گی چونکہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے درود پڑھنے والے کو خود دیکھتے ہیں اور پھر نظر شفقت فرماتے ہیں لہذا جو شخص زیادہ وقت کے لئے درود پڑھے گا وہ حضور کی نگاہ شفقت کا زیادہ سے زیادہ مطمع نظر رہے گا جس پر حضوری نگاہ اکسیر ہو وہ ہر کھوٹ اور میل کچیل سے صاف ہو جاتا ہے یہ تسلیم شدہ بات ہے کہ جو شخص کسی سے محبت کرتا ہے اس کا ذکر زیادہ کرتا ہے اور جس سے محبت ہو وہ میدان حشر میں ساتھ ہوتا ہے حضور سرور کائنات کے قربت ہونے کے لئے درود ایسے ہے جیسے اللہ کے قریب ہونے کے لئے اس کی بارگاہ میں سجدہ ہے۔

حضرت عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب "یواقیت" میں لکھتے ہیں کہ ہمارے

مشائخ نے کثرت سے درود کا حکم لگایا ہے روزانہ ایک ہزار سے لے کر دس ہزار تک درود پاک پڑھا جاتا رہا ہے درود پڑھنے والے کو چاہئے کہ وہ نہایت عجز اور انکسار سے بارگاہ رب العزت میں دعا کرے اے رحیم و کریم اپنے نبی پر رحمت نازل فرما اور پھر اس سے التجا کے ساتھ مناجات پیش کرے ایسی دعائیں یقیناً بارگاہ رب العزت میں قبول ہوتی ہیں۔

ایک نکتہ

قرآن پاک میں من یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ کی آیت کریمہ کی تفسیر میں علماء تفسیر نے بیان کیا ہے کہ حضور کی اطاعت ہی اللہ تعالیٰ کی قربت کا ذریعہ ہے اسی طرح من رانی فقد رای الحق (جس نے مجھے دیکھا اس نے اللہ کو دیکھا) میں بھی یہی نکتہ ہے کہ حضور کو دیکھنا اللہ تعالیٰ کو دیکھنا ہے نماز میں خشوع و خضوع آداب نماز میں شمار ہوتا ہے اسی طرح حضور پر عجز و انکساری کے ساتھ درود پاک پڑھنا بھی ضروری ہے الھم صلّ علیٰ سیدنا محمد پڑھتے وقت بارگاہ رب العزت میں عرض کرنا چاہئے کہ اے اللہ اپنے محبوب کی عظمت اور شان میں اضافہ فرمانا۔ اسی طرح حضور کے دوست حضور کی اولاد حضور کے دوستوں کے دوست اور حضور کی اولاد کی اولاد قابل صد احترام و محبت میں حضور کی شفقت کے بغیر اللہ کا قرب حاصل ہونا مشکل ہے اس لئے اللہ کو ملنے کے لئے حضور کا دامن تھامنا بہت ضروری ہے۔

امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے نور الدین ولی کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ ہر روز ہزار بار نہایت ادب سے درود پاک پڑھا کرتے تھے اور شیخ احمد زواری رحمتہ اللہ علیہ ہر روز چالیس ہزار بار درود پاک پڑھا کرتے تھے یہ حضرت ایک دن مجھے (امام شعرانی) فرمانے لگے ہمارے سلسلہ طریقت میں درود کثرت سے پڑھنا چاہئے۔ درود پڑھتے پڑھتے ہی حضور کی بارگاہ میں رسائی حاصل ہوتی ہے درود کی روشنی میں ہی حضور کی مجلس میں رسائی ہوتی ہے اور اس کثرت درود سے بیداری کے عالم میں سرکار دوعالم کی زیارت ہوتی رہتی ہے صحابہ کرام حضور کی صحبت میں رہتے اور حضور سے ہی ہر کام پوچھ کر کرتے تھے۔

حضرت امام شعرانی کی طرح حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب "مدارج النبوت" میں لکھتے ہیں کہ مجھے کثرت درود پاک کی برکت سے حضور کی بارگاہ میں اس

طرح حاضری نصیب ہوتی تھی جس طرح صحابہ کرام کو حضوری ملتی تھی حضور کی قوی یا ضعیف حدیثوں میں اس بات پر اتفاق ہے کہ حضور کی اتباع اور کثرت درود سے ہی بارگاہ رسالت میں رسائی ہوتی ہے ہم ان لوگوں کی صف میں کیسے داخل ہو سکتے ہیں جو ہر وقت درود و سلام کی نعمتوں سے مالامال ہیں جو لوگ زلف محبوب کی زنجیر پر پیچ کے قیدی ہیں اور جو جام وصال پی کر مست الست ہیں جنہیں زلف محبوب کے سیاہ سانپ نے ڈس لیا ہو اور پھر جنہیں دوست کی محبت کی زلف گرہ گیر نے گرفتار کر لیا ہو عشق کی حرارت ہوتی ہے ایسے لوگوں کو ایسی کیفیت پیدا کر لینے سے بارگاہ نبوی میں بلا روک ٹوک رسائی حاصل ہوتی ہے۔

جو کوئے محبوب میں جا نہیں سکتا وہ ہر قدم پر ناکام رہتا ہے اس کے لئے زندگی بوجھل ہو جاتی ہے شہنشاہوں کے ایوانوں کے سامنے چاک و چوبند پاسباں اور پہرے دار جانے والوں کو روک لیتے ہیں مگر دیکھا گیا ہے کہ اگر کوئی مجذوب یا دیوانہ ایوان شاہی میں گھس جائے تو پہرے دار بھی کچھ نہیں کہتے بارگاہ نبوی میں داخل ہونے کے لئے تو اتنی قربت حاصل کریں کہ پہرے دار رعب و داب کو دیکھ کر نہ روکیں یا محبوب خدا کی محبت میں ایسے دیوانے اور مجذوب بن کر گذریں کہ کسی کی نگاہ روکنے کی جرات نہ کرے ان دونوں طریقوں میں مہارت نہ ہو تو بارگاہ نبوی میں رسائی یافتہ کسی ایسے مرد کامل کا دامن پکڑ لو جس کے ساتھ جاؤ تو کوئی نہ روکے وسیلہ کے بغیر ظاہری بادشاہوں کے ہاں رسائی ناممکن ہے تو جس دربار میں جنید و بایزید بھی داخل ہوتے دم بخود ہوں وہاں تک بغیر وسیلہ کے کس طرح رسائی ہو سکتی ہے جو لوگ حضور کی نگاہ رحمت کے دیوانے ہیں انہیں کسی مقام پر نہیں روکا جاتا روز حشر کو دوزخ کا دربان ایسے لوگوں کو کسی جگہ جانے سے نہیں روکے گا وہ جب چاہیں گے اپنے دوستوں کو دوزخ سے نکال نکال کر جنت میں لاتے رہیں گے یہ سارے مراتب یہ ساری دعائیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا صدقہ ہیں۔

حضور نور الدین جوشونی رحمتہ اللہ علیہ علم و فضل کے سرچشمہ تھے وہ علم و عمل کے مرکز تھے ہزاروں علماء آپ سے علم حاصل کر کے نامور ہوئے مگر وہ نور الدین ولی کی طرح درود کی کثرت نہیں کیا کرتے تھے چنانچہ نور الدین جوشونی نے وہ قربت نہیں پائی جو نور الدین ولی کو کثرت درود کی بدولت نصیب ہوئی ان کی ساری مرادیں اور آرزوئیں کثرت درود سے پوری

ہوتی رہیں۔

تمام سالک اور مجذوب اللہ کے دوست ہیں وہ ذکر الٰہی سے سرشار ہیں اسی طرح درود پاک کے پڑھنے والے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے سرشار ہیں انہیں مقام برزخ میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحبت حاصل ہے وہ حضور کی بارگاہ میں باریابی حاصل کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

ایک لطیف نکتہ:

جب کوئی اللھم کہتا ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ کے سارے نام شامل ہوتے ہیں اللہ کا ذکر تمام اذکار سے افضل ہے پھر ان اسماء اور دعا کے ساتھ حضور کی خیر خواہی مطلوب ہو تو اس سے بڑھ کر کونسی دعا ہو سکتی ہے جب عام مومن نیک دعاؤں سے بلند رتبہ ہو سکتا ہے پھر نبی علیہ السلام کی دعا کا کیا مقام ہو گا۔ ہر عبادت اور ہر دعا میں خلوص و محبت کا ہونا ضروری ہے۔ حضور قلب کے بغیر کوئی دعا قابل قبول نہیں مگر درود پاک ایک ایسا ہدیہ ہے جو ہر حالت میں بارگاہ میں پہنچتا ہے۔

ایک مومن جب ادب کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں درود پیش کرتے ہیں لیکن اگر درود پاک خلوص و محبت اور آداب و شرائط سے پڑھا جائے تو ایسا درود براہ راست بارگاہ نبوی میں پہنچتا ہے۔

درود شریف سے پہلے نیت

شفاء القلوب کے ص ۱۳۸ سطر ۲ پر تحریر ہے۔

درود پاک پڑھنے سے پہلے صحیح طریقہ یہ ہے کہ استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ لا ھوا الحی القیوم و اتوب الیہ فالمغفرتہ والھدایتہ انہ ھو التواب الرحیم ایک بار پڑھے پھر کلمہ توحید تین بار پڑھے پھر تین بار سورۃ فاتحہ پڑھے پھر تین بار سورۃ اخلاص پڑھے پھر تین تین بار معوذ تین (قل اعوذ برب الفلق ----- قل اعوذ برب الناس) پڑھے ایک بار اسماء الحسنٰی (یعنی اللہ کے ننانوے نام) پڑھے اس کے

بعد لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیکم ما انیتم حریص علیکم بالمومنین رؤف الرحیم ط فان تولو فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم ط آیتہ کریمہ کی تلاوت کرے پھر ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین آمنو صلو علیہ وسلمو تسلیما" پڑھے اور پھر مندرجہ ذیل درود پاک پڑھے۔

الصلواۃ و السلام یا سیدی یا رسول اللہ انت باب اللہ ولم یکن باب غیرک حینک بکثرۃ الذنوب والعصیان حاربا" من ذنوبی ظلمت نفسی و سنتک ولو انیم اذ ظلموا انفسھم جاؤک و استغفر اللہ واستغفرلھم الرسول لوجداللہ توابا رحیما خذ بیدی خذ بیدی خذ بیدی قلت حیلتی ادرکنی فی قضاء حاجتی یا احمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

ترجمہ ! اے میرے آقا اور اے اللہ کے رسول آپ پر درود و سلام ہو آپ اللہ تعالٰی کی طرف جانے والے دروازے ہیں آپ کے بغیر اللہ کی جناب میں کوئی راستہ نہیں جاتا میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ کثرت جرم اور بے پناہ گناہوں سے شرمسار ہوں میں نے اپنی جان پر ظلم کئے ہیں اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے آپ کے پاس آئیں اور بخشش چاہیں اور معافی طلب کریں تو بے شک وہ اللہ کو بخشنے والا معاف کرنے والا مہربان پائیں گے۔

یا رسول اللہ میرا ہاتھ پکڑیں میرا ہاتھ پکڑیں میرا ہاتھ پکڑیں (میری دستگیری کریں) میرے پاس کوئی حیلہ نہیں آپ ہی میری فریاد رسی کرنے والے ہیں اور آپ ہی میری حاجت پوری کرنے والے ہیں یا رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ دعا اور استغاثہ کرنے کے بعد درود پاک شروع کیا جائے اور تصور میں یوں ہو کہ حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔ اس طرح درود پاک پڑھنا چاہئے اگر کسی مرشد کامل سے اجازت لے لی جائے تو سبحان اللہ یہ نسخہ میرے تجربہ میں آچکا ہے اسے اپنے معمولات میں نہایت مفید پایا ہے۔

درود و سلام۔ حسن آخرت کا ذریعہ

ہر مسلمان کی خواہش ہے کہ اس کی آخرت اچھی ہو' اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی کی سند حاصل ہو جائے' قیامت کے دن سرخروئی اور کامیابی اس کے مقدر ٹھہرے' وہ جنت کا حقدار بن جائے۔ اسی مقصد کی خاطر وہ ان کاموں کا اہتمام کرتا ہے جن کا حکم دیا گیا ہے' اور ان کاموں سے دور رہنے کی کوشش کرتا ہے جن سے منع کیا گیا ہے۔ ترمذی شریف کی ایک حدیث مبارکہ میں حسن آخرت کی خواہش کی تکمیل کا ذریعہ درود پاک کو کہا گیا ہے۔ جب ہمارے آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا جو مجھ پر زیادہ درود و سلام بھیجتا رہا ہو گا" (مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی) تو اس میں کیا شک رہ جاتا ہے کہ اخروی کامیابی کی ضمانت یہ نسخہ کیمیا ہے۔

معارج النبوت فی مدارج الفتوت' القول البدیع' سعادت الدارین اور دوسری بہت سی کتابوں میں ایسے کئی واقعات موجود ہیں جن میں درود پاک پڑھنے والے مکرم حضرات کسی نہ کسی شخص کو خواب میں ملے اور اپنے حسن آخرت کا ذریعہ درود و سلام بتایا۔ یہ واقعات ایمان افروز ہیں اور پڑھنے سننے والوں کے دلوں پر اثر انداز ہوتے ہیں لیکن میرے نزدیک یہی بات کافی ہے کہ میری سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود فرما دیا ہے کہ درود شریف پڑھنے والے' قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوں گے اور درود پاک کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کرنے والا زیادہ قریب ہو گا۔ حسن آخرت کی انتہا تو قرب سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ سلم ہے' جب اس کی نوید مل گئی تو اور کیا کسر رہ گئی۔ (درود و سلام راجا رشید محمود ۶۸ سطر ۳)

درود و سلام۔ قبولیت دعا کا واحد وسیلہ

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص آیا' اس نے نماز پڑھی اور دعا مانگی۔ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا' تو نے عجلت سے کام لیا۔ جب نماز پڑھ لی تھی تو بیٹھ کر اللہ کی تعریف بیان کرتا' مجھ پر درود بھیجتا اور پھر دعا مانگتا۔ اس کے بعد ایک اور شخص آیا' اس نے پہلے نماز پڑھی' پھر اللہ کی حمد کی' حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' دعا کر' تیری دعا قبول ہو گی۔ ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نماز کے بعد اللہ کی حمد و ثناء کی۔ پھر حضور آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا' پھر اپنے لئے دعا مانگی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' مانگ تجھے دیا جائے گا' مانگ تجھے دیا جائے گا۔ (ترمذی شریف جلد ا ص ۷۶)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا زمین اور آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے جب تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے۔ اسی لئے علماء متقدمین نے لکھا ہے کہ دعا کے آغاز میں اور دعا کے آخر میں درود شریف پڑھیں۔ درود شریف کی قبولیت میں تو کوئی شک ہی نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی شان کریمی سے بعید ہے کہ وہ پہلا اور آخری حصہ تو قبول فرما لے اور درمیانی حصہ چھوڑ دے۔

دعا کے سلسلے میں ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جو دعا درود و سلام کی معیت میں کی جائے' اس کے منظور و مقبول نہ ہونے کا تو کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ البتہ بعض پہلو قابل لحاظ ہیں کہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ دعا کب قبول ہو گی۔ یہ ہو سکتا ہے کہ ہم اس کی فوری قبولیت کے خواہش مند ہوں لیکن اس کا کچھ عرصے کے بعد قبول ہونا ہمارے لئے زیادہ فائدہ مند ہو۔ کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ ہم نادانستگی میں کوئی ایسی دعا کر بیٹھتے ہیں جس کا قبول ہونا بظاہر ہمارے لئے سود مند نظر آتا ہے لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا' اس صورت میں اللہ کریم اس دعا کو اس صورت میں قبول فرماتا ہے جو ہمارے لئے کسی طرح نقصان رساں نہ رہے' ہر حیثیت سے فائدہ مند ہو۔

اصل میں کوئی بھی دعا مانگتے وقت اول و آخر درود و سلام پڑھنے کے بعد وہ معاملہ پورے یقین و اعتماد کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چھوڑ دینا چاہئے۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ آپ کے مطلوبہ معاملے میں آپ کی بہتری کا نتیجہ سامنے نہ

آئے۔ آزمائش شرط ہے۔ (درود و سلام راجا رشید محمود ص ۷۰ سطر ۴)

درود خوانوں کے لئے تحفے

درود و سلام کے ص ۵۱ سطر ۳ پر جناب راجا رشید محمود صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

جب ہم اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں درود و سلام کا تحفہ پیش کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی سنت بھی ادا کر رہے ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں بھی مصروف ہوتے ہیں اور ایک باادب امتی ہونے کا حق بھی ادا کرتے ہیں۔ پھر ہمارا پروردگار ہم سے کیوں خوش نہ ہو گا اور حضور مختار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم بھی ہم سے راضی کیسے نہ ہو جائیں گے۔ احاد ث و سیر کی کتابوں میں ان بے شمار تحائف کا ذکر ملتا ہے جو درود خواں مومنوں کو اللہ تعالیٰ س کے محبوب پاک صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اور ملائکہ مقربین کی طرف سے ملے مثلاً اللہ تعالیٰ اس کے دنیا و آخرت کے سارے کے سارے کام اپنے ذمے لے لیتا فرشتے درود خواں کے لئے دعائیں کرتے ہیں' اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے غضب سے امان نامہ لکھ دیا جاتا ہے' قیامت کے دن اسے عرش الٰہی کے سائے میں جگہ دی جائے گی' حوض کوثر پر اس پر خصوصی عنایت ہو گی' وہ پل صراط سے نہایت آسانی اور تیزی سے گزر جائے گا' اسے دشمنوں پر فتح و نصرت نصیب ہو گی' لوگ اس سے محبت کرنے لگیں گے' اس کا کندھا جنت کے دروازے پر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے مبارک کندھے سے چھو جائے گا' اسے جانکنی میں آسانی ہو گی حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اس کی شفاعت فرمائیں گے .... اور بہت سے دوسرے تحائف و فوائد۔

ہم یہاں صرف سنن نسائی اور جامع ترمذی کی دو احادیث مبارکہ کے حوالے سے درود خوانوں پر اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے محبوب پاک صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی طرف سے دو ایسے تحفوں کا ذکر کرتے ہیں جن میں دنیا و آخرت کے سب فوائد سمٹ آئے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں' حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا' جو آدمی مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے' اس کی دس خطاؤں کو معاف فرماتا ہے اس کے دس درجات بلند کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف

دس رحمتوں کا نزول

یہ حدیث پاک ہم اکثر سنتے اور پڑھتے ہیں لیکن اس کے الفاظ اور ان الفاظ کے معنی پر توجہ نہیں دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک کام کا حکم دیا ہے اور پہلے اس کی اہمیت بتائی ہے کہ اللہ تعالیٰ خود اور اس کے فرشتے بھی یہ کام کرتے ہیں پھر اس کا یہ وعدہ سامنے آتا ہے کہ ہم ایک بار حضور رحمت ہر عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پر درود بھیجیں گے تو اللہ تعالیٰ ہم پر دس رحمتیں نازل کرے گا۔ .... تو ہمیں اندازہ کرنا چاہئے کہ اس کا مفہوم کیا ہے۔ سورۃ الاعراف میں ہے رحمتی وسعت کل شئی ○ (الاعراف ۱۵۶) (اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے)

غور فرمایئے کہ اللہ کی ایک رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے' ہر شے پر محیط ہے' ہر چیز سے وسیع ہے تو اس کی دس رحمتیں کیا ہونگی اور وہ جس پر دس رحمتیں نازل کرنے کا ارشاد فرماتا ہے' اسے کیا کچھ نہیں مل جائے گا۔ اس آیتہ مبارکہ کو سامنے رکھ کر سوچئے کہ آپ ایک بار درود و سلام کا نذرانہ پیش کر کے کتنی کمائی کر رہے ہیں۔

دس گناہوں کی معافی

ایک مرتبہ درود پاک پڑھنے والا دس رحمتیں ہی نہیں کما رہا ہے' اپنے دس گناہوں کی معافی کا اعلان بھی سن رہا ہے۔ ہم اگر اپنے گریبانوں میں جھانکیں تو کیا ایسا نہیں ہے کہ ہم بعض ایسے ایسے گناہ بھی کر گزرتے ہیں کہ ان میں سے ایک ایک ہمیں جہنم رسید کرنے کے لئے کافی ہو۔ پھر ایک دفعہ درود پاک پڑھنے سے اللہ کریم جل شانہ نے دس گناہوں کی معافی کا جو وعدہ فرمایا ہے' ہو سکتا ہے یہ ایسے ہی گناہ ہوں کہ اگر معاف نہ ہوتے تو ہمیں دوزخ کی کسی گہری کھائی کے حوالے کر دیتے۔

دس درجات کی بلندی

درجے کے بارے میں بھی ہم اندازہ نہیں کرتے کہ وہ کیا ہے اور دس درجے بلند ہونا

کیسا مقام ہے' حضرت کعب بن مرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' میں نے حضور خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ تیراندازی کیا کرو۔ جس کا ایک تیر بھی اللہ کے کسی دشمن کو لگ گیا' اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کر دے گا۔ حضرت عبدالرحمان بن نحامؓ نے عرض کیا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم! درجہ کیا ہے؟ آقا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا' درجہ تمہاری ماں کی چوکھٹ نہیں ہے' ایک درجے اور دوسرے درجے کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے۔ (اسد الغابہ جلد ۳ ص ۱۳۲)

مطلب یہ ہے کہ ماں کی چوکھٹ پر تو آدمی جس وقت چاہے' چڑھ سکتا ہے' درجہ حاصل کرنا آسان نہیں ہے' اس کے لئے آدمی کو اللہ کی راہ میں جہاد کرنا پڑتا ہے' پھر جہاد میں کسی دشمن خدا کو قتل کرنا شرط ہے' پھر کہیں جا کر ایک درجہ بلند ہوتا ہے .... لیکن اس رحمت کے قربان جایئے' اپنے آقا و مولا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ میں ایک بار درود و سلام کا ہدیہ پیش کر کے آپ دس درجوں کی بلندی پا لیتے ہیں' ہزار برس کا فاصلہ طے کر جاتے ہیں۔ غور کیجئے کہ ایک بار یہ وظیفہ خداوندی ادا کرنے پر آپ کتنا فاصلہ کرتے ہیں ...... اور' دوسری صورت بھی سامنے رکھئے کہ آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اسم گرامی لے کر' سن کر' لکھ کر یا پڑھ کر درود و سلام کے فرض سے غافل رہتے ہیں تو کتنا گھاٹے کا سودا کرتے ہیں۔

قیامت میں قرب سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

ہر مسلمان اپنے اعمال حسنہ سے' پھر دعاؤں کے ذریعے بارگاہ خداوندی میں گزارش کرتا رہتا ہے کہ وہ اس کی مغفرت فرمادے' اسے میزان حشر پر کامیاب قرار دے' اسے پل صراط سے آسانی سے گزار دے' اسے جنت میں جگہ عطا فرمادے۔ اور' اگر کوئی آدمی یہ تمنا دل میں رکھے' یہ دعا کرے کہ قیامت کے دن اسے قرب و حضور آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نصیب ہو جائے تو سب دعائیں اسی ایک دعا میں سمٹ آتی ہیں اور' اگر وہ کوئی ایسا وظیفہ اختیار کر لے جس کے نتیجے میں اسے یہ مقام حاصل ہو جائے تو اسے اور کیا چاہیے۔ جامع ترمذی میں ہے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ

وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن میری بارگاہ میں کثرت سے درود پڑھنے والے میرے زیادہ نزدیک ہوں گے۔ (مشکوٰۃ شریف) چنانچہ جو جو جس درجے کا درود خواں ہے' اسی حساب سے آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہو گا' یہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وعدہ ہے۔

ہم کتنے خوش قسمت ہوں کہ درود و سلام کو وظیفہ زندگی بنا کر اللہ کی رحمتوں کے حقدار ہوتے جائیں' اپنے گناہ معاف کراتے جائیں' درجوں کی بلندی سے فاصلوں پر فاصلے طے کرتے رہیں اور قیامت کے دن اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب کی وجہ سے بہت بڑا مقام پالیں۔ اللہ کریم توفیق عطا فرمائے!

خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت

جن نفوس قدسیہ نے اپنے آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایمان کی آنکھ سے دیکھا' وہ صحابی کہلائے اور ان کے مقام کو کوئی ولی' غوث' قطب' ابدال نہیں پا سکتا۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ محبت کی نظر سے سرکار والا تبار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھنا کیا اثر رکھتا ہے' اور' خواب میں آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ایسی ہے جیسے واقعی کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ (بخاری شریف کتاب التعبیر)

اہل محبت امتی اکثر سوچتے ہیں کہ اگر وہ آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ہوتے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کے اظہار میں کیا کیا نہ کرتے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی خواہش انسان کو کیا کیا خواب نہیں دکھاتی اور اب انسان کی اس سے زیادہ کیا خوش بختی ہو سکتی ہے کہ وہ سویا ہوا ہو اور اس کے بخت جاگ اٹھیں۔ خواب میں حضور محبوب خداوند کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہو جائے .... اور اس خواہش کی تکمیل کا قریب ترین راستہ بھی درود پاک کی کثرت ہے۔

بعض بزرگ اس مقصد کے حصول کی خاطر وظائف بتاتے اور اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں ایسے ہر وظیفے میں کسی صورت میں درود پاک کی کوئی خاص تعداد مقرر ہوتی ہے لیکن میرے خیال کے مطابق یہ کرتے ہوئے اور اس تمنا کو زبان بخشنے کے لئے چند بنیادی باتیں ذہن میں رکھنا بہت

ضروری ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ نعوذ باللہ کسی معمول کو حاضر کرنے کی بات نہیں ہے۔ آپ اپنی تمنا کی تکمیل کے لئے درخواست کرتے ہیں' اس گزارش کو شرف قبولیت نصیب ہو جائے تو کیا کہنے لیکن خواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا تشریف لانا محض ان کا کرم ہے' نوازش و عنایت ہے۔

اس عنایت کے لئے کشکول گدائی پھیلاتے وقت نیت یہ ہونی چاہئے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کرم کا متمنی ہوں۔ اس کے لئے ہمیشہ صاف ستھرے کپڑے پہن کر سوئے' زیادہ سے زیادہ درود و سلام پیش کرے اور دیدار کی اس خواہش کو حق نہ سمجھے۔ اگر زیارت نصیب نہ ہو تو دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ اعمال میں ابھی کوئی خامی ہے جس کی وجہ سے وہ اس سعادت کو ابھی تک پا نہیں سکا۔ دوسری بات یہ ہے کہ بعض اوقات تڑپ کا انداز اور محبت کا معیار بھی پرکھا جاتا ہے۔

اب دیکھئے نا' علامہ عبدالرحمان جامی رحمتہ اللہ علیہ بارگاہ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) میں حاضری کے لئے گئے تو سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے نگران کی خواب میں تشریف لا کر جامی کا چہرہ دکھایا اور فرمایا کہ اس شخص کو مدینہ پاک میں داخل نہ ہونے دیا جائے' ایسا ہی ہوا۔ "نسیما جانب بطحا گزر کن" والے جامی کی کیفیت محبت کا احساس کرنا مشکل ہے' البتہ کچھ اندازہ تو کیا ہی جا سکتا ہے کہ ان پر کیا بیتی ہو گی۔ پھر انہوں نے صندوق میں بند ہو کر جانا چاہا تو سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق روک لیا گیا۔ جانوروں میں شامل ہو کر گزرنے کی کوشش کی تو اس میں بھی ناکامی ہوئی۔ نگران طیبہ نے خواب میں اس کی وجہ دریافت کرنا چاہی تو آقا و مولا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جامی محبت کی جس کیفیت میں حاضر ہونا چاہتا ہے' اس کی تڑپ میں کمی مطلوب ہے۔ اگر یہ اسی کیفیت میں حاضر ہوا تو میں باہر نکل کر اس سے ملنا چاہوں گا اور یہ ابھی مناسب نہیں ہے۔

خواب میں حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت کی خواہش کے سلسلے میں ایک ضروری بات یہ ہے کہ آقا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خود کرم فرمائیں اور کسی کے خواب میں آ کر اس کا مقدر جگا دیں تو اور بات ہے۔ جب آدمی خود یہ انتہا کی وجہ سے یہ خواہش اور اس کے لئے کوشش نامناسب نہیں .... لیکن ہر آدمی کا یہ تمنا کرنا جسارت لگتی ہے۔ مثلاً میں

جب اپنے اعمال پر نگاہ دوڑاتا ہوں تو یہ تمنا میرے دل ہی میں دم توڑ جاتی ہے۔

بہر حال' ...... بہت سے بزرگان محترم نے اس مقصد کے حصول کے لئے کئی وظائف بتائے ہیں اور خواہش مند حضرات مختلف کتابوں سے اس سلسلے میں استفادہ کر سکتے ہیں۔ میری پوچھیں تو درود و سلام زیادہ پڑھنا معمول بنا لیں اور سات دن' دس دن' اور چالیس دن میں یہ سعادت حاصل کرنے کی خواہش کرنے کے بجائے روزانہ نہا دھو کر' صاف ستھرے کپڑے پہن کر' درود و سلام کی کثرت کر کے باوضو سویا کریں' ...... اس نیت کے ساتھ کہ جب سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کرم فرمائیں گے' میں اس کرم کے لئے ہمہ تن انتظار ہوں۔

بیداری میں زیارت آقا و مولا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

میرے سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم محبت کرنے والوں کے خواب میں تشریف لے آتے ہیں۔ کبھی وہ اپنے کسی امتی کو یہ اعزاز اس لئے عطا فرماتے ہیں کہ وہ اس کرم کا احساس کر کے اپنے اعمال کو درست کر لے۔ کبھی کسی گناہگار کی کسی ایک نیکی کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے اسے دیدار کی دولت سے نوازا جاتا ہے۔ لیکن درود و سلام کی کثرت کرنے والوں پر اور بہت سی نوازشوں کے ساتھ یہ عنایت بھی فرمائی جاتی ہے۔ بلکہ کتابوں میں بہت سے واقعات ایسے ملتے ہیں کہ درود خوانی کی عبادت کے نتیجے میں سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حالت بیداری میں بھی زیارت کی عظمت سے سرفراز فرما دیتے ہیں۔ "ظاہر ہے کہ اس مقام بلند تک پہنچنے کیلئے نرا زبانی جمع خرچ کافی نہیں۔ دل میں مکین گنبد خضرا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے گہری محبت' اتباع سنت' ظاہری و باطنی گناہوں سے اجتناب اور بدرجہ اتم زیارت کا شوق ـــــــ جب یہ سب چیزیں جمع ہوں' تب کامیابی کی امید کی جا سکتی ہے" (درود و سلام کے فضائل ص ۵۹)

حضرت علامہ جلال الدین عبد الرحمان سیوطی علیہ الرحمہ کو ۳۵ بار یہ سعادت نصیب ہوئی کہ عالم بیداری میں اپنی آنکھوں سے افضل الانبیاء خاتم الانبیا منتھی النبین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ درود شریف کی کثرت کے باعث یہ دولت عظمیٰ حاصل ہوئی۔ (زیارت نبی ص ۵۷)

شیخ نور الدین شعرانی ہر روز دس ہزار اور شیخ احمد راوی ہر روز چالیس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ اس کا اثر یہ تھا کہ بیداری میں آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھتے اور آپ سے دین کی باتیں پوچھتے۔ (فضائل درود شریف ص ۴۰)

کہتے ہیں' ایک بار حضرت پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری مدینہ طیبہ سے واپسی کے وقت مواجہہ شریف کے سامنے طلوع آفتاب کے بعد ہدیہ صلوٰۃ و سلام پیش کر کے اجازت رخصت کی استدعا کر رہے تھے کہ انہیں عالم بیداری میں حضور رحمت ہر عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت کا شرف ملا۔ (تذکرہ شاہ جماعت ص ۲۴۲)

چودھری مظفر حسین کے والد ڈاکٹر نواب الدین روزانہ تین ہزار مرتبہ درود و سلام پڑھتے تھے۔ وہ باغبانپورہ لاہور کی ایک مسجد میں بعد نماز عشاء چاندنی رات میں نہایت ذوق و شوق اور انہماک سے درود شریف پڑھنے میں مشغول و منہمک تھے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لائے اور ڈاکٹر صاحب نے حالت بیداری میں زیارت کا شرف پایا۔ (زیارت نبی ص ۱۲)

"گلشن ابرار" اور "آثار احمدی" میں ہے کہ ایک صاحب نے سید حمزہ شاہ قادری برکاتی کو ایک درود پاک دیا۔ انہوں نے رکھ لیا اسی رات خواب میں سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت ہوئی اور آپ نے درود شریف پڑھنے کا حکم دیا۔ یہ بیدار ہوئے' غسل کیا' عطر ملا اور درود شریف پڑھنا شروع کیا' ابھی پڑھ ہی رہے تھے کہ حضور حبیب کبریا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے جمال جہاں آرا سے مشرف فرمایا۔اور شاہ صاحب نے اپنے سر کی آنکھوں سے دیدار کیا۔ (برکات مارہرہ ص ۵۷)

محترمہ رضیہ لال شاہ صاحبہ درود و سلام کی کثرت کیا کرتی تھیں۔ انہیں تین مرتبہ حالت بیداری میں آقا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ تیسری دفعہ جنوری ۱۹۸۱ء میں جب محترمہ حسب معمول گنگ محل گلبرگ لاہور کے لیکچرہال میں بیٹھی مطالعہ کر رہی تھیں' آقا و مولا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لائے۔ آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) جلدی میں تھے اور محترمہ کو بھی جلدی چلنے کو فرمایا۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل پڑیں لیکن چند قدم چلنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لے گئے۔

اس واقعے کے تین دن بعد' ۳۰ جنوری کی نماز کے لئے وضو کرتے ہوئے محترمہ نے رحلت فرمائی۔ (درود شریف کے فوائد ص ۴۵)

درود شریف کی قبولیت

امام رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں' جب درود انسانوں کا اپنا فعل نہیں ہے بلکہ خالصتاً فضل الٰہی ہے تو بندہ اگر اللہ تعالیٰ کا فعل کرے یا اللہ جل شانہ کی ہاں میں ہاں ملائے تو ایسے اعمال میں قبول نا منظور کی بحث سرے سے پیدا ہی نہیں ہو گی۔ بلکہ درود ہمیشہ مقبول ہی ہو گا کیونکہ یہ اللہ جل مجدہ ا اپنا فعل ہے امام رازی مزید نکتہ ارشاد فرماتے ہیں کہ استغفار و درود میں کامیابی و نجات کے لئے درود زیادہ محفوظ طریقہ ہے کیونکہ درود کے نامنظور و نامقبول ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ یہ تو سراسر فعل الٰہی ہے مگر استغفار بندے کی طرف سے دعا اور درخواست ہے جو مقبول بھی ہو سکتی ہے' اللہ تعالیٰ اسے رد بھی فرما سکتا ہے۔ ان حالات میں پر امن اور طمانیت بخش راہ یہ ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ صلوٰۃ و سلام کا ورد رکھیں اور عفو و استغفار کا کام حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حوالے کر دیں کیونکہ قرآن مجید کے اپنے اعلان کے مطابق حضور سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی اپنی امت کیلئے رب العزت کی بارگاہ میں عفو و مغفرت کے طلبگار رہتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دعا کی قبولیت ہر حال میں یقینی ہے۔ (درود و سلام ص ۱۱۸)

ہر بیماری کی شفاء

درود و سلام کے ص ۶۱ سطر ۳ پر ہے۔

دوسری بہت سی خصوصیات' فوائد اور فضائل و برکات کے ساتھ درود و سلام کی کثرت انسان کی روحانی اور جسمانی بیماریوں کا علاج بھی ہے جہاں اس ذریعے سے مسلمان روحانی مدارج و منازل طے کرتا ہے وہاں ہر جسمانی تکلیف یا خامی کا انسداد بھی خالق حقیقی اور ملائکہ مقربین کی اس سنت میں مضمر ہے ------ درود پاک سے جسمانی بیماریوں کا علاج بھی ہوتا ہے' شافی و کافی علاج ۔

بزرگوں نے خاص صیغوں کے بعض درود شریف کے بارے میں لکھا ہے کہ کسی خاص تعداد میں پڑھا جائے تو فلاں مرض ان شاء اللہ دور ہو جائے گا' اور عام طور پر یہی ہوتا ہے۔ لیکن پڑھنے والے کو اپنی غلطیوں کا بھی احساس ہونا چاہئے۔ ان خامیوں کی وجہ سے حصول شفاء میں کچھ تھوڑی بہت دیر بھی ہو سکتی ہے اسی طرح اپنا مقصد حاصل کرنے کے بعد درود پاک پڑھنا ختم کر دینا بھی سخت نا مناسب ہو گا۔ ایسا ہو تو بد دل نہیں ہونا چاہئے اور درود پاک کا ورد چھوڑ نہیں دینا چاہئے۔ یہ تو اللہ کو ناراض کرنے والی بات ہو گی کہ آپ کو ضرورت پڑے تو درود و سلام پڑھنا شروع کر دیں اور حاجت فوری طور پر پوری نہ ہو' یا اس میں کچھ تاخیر یا حاجت پوری ہو جائے تو اس وظیفہ خداوندی سے قطع تعلق کر لیں ـــــــــ اللہ تعالیٰ ہم سے کوئی ایسی حرکت نہ سر زد کرائے جس سے اس کی ناراضی کا خدشہ ہو۔ آمین!

دل' آنکھوں اور بدن کے ہر مرض کا علاج

اگر آپ چاہتے ہیں کہ دل' آنکھوں اور بدن کے کسی مرض میں مبتلا نہ ہوں تو "درود شفاء" کا وظیفہ اختیار کر لیں۔ اگر خدانخواستہ ان میں سے کسی مرض میں مبتلا ہو جائیں تو فجر کی نماز کے بعد اور سونے سے پہلے "درود شفا" کی ایک ایک تسبیح پڑھ لیں' انشاء اللہ چند دنوں میں شفا پائیں گے۔

آج کل دل کا مرض عام ہے۔ دل دھڑکنے' دل بڑھنے' دل بیٹھنے' دل ڈوبنے کے کئی قسم کے امراض آج کی دنیا کو لاحق ہیں۔ مولانا نبی بخش حلوائی لکھتے ہیں کہ دل کے مریض کے لئے درود شفا ۳۱۵ بار پڑھنا ضروری ہے' اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔ (شفاء القلوب ص ۲۶۰)

بعض صورتوں میں درود خوانی میں عدد کی بھی بہت اہمیت نظر آتی ہے۔ ایک جوان جو بدقسمتی سے نابینا ہو گیا تھا' حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دعا کی درخواست کی۔ خواجہ صاحب نے فرمایا' میاں! درود شریف پڑھا کرو۔ کہنے لگا' درود پاک تو میں پڑھتا رہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا' یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تو درود شریف بھی پڑھے اور تیری آنکھیں روشن نہ ہوں۔ جب اس نے تو لاکھ پورے کئے تو خداوند کریم نے اسے بینائی عطا فرما دی۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ صاحبزدگان مہاروی کے اقرباء میں سے ایک شخص نابینا ہو گیا تھا' اس

نے بھی درود شریف کثرت سے پڑھنا شروع کیا۔ ایک ماہ میں بینائی مل گئی۔ (خاتم سلیمانی ص ۱۳۹)

آنکھوں میں سرمہ ڈالتے وقت "درود کمالیہ" پڑھنے سے آنکھیں ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رہتی ہیں۔ (شفاء القلوب ص ۱۹۲) صاجزادہ محمد ابوالحسن کہتے ہیں' صلوٰۃ کمالیہ تمام امراض میں پڑھ کر دم کریں۔ مفید اور مجرب ہے۔ (فلاح دارین ص ۲۵)

جس کی آنکھیں' دکھتی ہوں' وہ سات بار یہ درود پڑھے۔

اللھم صل علیٰ سیدنا و مولا نا محمد عبدک و رسولک النبی الامی و بارک وسلم (شفاء القلوب ص ۲۳۸)

(ترجمہ :۔ یا اللہ ! اپنے بندے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر' جو ہمارے آقا و مولا ہیں اور نبی امی ہیں' درود برکتیں اور سلام بھیج)

چنبل کا علاج

"درود ہزارہ" ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر مٹی کے پاک ڈھیلے پر یا پتھر پر پھونک کر چنبل یا کسی بھی علاج پھوڑے پر لگا دیں تو درود پاک کی برکت سے شفاء ہو جائے گی۔ (شفاء القلوب ص ۲۴۵)

وبا یا آسمانی آفت سے بچاؤ

کسی علاقے میں کوئی وبا یا آفت آ جائے' سیلاب یا کسی اور اجتماعی مصیبت کا عمل دخل ہو تو درج ذیل درود پاک علاقے بھر کو محفوظ کر دے گا۔

اللھم صل وسلم علیٰ سیدنا و مولا نا محمد وعلیٰ آل سیدنا و مولٰینا محمد بعدد کل داء و دواء و بعدد کل علمه و شفاء (شفاء القلوب ص ۱۹۵)

(ترجمہ :۔ اے اللہ ! درود بھیج ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اور ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی آل پر' ہر بیماری اور اس کی دوا کی تعداد کے برابر

اور ہر علت اور اس کی شفا کے برابر)

ہر بیماری کی شفاء

مختلف کتابوں میں تحریر ہے کہ بیماریوں سے شفاء کے لئے درود قدسی' درود شفا' درود مقدس' درود اول اور درود طیب تیر بہدف ہیں ------- اور ہمارے تجربے میں ہے کہ اگر مریض یا اس کا ایک آدھ عزیز پڑھنا چاہے تو درود شفاء پڑھے اور اگر خوش قسمتی سے تمام اہل خانہ درود خواں ہوں یا مریض سے اتنی محبت کرتے ہوں کہ اس کے لئے تندرستی کے خواہش مند ہوں تو حلقے کی صورت میں بالعموم بعد نماز عشاء اور بالخصوص جمعۃ المبارک کو بعد نماز عصر کوئی بھی درود پاک اس مقصد کے لئے پڑھیں تو مریض شفایاب ہو جائے گا۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ تمام اہل خانہ ایک ہی درود پڑھیں۔

میرے دوست پروفیسر خلیل احمد نوری (وارث کالونی' لاہور) کا چھوٹا بچہ ٹی بی کی بڑی تکلیف دہ سٹیج پر تھا' حلقہ درود پاک کی برکت میں صحت یاب ہو گیا فللہ الحمد !

اگر سب اہل خانہ درود شفاء پڑھ سکیں تو سبحان اللہ' ورنہ کوئی ایسا درود جس میں درود بھی ہو' سلام بھی' پڑھا جائے۔ بچوں اور بچیوں کے حلقہ درود پاک میں شرکت مریض کو بہت جلد صحت کی وادی میں پہنچا دیتی ہے۔

امام شرف الدین محمد سعید بوصیری قدس سرۃ العزیز کو فالج ہو گیا جس سے آدھا دھڑ بے کار ہو کر رہ گیا۔ آپ نے قصیدہ بردہ لکھا۔ خواب میں حضور شافی بیماران عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لائے قصیدہ سماعت فرمایا اور مفلوج بدن پر ہاتھ پھیرا تو بیداری پر بالکل تندرست تھے۔ (برکات بردہ ص ۴۷)

مدینہ طیبہ میں میلاد پاک اور نعت پاک کی جتنی محفلیں ہوتی ہیں' ان کا آغاز قصیدہ بردہ کے چند اشعار سے ہوتا ہے جو سب مل کر پڑھتے ہیں۔ سب سے پہلے یہ شعر پڑھا جاتا ہے :۔

"مولای صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلھم

(ترجمہ :۔ اے میرے مالک! ہمیشہ ہمیشہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود اور سلام بھیج

جو ساری مخلوق سے بہتر ہیں)۔ (برکات بردہ ص ۱۰۰)

قصیدہ بردہ کے آخری دو شعر یہ ہیں:

وائذن لسحب صلوٰۃ منک دائمۃ
علی النبی بمنھل و منسجم

والآل و الصحب ثم التابعین لھم
اھل التقی والنقی و الحلم و الکرم

(ترجمہ:۔ اور، یا اللہ! تو اپنے پاس خاص درود کے بادلوں کو اجازت دے کہ ہمیشہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر برستے رہا کریں اور حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی آل، صحابہ کرام اور تابعین عظام پر کہ وہ سب کے سب اہل تقویٰ و طہارت اور حلم و کرم تھے) (برکات بردہ ص ۲۱۰)

اب دنیا بھر میں قصیدہ بردہ شریف کو شفائے امراض کے لئے بھی پڑھا جاتا ہے۔ ہر لا علاج مرض کے لئے اس قصیدہ مبارکہ کو پڑھنا تیر بہدف علاج ہے۔ قصیدہ بردہ پڑھنے سے پہلے اور قصیدہ مبارکہ پڑھنے کے بعد سترہ سترہ مرتبہ یہ درود و سلام پڑھا جائے۔

اللھم صل علیٰ سیدنا و مولانا محمد النبی
الامی و علیٰ آلہ و بارک وسلم۔

(ترجمہ:۔ یا اللہ! درود، برکت اور سلام بھیج ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جو نبی امی ہیں اور ان کی آل پر)

حکیم الامت علامہ اقبال علیہ الرحمتہ کو گلے کی تکلیف تھی آواز تک نہیں نکلتی تھی، پروفیسر صلاح الدین محمد الیاس برنی کے نام ۱۳ جون ۱۹۳۶ء کے ایک خط میں اپنی صحت کا راز یہ بتایا کہ ۳۰ اپریل کی رات تین بجے سر سید احمد خان نے خواب میں علاج بتایا کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں گزارش کرو۔ علامہ اقبال نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ میں فارسی نظم میں عرض داشت پیش کی جس میں امام بصیری کے حوالے سے

گزارش کی تو انہیں صحت مل گئی۔

تنگی معاش کا علاج

امام سخاوی رحمتہ اللہ نے "القول البدیع" میں ایک حدیث شریف نقل کی ہے کہ ایک شخص نے فقر و فاقہ اور تنگی معاش کی شکایت کی تو حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو کوئی گھر میں موجود ہو یا نہ ہو "السلام علیکم" کہو اور پھر مجھ پر سلام عرض کرو۔ **السلام علیک ایھا النبی ورحمتہ اللہ و برکاتہ** اور ایک مرتبہ **قل ھو اللہ احد** " پڑھو۔ اس شخص نے یہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کشادہ کر دیا۔ حتیٰ کہ اس کے ہمسایوں اور رشتہ داروں کو بھی اس رزق سے فائدہ پہنچا۔ (آب کوثر ص ۵۵)

اور' ۔۔۔۔ میں اور میرے وہ احباب جو بالالتزام ہر چاند کی بارھویں تاریخ کو کسی گھر میں اکٹھے ہو کر بھی حلقہ درود پاک قائم کرتے ہیں اور اپنے اہل خانہ کے ساتھ بھی حلقے کی صورت میں بیٹھ کر درود و سلام کا نذرانہ پیش کرنے کا اہتمام کرتے ہیں' ۔۔۔۔۔۔۔ دوسری بہت سی مصیبتوں' مشکلوں' پریشانیوں سے بھی نکل آتے ہیں اور رزق کی فراخی سے بھی مستفید ہو رہے ہیں۔ ہمارے جاننے والے اس حقیقت سے آگاہ ہیں۔ میں جنوری ۱۹۸۸ء سے ماہنامہ "نعت" کا ۱۱۲ صفحات کا ہر شمارہ پوری باقاعدگی اور اہتمام کے ساتھ شائع کر رہا ہوں' اس کے لئے کسی کو توفیق نہیں ہوتی کہ اشتہار دے' برائے نام لوگ اس کے خریدار ہیں' میرے بہت ہی قریبی دوست تک اس کے خریدار نہیں بنتے لیکن میرا ایمان ہے کہ درود پاک سے تعلق مجھے دیگر بہت سے کاموں کے ساتھ اس کام میں بھی پریشانیوں سے بچائے ہوئے ہے درود و سلام ایسا ہی وظیفہ ہے جس کا جی چاہے آزما کر دیکھ لے۔

بہتر بدلہ

حضرت حسن بصریؒ سے

ایک طویل درود کے ذیل میں نقل کیا گیا ہے کہ وہ اپنے درود شریف میں یہ الفاظ بھی پڑھا کرتے تھے۔ و اجزہ عنا خیر ما جزیت نبیا عن امتہ اے اللہ حضورؐ کو ہماری طرف سے اس سے زیادہ بہتر بدلہ عطا فرمائیے جتنا کسی نبی کو اس کی امت کی طرف سے عطاء فرمایا۔ ایک اور حدیث میں نقل کیا گیا ہے جو شخص یہ الفاظ پڑھے اللھم صل علٰی محمد و علٰی آل محمد صلواۃ تکون لک رضا و لحقہ اداء و اعطیہ الوسیلتہ والمقام المحمود الذی وعدتہ و اجزہ عنا ما ھوا اھلہ و اجزہ عنا من افضل ما جزیت نبیا عن امتہ و صل علٰی جمیع اخوانہ من النبین والصالحین یا ارحم الراحمین ○ جو شخص سات جمعوں تک ہر جمعہ کو سات مرتبہ اس درود کو پڑھے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔ ایک علامہ جو ابن المشتر کے نام سے مشہور ہیں یوں کہتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ جل شانہ کی ایسی حمد کرے جو اسے سب سے زیادہ افضل ہو' جو اب تک اس کی مخلوق میں سے کسی نے نہ کی ہو' اولین و آخرین اور ملائکہ مقربین' آسمان والوں اور زمین والوں سے بھی افضل ہو اور اسی طرح یہ چاہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ایسا درود پڑھے جو ان سب سے افضل ہو جتنے درود کسی نے پڑھے ہیں اور اسی طرح یہ بھی چاہتا ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ شانہ' سے کوئی ایسی چیز مانگے جو اس سب سے افضل ہو جو کسی نے مانگی ہو تو وہ یہ پڑھا کرے۔ اللھم لک الحمد کما انت اھلہ فصل علٰی محمد کما انت اھلہ و افعل بنا ما انت اھلہ فانک انت اھل التقوٰی و اھل المغفرۃ جس کا ترجمہ یہ ہے:۔ "اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے پس تو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیج جو تیری شان کے مناسب ہے اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیری شایان شان ہو بے شک تو ہی اس کا مستحق

ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور مغفرت کرنے والا ہے" ابوالفضل قومائیؒ کہتے ہیں کہ ایک شخص خراسان سے میرے پاس آیا اور اس نے یہ بیان کیا کہ میں مدینہ پاک میں تھا' میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی' تو حضور نے مجھ سے ارشاد فرمایا جب تو ہمدان جائے تو ابوالفضل بن زیریک کو میری طرف سے سلام کہہ دینا۔ میں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ ! یہ کیا بات؟ تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ وہ مجھ پر روزانہ سو مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ درود پڑھا کرتا ہے۔ اللھم صل علی محمدن النبی الامی و علی آل محمد جزی اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم عنا ماھوا اھلہ ابوالفضلؒ کہتے ہیں کہ اس شخص نے قسم کھائی کہ وہ مجھے یا میرے نام کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خواب میں بتانے سے پہلے نہیں جانتا تھا۔ ابوالفضلؒ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو کچھ غلہ دینا چاہا تو اس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام بیچتا نہیں (یعنی اس کا کوئی معاوضہ نہیں لیتا) ابوالفضل کہتے ہیں کہ اس کے بعد پھر میں نے اس شخص کو نہیں دیکھا (بدیع)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب تم اذان سنا کرو تو جو الفاظ موذن کہے وہی تم کہا کرو اس کے بعد مجھ پر درود بھیجا کرو اس لئے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجتے ہیں۔

علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ وسیلہ کے اصل معنی لغت میں تو وہ چیز ہے کہ جس کی وجہ سے کسی بادشاہ یا کسی بڑے آدمی کی بارگاہ میں تقرب حاصل کیا جائے۔ لیکن اس جگہ ایک عالی درجہ مراد ہے جیسا کہ خود حدیث میں وارد ہے کہ وہ جنت کا ایک درجہ ہے اور قرآن پاک کی آیت وابتغوا الیہ الوسیلتہ میں ائمہ تفسیر کے دو قول ہیں ایک تو یہ کہ اس سے وہی تقرب مراد ہے جو اوپر گزرا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ مجاہد عطاء وغیرہ سے یہی قول نقل کیا گیا ہے۔ قتادہؓ کہتے ہیں کہ اللہ کی طرف تقرب حاصل کرو اس چیز کے ساتھ جو اس کو راضی کر دے۔ واحدیؒ' بغویؒ' زمخشریؒ سے بھی یہی نقل کیا گیا ہے کہ وسیلہ ہر چیز ہے جس سے تقرب حاصل کیا جاتا ہو' قرابت ہو یا کوئی عمل' اور اس قول میں نبی

کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذریعہ سے توسل حاصل کرنا بھی داخل ہے۔ علامہ جزری ؒ نے حصن حصین میں آداب دعا میں لکھا ہے و ان یتوسل الی اللہ تعالیٰ بانبیائہ خ رمص والصالحین من عبادہ یعنی توسل حاصل کرے اللہ جل شانہ کی طرف اس کے انبیاء کے ساتھ جیسا کہ بخاری' مسند' بزارا اور حاکم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے اور اللہ کے نیک بندوں کے ساتھ جیسا کہ بخاری سے معلوم ہوتا ہے۔
علامہ سخاوی ؒ کہتے ہیں اور دوسرا قول آیت شریفہ میں یہ ہے کہ اس سے مراد محبت ہے یعنی اللہ کے محبوب بنو' جیسا کہ ماوردی ؒ وغیرہ نے ابوزید ؒ سے نقل کیا ہے اور حدیث پاک میں فضیلت سے مراد وہ مرتبہ عالیہ ہے جو ساری مخلوق سے اونچا ہو اور احتمال ہے کوئی اور مرتبہ مراد ہو یا وسیلہ کی تفسیر ہو اور مقام محمود وہی ہے جس کو اللہ جل شانہ' نے اپنے پاک کلام میں سورۃ بنی اسرائیل میں ارشاد فرمایا ہے عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما" محمودا" امید ہے کہ پہنچائیں گے آپ ؐ کو آپ ؐ کے رب مقام محمود میں۔ مقام محمود کی تفسیر میں علماء کے چند اقوال ہیں یہ کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اپنی امت کے اوپر گواہی دینا ہے اور کہا گیا ہے کہ حمد کا جھنڈا جو قیامت کے دن آپ ؐ کو دیا جائے گا مراد ہے اور بعض نے کہا کہ اللہ جل شانہ آپ ؐ کو قیامت کے دن عرش پر اور بعض نے کہا کرسی پر بٹھانے کو کہا ہے۔ ابن جوزی ؒ نے ان دونوں قولوں کو بڑی جماعت سے نقل کیا ہے اور بعضوں نے کہا کہ اس سے مراد شفاعت ہے اس لئے کہ وہ ایسا مقام ہے کہ اس میں اولین و آخرین سب ہی آپ کی تعریف کریں گے۔

علامہ سخاوی استاد حافظ ابن حجر ؒ کے اتباع میں کہتے ہیں' ان اقوال میں کوئی منافات نہیں اس واسطے کے احتمال ہے کہ عرش و کرسی پر بٹھانا شفاعت کی اجازت کی علامت ہو اور جب حضور ؐ وہاں تشریف فرما ہو جائیں تو اللہ جل شانہ ان کو حمد کا جھنڈا عطا فرمائے اور اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی امت پر گواہی دیں۔ ابن حبان کی ایک حدیث میں حضرت کعب بن مالک ؓ سے حضور کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ اللہ جل شانہ قیامت کے دن لوگوں کو اٹھائیں گے پھر مجھے ایک سبز جوڑا پہنائیں گے پھر میں وہ کہوں گا جو اللہ چاہیں ۔ پس یہی مقام محمود ہے۔ حافظ ابن حجر ؒ کہتے ہیں کہ "پھر میں کہوں گا" جسے

مراد وہ حمد و ثناء ہے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شفاعت سے پہلے کہیں گے اور مقام محمود ان سب چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے جو اس وقت میں پیش آئیں گی۔ حضورؐ کے اس ارشاد کا مطلب کہ میں وہ کہوں گا جو اللہ تعالیٰ چاہیں گے' حدیث کی کتابوں بخاری مسلم شریف وغیرہ میں شفاعت کی طویل حدیث میں حضرت انسؓ سے نقل کیا گیا ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ جب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کروں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا۔ اللہ جل شانہ' مجھے سجدہ میں جب تک چاہیں گے پڑا رہنے دیں گے۔ اس کے بعد اللہ جل شانہ کا ارشاد ہو گا۔ محمدؐ سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی' سفارش کرو قبول کی جائے گی' مانگو تمہارا سوال پورا کیا جائے گا' حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں' اس پر میں سجدے سے سر اٹھاؤں گا پھر اپنے رب کی وہ حمد و ثناء کروں گا جو اس وقت میرا رب مجھے الہام کرے گا۔ پھر میں امت کے لئے سفارش کروں گا بہت لمبی حدیث سفارش کی ہے جو مشکوٰۃ میں بھی مذکور ہے۔

ہاں ہاں اجازت ہے تجھے آ' آج عزت ہے تجھے
زیبا شفاعت ہے تجھے' بے شک یہ ہے حصہ تیرا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہوا کرے تو نبی (کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر سلام بھیجا کرے پھر یوں کہا کرے اللھم افتح لی ابواب رحمتک "اے میرے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے" اور جب مسجد سے نکلا کرے تب بھی نبی (کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر سلام بھیجا کرے اور یوں کہا کرے اللھم افتح لی ابواب فضلک "اے میرے اللہ میرے لئے اپنے فضل (یعنی روزی) کے دروازے کھول دے"

مسجد میں جانے کے وقت رحمت کے دروازے کھلنے کی وجہ یہ ہے کہ جو مسجد میں جاتا ہے وہ اللہ کی عبادت میں مشغول ہونے کے لئے جاتا ہے وہ اللہ کی رحمت کا زیادہ محتاج ہے کہ وہ اپنی رحمت سے عبادت کی توفیق عطا فرمائے پھر اس کو قبول فرمائے۔ مظاہر حق میں لکھا ہے' دروازے رحمت کے کھول بسبب کھولنے حقائق نماز کے اور مراد فضل

سے رزق حلال ہے کے بعد نکلنے کے نماز سے اس کی طلب کو جاتا ہے اس میں قرآن پاک کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے جو سورۃ جمعہ میں وارد ہے۔ فاذا قضیت الصلواۃ فانتشروا فی الارض وابتغو من فضل اللہ علامہ سخاوی نے حضرت علی کی حدیث سے نقل کیا ہے کہ جب مسجد میں داخل ہوا کرو تو حضورؐ پر درود بھیجا کرو اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ علیہا السلام سے نقل کیا ہے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو درود و سلام بھیجتے محمدؐ پر (یعنی اپنے اوپر) اور پھر یوں فرماتے اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک اور جب مسجد سے نکلتے تب بھی اپنے اوپر درود و سلام بھیجتے اور فرماتے اللھم اغفرلی ذنوبی و افتح لی ابواب فضلک حضرت انسؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو پڑھا کرتے بسم اللہ اللھم صل علٰی محمد اور جب باہر تشریف لاتے تب بھی یہ پڑھا کرتے بسم اللہ اللھم صل علٰی محمد حضرت ابن عمرؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نواسے حضرت حسنؓ کو یہ دعا سکھلائی تھی کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوا کریں تو حضور اقدسؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا کریں اور یہ دعا پڑھا کریں۔ اللھم اغفرلنا ذنوبنا و افتح لنا ابواب رحمتک اور جب نکلا کریں جب بھی یہی دعا پڑھا کریں اور ابواب رحمتک کی جگہ ابواب فضلک حضرت ابوہریرہؓ سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص تم میں سے مسجد میں جایا کرے تو حضورؐ پر سلام پڑھا کرے اور یوں کہا کرے اللھم افتح لی ابواب رحمتک اور جب مسجد سے نکلا کرے تو حضورؐ پر سلام پڑھا کرے اور یوں کہا کرے الھم اعصمنی من الشیطان الرجیم حضرت کعبؓ نے حضرت ابوہریرہؓ سے کہا کہ میں تجھے دو باتیں بتاتا ہوں، انہیں بھولنا مت، ایک یہ کہ مسجد میں جائے تو حضورؐ پر درود بھیجے اور یہ دعا پڑھے اللھم افتح لی ابواب رحمتک اور جب باہر نکلے (مسجد سے) تو یہ دعا پڑھا کرے اللھم اغفرلی و احفظنی من الشیطان الرجیم اور بھی بہت سے صحابہ اور تابعین سے یہ دعائیں نقل کی گئی ہیں۔ صاحب حصن

و حصین نے مسجد میں جانے کی اور مسجد سے نکلنے کی متعدد دعائیں مختلف احادیث سے نقل کی ہیں۔ ابوداؤد شریف کی روایت سے مسجد میں داخل ہونے کے وقت یہ دعا نقل کی ہے ۔ اعوذ باللہ العظیم و بوجھہ الکریم و سلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم میں پناہ مانگتا ہوں اس اللہ کے ذریعہ سے جو بڑی عظمت والا ہے اور اس کی کریم ذات کے ذریعہ سے اور اس کی قدیم بادشاہت کے ذریعہ سے شیطان مردود کے حملہ سے حصن حصین میں تو اتنا ہی ہے لیکن ابوداؤد میں اس کے بعد حضورؐ اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ پاک ارشاد بھی نقل کیا ہے کہ جب آدمی یہ دعا پڑھتا ہے تو شیطان یوں کہتا ہے کہ مجھ سے تو یہ شخص شام تک کے لئے محفوظ ہو گیا۔ اس کے بعد صاحب حصن حصین مختلف احادیث سے نقل کرتے ہیں کہ جب مسجد میں داخل ہو تو بسم اللہ والسلام علٰی رسول اللہ کے ایک اور حدیث میں و علٰی سنتہ رسول اللہ ہے اور ایک حدیث میں اللھم صل علٰی محمد و علٰی آل محمد اور مسجد میں داخل ہونے کے بعد السلام علینا و علٰی عباد اللہ الصالحین پڑھے اور جب مسجد سے نکلنے لگے جب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سلام پڑھے بسم اللہ والسلام علٰی رسول اللہ اور ایک حدیث میں اللھم صلی علٰی محمد و علٰی آل محمد اللھم اعصمنی من الشیطان الرجیم ہے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تمنا کون سا مسلمان ہو گا جس کو نہ ہو لیکن عشق و محبت کی بقدر اس کی تمنا میں بڑھتی رہتی ہیں اور اکابر و مشائخ نے بہت سے اعمال اور بہت سے درودوں کے متعلق اپنے تجربات تحریر کئے ہیں ان پر عمل سے سید الکونین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں خود حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بھی ایک ارشاد نقل کیا ہے من صل علٰی روح محمد فی الارواح و علٰی جسدہ فی الاجساد و علٰی قبرہ فی القبور جو شخص روح محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ارواح میں اور آپ کے جسد اطہر پر بدنوں میں اور آپ کی قبر مبارک پر قبور میں درود بھیجے گا وہ مجھے خواب میں دیکھے گا اور مجھے قیامت میں دیکھے گا میں اس کی سفارش کروں گا اور جس کی

میں سفارش کروں گا وہ میرے حوض سے پانی پئے گا اور اللہ جل شانہ اس کے بدن کو جہنم پر حرام فرما دیں گے علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ ابوالقاسم بستیؒ نے اپنی کتاب میں یہ حدیث نقل کی ہے مگر مجھے اب تک اس کی اصل نہیں ملی۔ دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ جو شخص یہ ارادہ کرے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر یہ درود شریف پڑھے اللھم صلی علی محمد کما امرتنا ان نصلی علیہ اللھم صل علی محمد کما ھو اھلہ اللھم صل علی محمد کما تحب و ترضی حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ زادالسعید میں تحریر فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ لذیذ تر اور شیریں تر خاصیت درود شریف کی یہ ہے کہ اس کی بدولت عشاق کو خواب میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دولت زیارت میسر ہوئی ہے۔ بعض درودوں کو بالخصوص بزرگوں نے آزمایا ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے کتاب ترغیب اہل السعادات میں لکھا ہے کہ شب جمعہ میں دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں گیارہ بار آیات الکرسی اور گیارہ بار قل ھو اللہ اور بعد سلام ۱۰۰ سو بار یہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ تین جمعے نہ گزرنے پائیں گے کہ زیارت نصیب ہو گی۔ وہ درود شریف یہ ہے اللھم صل محمد ن النبی الامی و آلہ وسلم دیگر شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے پچیس بار قل ھو اللہ اور بعد سلام کے یہ درود شریف ہزار مرتبہ پڑھے' دولت زیارت نصیب ہوگی وہ یہ ہے صلی اللہ علی النبی الامی دیگر شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ سوتے وقت ستر بار اس درود کو پڑھنے سے زیارت نصیب ہوگی اللھم صل علی سیدنا محمد بحرا انوارک و معدن اسرارک و لسان حجتک و عروس مملکتہ و اما حضر تک و طراز ملکک و خزائن رحمتک و طریق شریعتک المتلذ ذبتوحیدک انسان عین الوجود السبب فی کل موجود عین اعیان خلقک المتقدم من نور ضیائک صلوٰۃ تدوم بدوامک و تبقیٰ ببقائک لا منتھیٰ لھا دون علمک صلوٰۃ ترضیک و ترضیہ و ترضیٰ بھا عنا یا رب العلمین دیگر اس کو بھی سوتے وقت چند بار پڑھنا زیارت کے لئے شیخ نے لکھا ہے الھم رب

الحل و الحرام رب البیت الحرام و رب الرکن و المقام ابلغ لروح سیدنا و مولانا محمد منا السلام مگر بڑی شرط اس دولت کے حصول میں قلب کا شوق سے پر ہونا اور ظاہری و باطنی معصیتوں سے بچنا ہے ہمارے حضرت شیخ المشائخ قطب الارشاد شاہ ولی اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ نے اپنی کتاب نوادر میں بہت سے مشائخ تصوف اور ابدال کے ذریعے سے حضرت خضر علیہ الصلواۃ و السلام سے متعدد اعمال نقل کئے ہیں اگرچہ محدثانہ حیثیت سے ان پر کلام ہے لیکن کوئی فقہی مسئلہ نہیں جس میں دلیل اور حجت کی ضرورت ہو مبشرات اور منامات ہیں منجملہ ان کے لکھا ہے کہ ابدال میں سے ایک بزرگ نے حضرت خضر علیہ الصلواۃ والسلام سے درخواست کی کہ مجھے کوئی عمل بتائیے جو میں رات کو کیا کروں انہوں نے فرمایا کہ مغرب سے عشاء تک نفلوں میں مشغول رہا کرو کسی شخص سے بات نہ کر' نفلوں کی دو دو رکعت پر سلام پھیرتا رہا کر اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ اور تین بار قل ھو اللہ پڑھتا رہ اگر عشاء کے بعد بغیر بات کئے اپنے گھر چلا جا اور وہاں جا کر دو رکعت نفل پڑھ ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۃ فاتحہ اور سات مرتبہ قل ھو اللہ نماز کا سلام پھیرنے کے بعد سجدہ کر جس میں سات دفعہ استغفار سات مرتبہ درود شریف اور سات مرتبہ سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا اور یہ دعا پڑھ یا حیی یا قیوم یا ذالجلا والاکرام یا الہ الاولین و لاخرین یا رحمٰن الدنیا والاخرہ و رحیمھما یا رب یا رب یا اللہ یا اللہ یا اللہ پھر اسی حال میں ہاتھ اٹھائے ہوئے کھڑا ہو کر پھر یہی دعا پڑھ پھر دائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے لیٹ جا اور سونے تک درود شریف پڑھتا رہ۔ جو شخص یقین اور نیک نیتی کے ساتھ اس عمل پر مداوت کرے گا مرنے سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ضرور خواب میں دیکھے گا بعض لوگوں نے اس کا تجربہ کیا انہوں نے دیکھا کہ وہ جنت میں گئے وہاں انبیاء کرام اور سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی اور ان سے بات کرنے کا شرف حاصل ہوا اس عمل کے بہت سے فضائل ہیں جن کو ہم نے اختصارا" چھوڑ دیا۔

علامہ دمیریؒ نے حیواۃ الحیوان میں لکھا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد با وضو ایک پرچہ پر محمد رسول اللہ احمد رسول اللہؐ پینتیس ۳۵ مرتبہ لکھے اور اس پرچہ کو اپنے ساتھ رکھے اللہ جل شانہ اس کو طاقت اور قوت عطا فرماتا ہے اور اس کی برکت میں مدد فرماتا ہے اور شیاطین کے وساوس سے حفاظت فرماتا ہے اگر اس پرچہ کو روزانہ طلوع آفتاب کے وقت درود شریف پڑھتے ہوئے غور سے دیکھتا رہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت خواب میں کثرت سے ہوا کرے۔

خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہو جانا بڑی سعادت ہے لیکن دو امر قابل لحاظ ہیں۔ اول وہ جس کو حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے نشر الطیب میں تحریر فرمایا ہے۔ حضرت تحریر فرماتے ہیں جاننا چاہئے کہ جس کو بیداری میں یہ شرف نصیب نہیں ہوا اس کے لئے بجائے اس کے خواب میں زیارت سے مشرف ہو جانا سرمایہ تسلی اور فی نفسہ ایک نعمت عظمیٰ، دولت کبریٰ ہے اور اس سعادت میں اکتساب کو اصلاً" دخل نہیں ہے محض موہوب ہے و لنعم ماقیل

ایں سعادت بزور بازو نیست | تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

کسی نے کیا ہی اچھا کہا ہے کہ یہ سعادت قوت بازو سے حاصل نہیں ہوتی ہے جب تک اللہ جل شانہ کی طرف سے عطا اور بخشش نہ ہو۔

ہزاروں کی عمریں اس حسرت میں ختم ہو گئیں البتہ غالب یہ ہے کہ کثرت درود شریف و کمال اتباع سنت و غلبہ محبت پر اس کا ترتب ہو جاتا ہے لیکن چونکہ لازمی اور کلی نہیں اس لئے اس کے نہ ہونے سے مغموم و محزون نہ ہونا چاہئے کہ بعض کے لئے اسی میں حکمت و رحمت ہے۔ عاشق کو رضاء محبوب سے کام' خواب وصل ہو تب ہجر ہو تب وللہ در من قال

اریدوصالہ ویرید ھجری | فاترک ما ارید لما یرد

اور اللہ ہی کے لئے خوبی ہے اس کہنے والے کی جس نے کہا کہ میں اس کا وصال

چاہتا ہوں اور وہ مجھ سے فراق چاہتا ہے میں اپنی خوشی اس کی خوشی کے مقابلہ میں چھوڑتا ہوں۔

قال العارف الشیرازی ۔

فراق و وصل چہ باشد رضاء دوست طلب — کہ حیف باشد از وغیرا و تمنائے

عارف شیرازی فرماتے ہیں "فراق و وصل کیا ہوتا ہے محبوب کی رضا ڈھونڈ کہ محبوب سے اس کی رضا کے سوا تمنا کرنا ظلم ہے"

اسی سے یہ بھی سمجھ لیا جاوے کہ اگر زیارت ہو گئی مگر طاعت سے رضا حاصل نہ کی تو وہ کافی نہ ہو گی کیا خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں بہت سے صورۃ زائر معنی مہجور اور اور بعضے صورۃ مہجور جیسے اویسؓ قرنی۔ اویس قرنی معنیً قرب سے مسرور تھے یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک زمانہ میں کتنے لوگ ایسے تھے کہ جن کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہروقت زیارت ہوتی تھی لیکن اپنے کفرو نفاق کی وجہ سے جہنمی رہے اور حضرت اویس قرنیؓ مشہور ہیں اکابر صوفیہ میں ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے لیکن اس کے باوجود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے ان کا ذکر فرمایا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو تم میں سے ان سے ملے وہ ان سے اپنے لئے دعائے مغفرت کرائے۔ ایک روایت میں حضرت عمرؓ سے نقل کیا گیا کہ حضورؐ نے ان سے حضرت اویسؓ کے متعلق فرمایا کہ اگر وہ کسی بات پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ اس کو ضرور پورا کرے تم ان سے دعائے مغفرت کرانا۔ (صابہ)

گو تھے اویسؓ دور مگر ہو گئے قریب — بوجہل تھا قریب مگر دور ہو گیا

دوسرا امر قابل تنبیہ یہ ہے کہ جس شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس نے یقیناً" اور قطعاً" حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی زیارت کی۔ روایت صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے اور محقق ہے کہ شیطان کو اللہ تعالیٰ

نے یہ قدرت عطا نہیں فرمائی کہ وہ خواب میں آکر کسی طرح اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہونا ظاہر کرے۔ مثلاً" یہ کہے کہ میں نبی ہوں یا خواب دیکھنے والا شیطان کو نعوذ باللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سمجھ بیٹھے۔ اس لئے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔ لیکن اس کے باوجود اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اپنی اصلی ہیئت میں نہ دیکھے یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ایسی ہیئت اور حلیہ میں دیکھے جو شان اقدسؐ کے سامنے نہ ہو تو وہ دیکھنے والے کا قصور ہو گا جیسا کہ کسی شخص کی آنکھ پر سرخ یا سبز یا سیاہ عینک لگا دی جائے تو جس رنگ کی آنکھ پر عینک ہو گی اسی رنگ کی سب چیزیں نظر آئیں گی۔ اسی طرح بھینگے کو ایک کے دو نظر آتے ہیں اگر نئے ٹائم پیس کی لمبائی میں کوئی شخص اپنا چہرہ دیکھے تو اتنا لمبا نظر آئے گا کہ حد نہیں۔ اور اگر اس کی چوڑائی میں اپنا چہرہ دیکھے تو ایسا چوڑا نظر آئے گا کہ خود دیکھنے والے کو اپنے چہرہ پر ہنسی آ جائے گی۔ اسی طرح سے اگر خواب میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کوئی ارشاد شریعت مطہرہ کے خلاف سنے تو وہ محتاج تعبیر ہے۔ شریعت کے خلاف اس پر عمل کرنا جائز نہیں' چاہے کتنے ہی بڑے شیخ اور مقتدیٰ کا خواب ہو۔ مثلاً" کوئی شخص دیکھے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کسی ناجائز کام کرنے کی اجازت یا حکم دیا تو وہ درحقیقت حکم نہیں بلکہ ڈانٹ ہے۔ جیسے کوئی شخص اپنی اولاد کو کسی برے کام کو روکے اور وہ مانتا نہ ہو تو اس کو تنبیہ کے طور پر کہا جاتا ہے کہ کر اور کر یعنی اس کا مزہ چکھاؤں گا' اور اسی طرح سے کلام کے مطلب کو سمجھنا جس کو تعبیر کہا جاتا ہے یہ بھی ایک دقیق فن ہے تعطیر الانام فی تعبیر المنام میں لکھا ہے۔ ایک شخص نے خواب میں یہ دیکھا کہ اس سے ایک فرشتہ نے کہا کہ تیری بیوی تیرے فلاں دوست کے ذریعہ تجھے زہر پلانا چاہتی ہے ایک صاحب نے اس کی تعبیر یہ دی اور وہ صحیح تھی کہ تیری بیوی اس فلاں سے زنا کرتی ہے اسی طرح اور بہت سے واقعات اس قسم کے فن تعبیر کی کتابوں میں لکھے ہیں مظاہر حق میں لکھا ہے کہ امام نوویؒ نے کہا کہ صحیح یہی ہے کہ جس نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس نے آنحضرت ہی کو دیکھا خواہ آپؐ کی صفت معروفہ پر دیکھا ہو یا اس کے علاوہ اور اختلاف اور تفاوت صورتوں کا باعتبار کمال و نقصان دیکھنے والے کے ہے۔ جس نے حضرت

کو اچھی صورت میں دیکھا بسبب کمال دین اپنے کو دیکھا اور جس نے برخلاف اس کے دیکھا بسبب نقصان اپنے دین کے دیکھا۔ اسی طرح ایک نے بڈھا دیکھا ایک نے جوان اور ایک نے راضی اور ایک نے خفا یہ تمام مبنی ہے اوپر اختلاف حال دیکھنے والے کے پس دیکھنا آنحضرت کا گویا کسوٹی ہے معرفت احوال دیکھنے والے کے اور اس میں ضابطہ مفیدہ ہے سالکوں کے لئے اس سے احوال اپنے باطن کا معلوم کر کے علاج اس کا کریں اور اسی قیاس پر بعض ارباب تمکین نے کہا ہے کہ جو کلام آنحضرتؐ سے خواب میں سے تو اس کو سنت قویمہ پر عرض کرے اگر موافق ہے تو بہ حق ہے اور اگر مخالف ہے تو بسبب خلل سامعہ اس کی کے ہے پس رویائے ذات کریمہ اور اس چیز کا کہ دیکھی یا سنی جاتی ہے حق ہے اور جو تفاوت اور اختلاف ہے ہے تجھ سے ہے حضرۃ شیخ علی متقی نقل کرتے تھے کہ ایک فقیر نے فقراء مغرب سے آنحضرتؐ کو خواب میں دیکھا کہ اس کو شراب پینے کے لئے فرماتے ہیں اس نے واسطے رفع اس اشکال کے علماء سے استفتاء کیا کہ حقیقت حال کیا ہے ہر ایک عالم نے محمل اور تاویل اس کی بیان کی۔ ایک عالم تھے مدینہ میں نہایت متبع سنت ان کا نام شیخ محمد عرات تھا جب وہ استفتاء ان کی نظر سے گزرا فرمایا یوں نہیں جس طرح اس نے سنا ہے آنحضرتؐ نے اس کو فرمایا کہ لاتشرب الخمر یعنی شراب نہ پیا کر۔ اس نے لا تشرب کو اشرب سنا حضرت شیخ (عبدالحق) نے اس مقام کو تفصیل سے لکھا ہے اور میں نے مختصر جیسا کہ حضرت شیخ نے فرمایا کہ تشرب کو اشرب سن لیا محتمل ہے لیکن جیسا اس ناکارہ نے اوپر لکھا اگر اشرب الخمر ہی فرمایا ہو یعنی پی شراب تو یہ دھمکی بھی ہو سکتی ہے جیسا کہ لہجے کے فرق سے اس قسم کی چیزوں میں فرق ہو جایا کرتا ہے۔ سہارن پور سے دہلی جانے والی لائن پر آٹھواں اسٹیشن کھاتولی ہے مجھے خوب یاد ہے کہ بچپن میں جب میں ابتدائی صرف و نحو پڑھتا تھا اور اس اسٹیشن پر گزر ہوتا تھا تو اس کے مختلف معانی بہت دیر تک دل میں گھوما کرتے تھے۔

حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے زادالسعید میں درود و سلام کی ایک چہل حدیث تحریر فرمائی ہے اور اسی سے نشرالطیب میں بھی حوالوں کے حذف کے ساتھ نقل فرمائی ہے اس کو اس رسالہ میں ترجمہ کے اضافہ کے ساتھ نقل کیا جاتا ہے تاکہ وہ برکت حاصل ہو

جو حضرت نے تحریر فرمائی ہے زادالسعید میں حضرت نے تحریر فرمایا ہے کہ یوں تو مشائخ کرام سے صدہا صیغے اس کے منقول ہیں دلائل الخیرات اس کا ایک نمونہ ہے مگر اس مقام پر صرف جو صیغے صلوٰۃ و سلام کے احادیث مرفوعہ حقیقیہ یا حکمیہ میں وارد ہیں ان میں سے چالیس صیغے مرقوم ہوتے ہیں جس میں پچیس ۲۵ صلوٰۃ اور پندرہ ۱۵ سلام کے ہیں۔ گویا یہ مجموعہ درود شریف کی چہل حدیث ہے جس کے باب میں بشارت آئی ہے کہ جو شخص امردین کے متعلق چالیس حدیثیں میری امت کو پہنچائے اس کو اللہ تعالیٰ زمرہ علماء میں محشور فرمائیں گے اور میں اس کا شفیع ہوں گا۔ درود شریف کا امردین سے ہونا بوجہ اس کا مامور بہ ہونے کے ظاہر ہے۔

تشہد میں درود

حصن حصین ص ۱۳۴ سطر ۲ پر تحریر کرتے ہیں۔

اللهم صلّ على محمد و على آل محمد كما صليت على ابراهيم و على آل ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارک علی محمد و على آل محمد كما باركت على ابراهيم و على آل ابراهيم انک حميد مجيد

اے اللہ ! تو محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیمؑ پر رحمت نازل فرمائی ہے بے شک تو ہی لائق حمد و ثنا' بڑائی اور بزرگی کا مالک ہے۔ اے اللہ تو محمد اور آل محمدؐ پر برکتیں نازل فرما' جیسے تو نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیم پر برکتیں نازل فرمائی ہیں بے شک تو ہی تعریف کے لائق بڑائی اور بزرگی کا مالک ہے۔

یہ سب سے کامل اور معروف درود ہے چاہے یہ درود پڑھے۔

اللهم صلى على محمد و على آل محمد كما صليت علىَ ابراهيم انک حميد مجيد اللهم بارک على محمد و على آل محمد كما باركت على ابراهيم انک حميد مجيد۔

ترجمہ حسب سابق صرف آخری فقرہ میں علی ابراہیم کے بعد و علی آل ابراہیم نہیں ہے۔ ترجمہ میں اس کا خیال رکھے۔

چاہے یہ درود پڑھے :۔

اللھم صلّ علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید۔

ترجمہ حسب سابق صرف پہلے فقرہ علیٰ ابراہیم اور دوسرے فقرہ میں علیٰ آل ابراہیم نہیں ہے۔ یہی فرق ترجمہ میں کرنا چاہیے۔

چاہے یہ درود پڑھے

اللھم صلّ علی محمد و عبدک و رسولک کما صلیت علی آل ابراہیم و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم

اے اللہ! تو اپنے بندے اور اپنے رسول محمدؐ پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے اولاد ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی اور محمد اور آل محمد پر برکت نازل فرما جیسے تو نے اولاد ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔

چاہے یہ درود پڑھے

اللھم صلّ علی محمد کما صلیت علی ابراہیم و بارک علی محمد و آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم۔

اے اللہ! تو رحمت نازل فرما محمدؐ پر جیسے تو نے ابراہیم پر نازل فرمائی ہے اور برکت نازل فرما محمدؐ اور آل محمدؐ پر جیسے تو نے آل ابراہیمؑ پر برکت نازل فرمائی ہے۔

چاہے یہ درود پڑھے۔

اللھم صلّ علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید۔

ترجمہ حسب سابق ہے فرق صرف یہ ہے (۱) کہ دونوں فقروں میں صرف آل ابراہیم ہے (۲) آخری فقرہ میں فی العالمین (تمام جہانوں میں) کا اضافہ ہے۔

چاہے یہ درود پڑھے۔

اللھم صلّی علی محمد النبی الامی و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و بارک علی محمد النبی الامی کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید۔

اے اللہ تو نبی امی محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی اور نبی

اسی محمدؐ پر ایسے ہی برکت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم پر برکت نازل فرمائی بے شک تو ہی لائق تعریف بڑائی و بزرگی والا ہے۔

چاہے یہ درود پڑھے :۔

اللھم صلّ علی محمد و بارک علی محمد و علی آل محمد کما صلیت و بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید۔

اے اللہ تو محمد پر رحمت نازل فرما اور محمد و اولاد محمد پر برکت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم پر رحمت اور برکت نازل فرمائی بے شک تو ہی لائق تعریف بزرگی والا ہے۔

یا یہ درود پڑھے۔

اللھم صلّ علی محمد و علی آل محمد کما صلیت و بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید

اے اللہ تو محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم پر رحمت اور برکت نازل فرمائی ہے۔ بے شک تو ہی لائق تعریف بڑائی و بزرگی کا مالک ہے۔

چاہے یہ درود پڑھے۔

اللھم صلّ علی محمد النبی الا امی و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم و بارک علی محمد النبی الامی و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص حضور علیہ الصلواۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپؐ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا جب ہم آپ پر نماز میں درود بھیجنا چاہیں تو کس طرح درود بھیجیں اللہ آپ پر رحمت فرمائے ؟ آپ خاموش ہو گئے (اور دیر تک چپ بیٹھے رہے) یہاں تک کہ ہمارا جی چاہنے لگا کہ اچھا ہوتا کہ یہ شخص آپ سے سوال نہ کرتا۔ پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا جب تم درود بھیجو تو یہ کہا کرو' اور مذکورہ بالا دعا کی تعلیم دی نمبر(۸) اور نمبر(۱) کا ترجمہ ایک ہے فرق صرف یہ ہے کہ دونوں جگہ ابراہیم کے ساتھ علی آل ابراہیم بھی مذکور ہے

حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ پسند کرے کہ ہم پر یعنی اہل بیت پر جب درود بھیجیں تو (اس کے ثواب کا) پورا پیمانہ بھر کر لے تو یہ درود بھیجے (اور درود نمبر ۱۲) تعلیم فرمایا

کوئی سا بھی درود پڑھے آخر میں اس دعا کا اضافہ کرے۔

اللھم انزله المقعد المقرب عندک یوم القیامة

اے اللہ! تو ان کو قیامت کے دن اپنے پاس خاص مقام قرب میں جگہ دیجیو

حدیث شریف میں آیا ہے کہ۔

جو شخص بھی محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر درود بھیجے اور مذکورہ بالا کلمات کے (اضافہ کرے) اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔

درود شریف کے بعد پڑھنے کی دعاؤں کا بیان

(۱) درود شریف کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے جو دل چاہے دعا مانگے (بہتر یہ ہے کہ ادعیہ ماثورہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول) یا قرآنی دعاؤں میں سے جو دعا حسب حال ہو وہ مانگے اور اس کے بعد یہ تعوذ پڑھے۔

اللھم انی اعوذبک من عذاب جھنم و من عذاب القبر و من فتنته المحیا والممات و من شر فتنة المسیح الدجال۔

اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنوں سے اور کانے دجال کے فتنہ سے (تو مجھے ان سب سے بچالے)

یا یہ تعوذ پڑھے

اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر و اعوذ بک من فتنة المسیح ألدجال واعوذ بک من فتنة المحیا والممات اللھم انی اعوذ بک من الماثم والمغرم

اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ لیتا ہوں کانے دجال کے فتنہ سے

اور تیری پناہ لیتا ہوں زندگی اورا موت کے (اور تمام) فتنوں سے' اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں ہر گناہ اور قرض سے (تو مجھے ان سے بچالے)

یا یہ دعا مانگے۔

اللھم اغفرلی ما قدمت و اخرت و ما اسررت و ما اعلنت و ما اسرفت و ما انت اعلم بہ منی انت المقدم و انت المؤخر لا الہ الا انت

اے اللہ! تو بخش دے میرے وہ گناہ بھی جو میں نے پہلے کئے اور جو پیچھے کئے اور وہ گناہ بھی جو میں نے چھپا کر کئے اور جو علانیہ کئے اور وہ فضول خرچیاں بھی جو میں نے کی ہیں اور وہ گناہ بھی جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے رکھنے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔

یہ دعا مانگے۔

اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفرالذنوب الا انت فاغفرلی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم

اے اللہ بے شک میں نے اپنی جان پر بہت ظلم (گناہ) کئے ہیں اور تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا پس تو اپنی خاص مغفرت سے میرے (سب) گناہ بخش دے اور مجھ پر رحمت فرما' بے شک تو ہی بہت مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

یا یہ دعا مانگے۔

اللھم انی اسئلک یا اللہ الاحد الصمد الذی لم یلد و لم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ان تغفرلی ذنوبی انک انت الغفور الرحیم

اے اللہ بے شک میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں' اے یکتا و بے نیاز اللہ جس کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کی ہمسر (بیوی) ہے کہ تو میرے (سب) گناہ بخش دے بے شک تو ہی بہت مغفرت کرنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔

اور یہ دعا مانگے۔

اللھم حاسبنی حسابا یسیرا

اے اللہ تو میرا حساب آسانی سے لیجیو

یا یہ تعوذ پڑے۔

اللھم انی اعوذ بک من عذاب جھنم و اعوذبک من عذاب القبر و اعوذبک من فتنة المسیح الدجال و اعوذبک من فتنة المحیا والممات

اے اللہ بے شک میں تیری پناہ لیتا ہوں جہنم کے عذاب سے' اور میں تیری پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے اور میں تیری پناہ لیتا ہوں کانے دجال کے فتنہ سے اور میں تیری پناہ لیتا ہوں زندگی اور موت کے (اور تمام) فتنوں سے۔

اور یہ دعا مانگے

اللھم انی اسئلک من الخیر کله ما علمت منه و ما لم اعلم اللھم انی اسئلک من خیر ما اسئلک به عبادک الصالحون و اعوذبک من شر ما عاذمنه عبادک الصالحون ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الاخرة حسنة و قنا عذاب النار ربنا اننا امنا فاغفرلنا ذنوبنا و قنا عذاب النار ربنا اتنا ما وعدتنا علی رسلک ولا تخزنا یوم القیامة انک لا تخلف المیعاد۔

اے اللہ! میں تجھ سے ہر طرح کی تمامتر خیر اور بھلائی مانگتا ہوں جو میں جانتا ہوں وہ بھی اور جو نہیں جانتا وہ بھی اور اے اللہ! میں تجھ سے ہر وہ خیر اور بھلائی مانگتا ہوں جو تیرے نیک بندوں نے تجھ سے مانگی ہو اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس کے سر سے پناہ مانگی ہو تیرے نیک بندوں نے اے ہمارے رب تو ہمیں دنیا میں بھی (ہر) اچھائی اور بھلائی و نیکی) عطا فرما اور آخرت میں بھی ہر اچھائی (اور خوبی) عطا فرما اور ہمیں جہنم سے بچائیو' اے ہمارے پروردگار! بے شک ہم ایمان لے آئیں تو بخشدے ہمارے گناہوں کو اور عذاب جہنم سے بچالے۔ اے ہمارے پروردگار! اور جن (نعمتوں) کے وعدے تو نے اپنے رسولوں کی معرفت کئے ہیں وہ سب پورے کیجئو اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کیجئو بیشک تو (کبھی) وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

یہ استغفار جس کا نام سید الاستغفار ہے۔ ضرور پڑھیے۔

اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی و انا عبدک و انا علی عھدک و وعدک ما استطعت اعوذبک من شر ما صنعت ابو لک بنعمتک علی و ابو بذنبی فاغفر لی انہ لا یغفر لذنوب الا انت

اے اللہ! تو ہی میرا پروردگار ہے' تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں' تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا ہی بندہ ہوں اور میں بقدر طاقت (تیری عبادت و طاعت کے) وعدہ پورا اور عہد پر قائم ہوں جو میں نے (برے کام) کئے ان کے شر سے تیری پناہ لیا ہوں (تو معاف کر دے) اور تیری جو نعمتیں مجھ پر ہیں ان کا بھی اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں پس تو مجھے بخش دے اس لئے کہ تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔

اوقات درود شریف

خزینہ درود شریف ص ۲۵ سطر ۴ پر تحریر ہے۔

درود شریف ایک ایسا وظیفہ ہے جو ہر وقت پڑھا جا سکتا ہے یعنی درود پاک پڑھنے کی نہ کوئی تعداد مقرر ہے اور نہ وقت بلکہ جب چاہے پڑھے جتنا چاہے پڑھے دن کے وقت پڑھے یا رات کے وقت پڑھے نماز سے پہلے پڑھے یا بعد میں پڑھے دعا سے پہلے یا بعد میں پڑھے کھڑے ہو کر پڑھے یا بیٹھ کر پڑھے گویا کہ چاہے تو ہر گھڑی پڑھے یا ہر آن پڑھے۔ لیکن بعض خاص مقامات اور اوقات میں درود پاک پڑھنا زیادہ افضل ہے لہٰذا جن اوقات میں درود پاک پڑھنا چاہئے وہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ تشہد میں درود شریف پڑھنا لازمی ہے۔

۲۔ نماز جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد حضورؐ پر درود پڑھنا ضروری ہے۔

۳۔ جمعہ کے خطبے میں حضورؐ پر ضرور درود پڑھنا چاہئے۔

۴۔ نماز عیدین کے خطبوں میں بھی درود پاک پڑھنا اشد ضروری ہے۔

۵۔ نماز استقاء کے خطبہ میں بھی درود پاک پڑھنا ضروری ہے۔

۶۔ پانچوں وقت کی نماز کے بعد دعا سے قبل بھی درود پاک پڑھنا بہتر ہے۔

۷۔ نماز کسوف اور خسوف کے خطبوں میں بھی درود پاک پڑھنا چاہئے۔

۸۔ مساجد میں داخل ہوتے وقت اور باہر نکلتے وقت اور بیٹھتے وقت بھی درود پاک پڑھنا بہتر ہے۔

۹۔ وضو کے وقت اور وضو کے بعد تیمم کرنے کے بعد غسل جنابت کے بعد بھی درود پاک پڑھنا چاہئے۔

۱۰۔ دعا کے آغاز اور اختتام پر درود پاک پڑھنا قبولیت دعا کے لئے اکسیر ہے۔

۱۱۔ دوران حج بیت اللہ میں درود پاک کا پڑھنا بہت افضل ہے۔

۱۲۔ کوہ صفا کوہ مروہ اور حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت بھی درود شریف پڑھنا بہت اچھا ہے۔

۱۳۔ قیام منیٰ عرفات اور مزدلفہ میں بھی درود پاک کا ورد بہت اچھا ہے۔

۱۴۔ طواف وداع کے بعد خانہ کعبہ سے نکلتے وقت بھی درود شریف پڑھنا چاہئے۔

۱۵۔ مدینہ شریف اور مسجد نبوی میں داخلہ کے وقت بھی درود شریف پڑھنا چاہئے۔

۱۶۔ زیارت روضہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت بھی درود پاک پڑھنا چاہئے۔

۱۷۔ ریاض الجنہ اور اصحابہ صفہ کے تھڑے پر بھی درود شریف کا ورد کرنا چاہئے۔

۱۸۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبرک آثار دیکھتے وقت بھی درود پاک پڑھنا چاہئے۔

۱۹۔ مقام بدر اور مقام احد وغیرہ کو دیکھتے وقت بھی درود شریف پڑھنا چاہئے۔

۲۰۔ جمعرات کو بعد نماز عشاء یا بعد نماز تہجد بھی درود پاک کا ورد بہت بہتر ہے۔

۲۱۔ جمعہ کے دن قبل از جمعہ یا بعد از جمعہ کثرت سے درود پاک پڑھنا چاہئے۔

۲۲۔ ہر روز صبح اور شام کے وقت بھی درود پاک پڑھنا بہت اچھا ہے۔

۲۳۔ ہفتہ کے روز کثرت سے درود پاک پڑھنا شفاعت کی دلیل ہے۔

۲۴۔ اتوار کو بعد نماز فجر مسجد میں بیٹھ کر درود شریف پڑھنا رد عیسائیت کی دلیل ہے۔

۲۵۔ پیر کے روز صبح کے وقت درود پاک کا ورد بے پناہ فضیلت رکھتا ہے کیونکہ حضورؐ کی ولادت اسی روز ہوئی۔

۲۶۔ رمضان المبارک میں ہر روز درود پاک پڑھنا بہت زیادہ اجر کا حامل ہے۔

۲۷۔ شب برات میں آدھی رات کے بعد استغفار کے بعد درود پاک پڑھنا چاہیے۔

۲۸۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام لیتے سنتے اور لکھتے وقت بھی درود پڑھنا ضروری ہے۔

۲۹۔ کسی محفل یا اجتماع میں آغاز گفتگو سے قبل درود پاک پڑھنا باعث برکت ہے۔

۳۰۔ کسی مجلس سے اٹھتے وقت درود شریف پڑھنا باعث عزت ہے۔

۳۱۔ رات کو سوتے وقت درود شریف کا ورد باعث حفاظت ہے۔

۳۲۔ نیند نہ آنے کی صورت میں درود شریف کا پڑھنا باعث سکون قلبی ہے۔

۳۳۔ مجلس ذکر کے آغاز اور اختتام پر درو پاک کا پڑھنا مجلس کی شرف قبولیت کی دلیل ہے۔

۳۴۔ ختم قرآن پاک کے وقت درود شریف کا پڑھنا باعث سعادت ہے۔

۳۵۔ سو کر اٹھتے وقت درود پاک کا پڑھنا باعث عمر درازی ہے۔

۳۶۔ وعظ درس اور تعلیم کے وقت درود پاک کا پڑھنا اضافہ علم کی دلیل ہے۔

۳۷۔ گناہ کے بعد توبہ کے وقت درود شریف کا پڑھنا قبولیت توبہ کی علامت ہے۔

۳۸۔ گھر میں داخل ہوتے وقت درود کا پڑھنا گھر میں باعث برکت ہو گا۔

۳۹۔ کسی چیز کے بھول جانے پر درود پاک کا پڑھنا یاد آنے کا سبب بنے گا۔

۴۰۔ نکاح کے موقعہ پر درود شریف کا پڑھنا خیر و برکت اور سلامتی کا سبب ہو گا۔

۴۱۔ حالت غربت میں درود پاک کا پڑھنا غنی ہونے کا ذریعہ بنے گا۔

۴۲۔ مصیبت اور سختی کے وقت درود پاک کا پڑھنا باعث راحت ہو گا۔

۴۴۔ معانقہ اور مصافحہ کے وقت درود شریف کا پڑھنا محبت کی دلیل ہے۔

۴۴۔ قبرستان میں داخل ہوتے وقت درود پاک کا پڑھنا باعث مغفرت ہو گا۔

۴۵۔ ہر نیک کام کرتے وقت درود پاک کا پڑھنا انجام بخیر کی دلیل ہے۔

۴۶۔ حالت سفر میں درود پاک کا ورد باعث حفاظت اور خیریت ہو گا۔

۴۷۔ میت کو قبر میں اتارتے وقت درود پاک کا پڑھنا باعث راحت ہو گا۔

۴۸۔ طلب شفاء کے لئے حالت مرض میں درود پاک کا پڑھنا باعث شفا ہو گا۔

۴۹۔ صفا پانی کو بہتا دیکھ کر درود پاک کا پڑھنا باعث شکر ہے۔

۵۰۔ خوشبو سونگھتے وقت درود پاک پڑھنا باعث ثواب ہے۔

۵۱۔ کاروبار یا تجارت کا آغاز کرتے وقت درود شریف کا پڑھنا اضافہ رزق ہو گا۔

۵۲۔ کسی دعوت میں شامل ہوتے وقت درود شریف کا پڑھنا باعث برکت ہو گا۔

۵۳۔ وصیت لکھتے وقت درود شریف کا پڑھنا انجام بخیر کی دلیل ہے۔

۵۴۔ کسی چیز کے اچھا لگنے کے وقت درود پاک کا پڑھنا بہت بہتر ہے۔

۵۵۔ تہمت سے بری ذمہ ہونے کے لئے درود کو کثرت سے پڑھنا چاہئے۔

۵۶۔ دوستوں اور رشتہ داروں سے ملاقات کے وقت درود پاک کا پڑھنا باعث محبت ہو گا۔

۵۷۔ علم کی اشاعت کے وقت بھی درود پاک سے شروع کرنا چاہئے۔

۵۸۔ قرآن پاک کے حفظ کرنے کی دعا میں بھی درود پاک پڑھنا چاہئے۔

۵۹۔ شب قدر میں درود پاک کثرت سے پڑھنا باعث نجات ہے۔

۶۰۔ جمعۃ الوداع کے دن بعد درود شریف پڑھنا باعث سعادت ہو گا۔

اذان کے ساتھ درود و سلام

بعض لوگ اذان کے آغاز میں یا اس کے بعد درود و سلام پڑھے جانے پر اعتراض کرتے ہیں' اسے اذان میں اضافہ گردانتے ہیں۔ بعض حضرات وضاحتی جواب میں کہتے ہیں کہ وہ اذان اور درود پاک کے درمیان وقفہ دیتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ اعتراض درست ہے' نہ جواب۔

درود و سلام پڑھنے کے سلسلے میں کوئی وقت مقرر ہے نہ کوئی خاص طریقہ۔ اذان اور درود پاک میں فرق بھی ہے اور اس کی اقدار مشترک بھی ہیں۔ اذان سنت موکدہ ہے' بعض کے نزدیک واجب ہے اور درود و سلام کہیں فرض ہے' کہیں مستحب۔ لیکن مستحب بھی پڑھنے کے لحاظ سے ہے' ثواب کے اعتبار سے فرض ہی ہے۔ اذان کے الفاظ مقرر ہیں' درود پاک کے الفظ مقرر نہیں ہیں' یہ کسی صیغے میں بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ اذان کے اوقات مقرر ہیں' درود و سلام کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ معنی یہ ہے کہ اذان کے ساتھ پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ اذان کعبہ

اللہ کی طرف منہ کر کے دی جاتی ہے' درود شریف کے لئے کوئی سمت مقرر نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر کے بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ اذان دینے والا عاقل ہونا چاہئے' درود و سلام پڑھنے والا عاقل و بالغ نہ بھی ہو تو پڑھ سکتا ہے۔ لیکن مفہوم یہ ہے کہ جو اذان دے سکتا ہے' وہ بھی درود و سلام پڑھ سکتا ہے۔ اذان کے وقت موذن کانوں میں انگلیاں دیتا ہے درود و سلام کے لئے ایسی کوئی قدغن نہیں۔ لیکن معنی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کانوں میں انگلیاں دے کر درود شریف پڑھے تو بھی منافی نہیں ہے۔ اذان کھڑے ہو کر دی جاتی ہے' درود خوانی کے لئے ایسی کوئی قید نہیں۔ یعنی درود پاک بیٹھ کر بھی پڑھا جا سکتا ہے کھڑے ہو کر بھی۔

اذان اور درود و سلام میں فرق یہ ہے کہ اذان کے سلسلے میں کچھ قیود ہیں' درود و سلام کے معاملے میں نہیں اور ان میں قدر مشترک یہ ہے کہ جس صورت میں' جس وقت' جس کیفیت و حالت میں اور جس طرح اذان دی جا سکتی ہے' اس طرح بھی درود و سلام پڑھا جا سکتا ہے۔

اب درود و سلام کے حکم اور اذان کے حکم کی حیثیت بھی دیکھ لینا چاہئے۔ درو و سلام کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور اس حقیقت کے اعلان کے بعد دیا ہے کہ وہ خود اس اور کے فرشتے یہ کام کرتے ہیں۔ اذان کا حکم قرآن پاک میں نہیں ہے۔ اس بارے میں تو صلاح مشورہ کیا گیا ہے' مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی اپنی رائے دی کہ نماز کا وقت ہو جائے تو مسلمانوں کو اس کی اطلاع دینے کا کیا طریقہ اختیار کیا جائے' پھر اذان کے الفاظ بھی صحابی ہی کے تجویز کردہ ہیں ۔ (یہ درست ہے کہ آقا و مولائے کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی منظوری عطا فرمائی)۔ اذان ایک فرض کی طرف بلانے کا طریقہ ہے اور درود و سلام ثواب کے لحاظ سے فرض ہے اور اللہ کریم جل و علا کے حکم کی تعمیل ہے اور سنت خداوندی ہے۔ اس لئے اگر اذان سے پہلے یا بعد میں درود پاک پڑھ لیا جائے تو ہر لحاظ سے بہتر ہے۔ اذان میں یہ اضافہ خوش آیند ہے' اس سے اذان کو چار چاند لگ جائیں گے' اس کی تنقیص کا کوئی موقع نہیں۔

پھر' درو و سلام تو نماز میں پڑھا جاتا ہے' وہ نماز کا حصہ ہے۔ اگر اذان کا حصہ بن جائے تو کیا حرج ہے۔ درود و سلام ص ۹۴ سطر ۴

مسئلۂ تحریف القرآن

تالیف = جناب مولانا طالب حسین کرپالوی

اس کتاب میں ۳۲ عقلی دلائل، ۲۳۲ آیات قرآن، ۸۵ احادیث رسول اور اہل سنت کی کتب سے ۲۵۲۰ حوالہ جات سے ثابت کیا گیا ہے کہ شیعان حیدر کرار کے نزدیک موجودہ قرآن کمی و بیشی سے مبرا و منزہ ہے۔

اس کتاب میں مناظرین اہل سنت محدث اعظم شاہ عبدالعزیز دہلوی، احتشام الدین مراد آبادی، محمد عبدالشکور دین پوری، احسان الٰہی ظہیر، دوست محمد قریشی، عبدالستار تونسوی، کرم الدین و قاضی مظہر حسین چکوالوی، قمرالدین سیالوی، اللہ یار چکڑالوی، محمد صدیق کرپالوی، مہر محمد میانوالوی اور غلام رسول ناروولی کے ۳۲ اعتراضات کے تحقیقی جوابات دیئے گئے ہیں

ہدیہ مجلد ۷۰ روپے

براہین المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب

اس کتاب کی ۴۵ جلدیں متوقع ہیں

انسائیکلو پیڈیا حضرت علیؑ

جلد ۱ خلقت نورانیہ ـ جلد ۲ وسیلہ ء انبیاء ـ جلد ۳ نور علی نور ـ جلد ۴ وجہ اللہ در بیت اللہ ـ جلد ۵ مسلم اول ـ جلد ۶ مومن اکمل ـ جلد ۷ دعوت ذوالعشیرہ ـ جلد ۸ غازی شب ہجرت ـ جلد ۹ صدیق اکبر ـ جلد ۱۰ فاروق اعظم ـ جلد ۱۱ نسب و کنیت ـ جلد ۱۲ ـ ۱۳ القرآن مع علی ـ جلد ۱۴ اخو رسول اللہ ـ جلد ۱۵ وصی رسول اللہؐ ـ جلد ۱۶ ہادی امت رسول ـ جلد ۱۷ سید العرب ـ جلد ۱۸ امام المسلمین ـ جلد ۱۹ خلیفہ ء بلا فصل ـ جلد ۲۰ علی ولی اللہ ـ جلد ۲۱ علی مولیٰ ـ جلد ۲۲ ـ ۲۳ محبوب خدا و مصطفیٰ جلد ۲۴ منزلت ہارونی ـ جلد ۲۵ علی مثل نبی ـ جلد ۲۶ نفس رسول ـ جلد ۲۷ مختار محشر ـ جلد ۲۸ رئیس جنت ـ جلد ۲۹ اعلم الناس ـ جلد ۳۰ اقضی الناس ـ جلد ۳۱ سیرت علویہ ـ جلد ۳۲ اتقی الناس ـ جلد ۳۳ شیر خدا ـ جلد ۳۴ افضل البشر ـ جلد ۳۵ علی اور خلفاء ثلاثہ ـ جلد ۳۶ علی اور عشرہ مبشرہ ـ جلد ۳۷ علی اور اصحاب نبی ـ جلد ۳۸ علی اور کتب صحاح ستہ ـ جلد ۳۹ علی اور کتب اہل سنت ـ جلد ۴۰ خمسہ ء مطہرین ـ جلد ۴۱ الفاطمہ ـ جلد ۴۲ الحسن ـ جلد ۴۳ الحسین جلد ۴۴ الحسنین ـ جلد ۴۵ بارہ امام

مولانا کرپالوی اور ان کی تالیفات مراجع عظام اور علماء کرام کی نظر میں

۔۔ ثقتہ الاسلام جناب مولانا طالب حسین کرپالوی کے تحقیقی کام سے میں بہت خوش ہوں۔ (سید ابوالقاسم الخوئی۔ نجف اشرف)۔۔۔۔۔ (مرجع)

۔۔ مولانا طالب حسین کرپالوی کے تحقیقی کام نے علماء برصغیر کی یاد تازہ کردی ہے۔ (سید شہاب الدین المرعشی۔) ۔۔۔۔۔ (مرجع تھے)

۔۔ مولانا طالب حسین کرپالوی کی تالیفات علمی سرمایہ میں اچھا اضافہ ہے (سید محمد شیرازی۔ قم)۔۔۔۔۔ (مرجع)

۔۔ مولانا طالب حسین کرپالوی خدا کے راستے میں جہاد کر رہے ہیں۔ (سید محمد عبداللہ شیرازی مشہد) ۔۔۔۔۔ (مرجع تھے)

۔۔ مولانا طالب حسین کرپالوی کی تالیفات لائق صد تحسین ہیں (سید عبدالاعلیٰ الموسوی سبزواری۔ نجف) ۔۔۔۔۔ (مرجع)

۔۔ مولانا طالب حسین کرپالوی کا شمار علماء محققین میں ہوتا ہے (حسن الحائری۔ کویت) (بعض کے نزدیک مرجع)

۔۔ آیتہ اللہ خوئی کی ہدایت پر میں نے مولانا کرپالوی صاحب کی بعض علمی کتب کا مطالعہ کیا ہے۔ اچھی کاوش ہے۔ (حافظ بشیر حسین۔ نجف) (مرجع بعض کے نزدیک) ۔۔ مولانا طالب کرپالوی کی تالیفات عمدہ اور تحقیقی ہیں۔ (سید ناصر مکارم شیرازی۔ قم)

۔۔ مولانا طالب حسین کرپالوی کی تالیفات علمی اور تحقیقی ہیں۔ (سید رضا خلخالی۔ نجف)

۔۔ مولانا طالب حسین کرپالوی کی تالیفات میں عقائد کی تحقیقی تشریح کی گئی ہے۔ (حسن طاہری۔ خرم آبادی۔ قم)

۔۔ مولانا طالب حسین کرپالوی کی عمر کم ہے اور کام زیادہ۔ (سید علی نقی صاحب۔)

۔۔ اس عالم شباب میں اتنی زیادہ کتب تالیف کرلینا تائید ایزدی اور رضائے معصومینؑ کے بغیر بہت مشکل ہے۔ (طالب جوہری۔ کراچی)

۔ میں مولانا طالب حسین کرپالوی ایسے نوجوانوں پر فخر کرتا ہوں۔ (ڈاکٹر کلب صادق۔ لکھنؤ)

۔ مولانا طالب حسین کرپالوی کی تالیفات علمی کتب میں اچھا اضافہ ہے۔ (ذیشان حیدر جوادی)

لانا طالب حسین کرپالوی ایک مجاہد اور محقق نوجوان ہیں۔ (سید عارف حسین الحسینی۔ پارہ چنار) (شہید)

۔ مولانا طالب حسین کرپالوی کی تالیفات ملت جعفریہ کے لیئے تحقیقی تحفہ ہیں (شیخ محسن علی۔ اسلام آباد)

۔۔ مولانا طالب حسین کرپالوی اپنے علمی و تحقیقی کام کی وجہ سے شاباش کے مستحق ہیں۔ (سید صفدر حسین نجفی مرحوم۔ لاہور)

۔۔ مولانا طالب حسین کرپالوی جس موضوع پر بھی کتاب تحریر کر رہے ہیں۔ قلم توڑ رہے ہیں۔ (محمد بشیر انصاری) (مرحوم ٹیکسلا)

Acc No. 7077 Date 21/10/98
Section ... No ...
D.D. Class ... NAJAFI BOOK LIBRARY

ACC No. 7077 Date 21/10/84
Section .... Status ....
D.D. Class ....
NAJAFI BOOK LIBRARY